گُلدستۂ بیت بازی

بیت بازی پر ایک جامع کتاب

مرتبہ

ڈاکٹر وسیم اقبال صدیقی نگینوی

ناشر

سب رنگ آرٹس اینڈ کرافٹس، مدح گنج، لکھنؤ 226 020

گلدستۂ بیت بازی

بیت بازی پر ایک جامع کتاب

مرتبہ

ڈاکٹر وسیم اقبال صدیقی نگینوی

ناشر :-

سب رنگ آرٹس اینڈ کرافٹس۔ مدح گنج۔ لکھنؤ ۲۲۶۰۲۰

ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد　　　　　　عظمت صحابہ زندہ باد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈ من **"اردو بکس"** آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈ من کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی وغیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریمو کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسیج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریمو کر کے کاروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈ من سے رابطہ کیجئے۔
- سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخِ رسول، گستاخِ امہات المؤمنین، گستاخِ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخ اہلبیت یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی وذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریمو کر دیا جائے گا۔

- تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے **فری آف کاسٹ** وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔
- عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔
- **لیڈیز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفکیشن ضروری ہے۔**
- اردو کتب / عمران سیریز یا سٹڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈ من سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسیج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہرگز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے تو ریمو کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: ہمارے کسی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب فی سبیل اللہ ہے

0306-7163117	0343-7008883	0333-8033313
محمد سلمان سلیم	پاکستان زندہ باد	راؤ ایاز

پاکستان زندہ باد　　　　　　پاکستان پائندہ باد

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو

GULDASTA-E-BAITBAZI

نام کتاب : **گلدستۂ بیت بازی**

نام مُرتب : وسیم اقبال صدیقی

پتہ : لکچرر شعبہ اُردو۔ کرشن گوپال ڈگری کالج نگینہ، ضلع بجنور

تعلیم : ایم اے۔ پی ایچ ڈی (اُردو) علیگ

اشاعت : بارِ اوّل۔ اگست ۲۰۰۶ء

تعداد : ایک ہزار

کمپوزنگ : تحسیر احمد - عبدالقدوس ندوی، موبائل 9936197207

کشمیری محلّہ، نزد سرلا اسکول، لکھنؤ - ۲۲۶۰۰۳

پرنٹر : کاکوری آفسٹ پریس۔ کچہری روڈ۔ لکھنؤ

قیمت : اندرونِ مُلک۔ مبلغ سو (۱۰۰) روپیہ، بیرونِ مُلک۔ بیس (۲۰) امریکی ڈالر

تقسیم کار

☆— الفرقان بکڈپو۔ نظیرآباد مغربی۔ لکھنؤ

☆— صدیقی کتاب گھر، یونین بینک کے سامنے کچہری روڈ، امین آباد، لکھنؤ

☆— سب رنگ آرٹس اینڈ کرافٹس، نسیم منزل، مدح گنج، سیتاپور روڈ، لکھنؤ

☆— سب رنگ آرٹس اینڈ کرافٹس نزد گلچین مسجد، قاضی سرائے اوّل نگینہ (بجنور)

☆— مکتبہ جامعہ لمیٹڈ (دہلی)، مسلم یونیورسٹی مارکیٹ، سول لائنز، علی گڈھ

فہرست

انتساب

اردو کے ان تمام شعرائے کرام کے نام جنھوں نے اپنے محبوب کے فراق میں رہ کر یا اس کے نشتر سے مجروح یا خنجر سے قتیل ہو کر بھی اپنے دردِ دل، آتشِ جگر اور جوہرِ قلم سے اس زبان کو شمس وقمر کی ضیاء کی مانند ایسا منوّر وتاباں کیا اور اس کے اقبال کو ایسا بلند کیا کہ یہ زبان بڑی قلیل مدت میں مُلک کی قدیم زبانوں پر غالب آ گئی جس کی بنا پر تمام اہلِ ذوق، امیر ورئیس، اصغر واکبر، مُلّا ومومن حتیٰ کہ محروم اور بیدل بھی اسکے سوز وسرور اور اس کی شمیم ونکہت سے مسحور، فیض یاب اور شاد کام ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور آج جن کے بیشتر عزیز وجاں نشین اس زبان کو بسمل کی طرح تڑپتے دیکھ کر انتہائی قلق اور حسرت ویاس کے عالم میں اس آرزو اور تمنا کے ساتھ جی رہے ہیں کہ کاش کسی ولیٔ کامل کی نظرِ خاص یا کسی رندِ بیخود کا جوش وجنون اس کی حیاتِ نو کا ذریعہ بن جائے لیکن جو اِس فانی دنیا کے خُمار اور اس کی ہوس میں سرشار ہونے کی وجہ سے اُردو کی شادابی کو قائم رکھنے کا شرف حاصل کرنے کے لائق نہ بن سکے۔

Dr Kazim Ali Khan
M.A., B.Ed., Ph.D
VICE - PRESIDENT
ERA EDUCATIONAL TRUST LUCKNOW
Sarfaraz Ganj, Hardoi Road
LUCKNOW 226 003

تقریظ

ڈاکٹر وسیم اقبال صدیقی کی کتاب ''گلدستۂ بیت بازی'' کے اجزاء کا مطالعہ میرے لئے لطف و مسرّت کا باعث ہوا۔ تعلیمی اداروں میں منعقد ہونے والے بیت بازی مقابلے طلبہ کو فضولیات اور ہنگامہ آرائیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے اُن کے ادبی ذوق کی آبیاری اور اس میں جلاء پیدا کرنے میں کس قدر معاون ہوتے ہیں وہ ''عیاں راچہ بیاں'' کی مثال ہیں۔ خود میری ادبی زندگی کا آغاز بھی اپنے طالب علمی کے زمانہ میں اس ادبی مشغلہ کے شوق کی بناء پر ہوا اور اُس کی ابتداء فروری ۱۹۶۵ء میں 'بیت بازی' نام کی ایک مختصر کتاب سے ہوئی۔ بعد کے چند سالوں میں اسی انداز کی کئی کتابیں شائع کرانے کے بعد اُن سب کو یکجا کر جولائی ۱۹۸۲ء میں 'انوری' کے پانچ حروف ردیف پر مشتمل کئی ہزار اشعار کا مجموعہ 'رہنمائے بیت بازی' کے عنوان سے نامی پریس لکھنؤ کے ذریعہ شائع کرایا۔ میرے ایک دیرینہ دوست جناب منظور عثمانی صاحب، مقیم دہلی نے بھی بیت بازی سے متعلق ہزاروں اشعار اکٹھا کر انکو 'چمن در چمن' (مطبوعہ ۱۹۹۵ء) اور ''صد گلستاں'' (مطبوعہ ۲۰۰۰ء) کے نام سے شائع کرایا البتہ ڈاکٹر وسیم اقبال کی کاوش جُداگانہ انداز کی ہے۔

ڈاکٹر وسیم اقبال نے ''گلدستۂ بیت بازی'' میں کم و بیش دو سو اُردو شاعروں کے دواوین وغیرہ سے ہزاروں اشعار کا شعری و فکری سرمایہ پیش کیا ہے اور اشعار کو شاعر کے تخلص کے ساتھ اس طرح ترتیب وار رکھا ہے کہ ہر حرف سے شروع ہو کر تمام حروف ردیف پر ختم ہونے والے کئی کئی اشعار آ گئے ہیں۔ موصوف نے اس کتاب میں بیت بازی کے اب تک منتشر حالت میں ملنے والے قواعد و ضوابط کو بھی مربوط کیا ہے۔ اس کے علاوہ شعراء کے تخلّص، نام و مقام کی فہرست نیز مشکل اور غیر معروف الفاظ کے مفہوم بھی کتاب کے آخر میں دیے ہیں۔

ہمارا وجدان ہے کہ ڈاکٹر وسیم اقبال کی اس کتاب کے ذریعہ بیت بازی مقابلوں کے لئے اپنے پسندیدہ اشعار کی تلاش میں، نہ صرف ہائی اسکول و انٹر کے طلبہ بلکہ ڈگری درجات کے طلبہ بھی، ایک طرف تو قدیم و جدید شاعروں کے فکری گلستانوں کی سیر کریں گے تو دوسری طرف اشعار کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے اُن کو صحیح ڈھنگ سے پڑھ کر پوری طرح لطف اندوز ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ ان باتوں سے اُن کے ادبی ذوق کی آبیاری ہوگی اور انکی نصابی ضروریات میں بھی خاصی معاونت ہوگی۔

اپنے گوناگوں مفید پہلوؤں کے پیشِ نظر ڈاکٹر وسیم اقبال کی کتاب ''گلدستۂ بیت بازی'' نہ صرف طالبِ علموں کے لئے بلکہ اُردو کے عام ادبی حلقوں کے لئے بھی اپنے دامن میں افادیت کے بہت سے پہلو رکھتی ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ یہ کتاب نہ صرف طلبہ و طالبات میں بلکہ اُردو کے تمام ادبی حلقوں میں خاطر خواہ مقبولیت حاصل کرے۔

کاظم علی خاں

۲۰۷ (اے) لیگیسی اپارٹمنٹس

جاپلنگ روڈ۔ لکھنؤ ۲۲۶۰۰۱

فون: ۲۲۰۷۱۸۶

(نوٹ: بیت بازی و دیگر موضوعات پر ڈاکٹر کاظم صاحب کی کم و بیش ایک درجن کتابیں ہیں۔ وسیم اقبال)

Dr. Rukhsana N. Lari
Reader, Dept. of Arabic
Karamat H.M.G.P.G. College (Univ. Lko.)
Nishat Ganj, Lucknow, India
Member AIMPLB & U.P. Urdu Academy
Res: 9- Rani Laxmi Bai Marg
Hazrat Ganj, Lucknow
E-mail: rukhsanalari@rediffmail.com; Ph: college 0522 2321073 Mobile No: 9335026931

Ref.................... Date...............

تاثرات

اردو ادب نے مختلف ادوار میں جس طرح ارتقاء کے منازل طے کئے ہیں، یہ اسی زبان کا خاصہ ہے۔ اپنے بے شمار اصناف، مختلف انداز اور جدتِ سخن کے سبب یہ دنیا کی دیگر زبانوں کے مقابلے میں ایک ممتاز حیثیت کی حامل ہے۔ کسی بھی زبان و ادب کا بہترین سرمایہ اس کی شاعری کو مانا گیا ہے۔

شاعری روحِ ادب مانی گئی اور غزل روحِ ادب کی آبرو

ڈاکٹر وسیم اقبال صدیقی صاحب نے ''گلدستۂ بیت بازی'' میں مندرجہ بالا شعر کے مصداق روحِ ادب کی پرورش کرنے کے سلسلے میں ایک کامیاب قدم اٹھایا ہے۔ اردو ادب میں بیت بازی کا مشغلہ و مقابلہ ایک منفرد و تاریخی حیثیت کا حامل رہا ہے۔ ڈاکٹر صدیقی نے کتاب کے ابتدائی ابواب میں بیت بازی کے اصول و ضوابط اور اس کے عملی و سماجی فوائد قلمبند کر کے کتاب کی افادیت میں اضافہ کر دیا ہے۔ چونکہ اس میں شعراء کے نام، مقام اور تخلص کی فہرست بھی شامل کی گئی ہے اس لئے اردو ادب کا ذوق رکھنے والوں، طلباء اور اس پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لئے یہ ایک کارآمد و مفید reference کی کتاب ثابت ہوگی۔

اس میں شامل مختلف ادوار کے شعراءِ کرام کے اشعار اردو ادب کے ترویج و اشاعت کے مراحل پر بھی روشنی ڈالتے ہیں، اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اگر ایک طرف تمام حروفِ تہجی سے شروع ہونے والے اشعار ترتیب وار پیش کئے گئے ہیں تو دوسری طرف ان اشعار کے حرفِ ردیف کی ترتیب کا بھی خیال رکھا گیا ہے جو شائقین بیت بازی کے لئے ایک عمدہ تحفہ ہے۔ امید ہے کہ اہلِ ذوق اس کی بھرپور پذیرائی کریں گے۔ جن درسگاہوں میں اردو مضمون شامل ہے وہاں کے کتب خانے اس کتاب سے مزین ہوں گے۔

رخسانہ نکہت لاری اُمِّ ہانی

AizazulHasan Zaidi
M.Sc. (Physics), M.A.(Hindi), B.Ed.
Retd. Principal
H.M.I. Inter College
Nehtaur (Bijnor) U.P.

Residence: Moh. Wahid Nagar
Najibabad (Bijnor)
Pin: 246763
Ph-01341-224555

ایک علمی نگینہ

مجھے بڑی خوشی ہوئی جب عزیزم ڈاکٹر وسیم اقبال صدیقی (علیگ) نے اپنی کتاب ''گلدستۂ بیت بازی'' سے مجھے متعارف کرایا۔ کم وبیش دوسو اساتذہ کی غزلیات کے بحر بیکراں سے تین ہزار سے زائد معیاری اشعار کو منتخب کر حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب وار سجانے کے علاوہ بیت بازی کے فوائد، اُس کے رہنما اصول، تمام شعرائے کرام کا مختصر تعارف، مشکل الفاظ کے معنی، بیت بازی مقابلوں میں کامیاب ہونے کے نسخے اور مآخذ کی تفصیل، اِن تمام اوصاف نے تو اس کتاب کو بیت بازی کا گلدستہ ہی نہیں بلکہ ایک بیش بہا علمی نگینہ بنا دیا ہے۔

طلبہ کے لئے بیت بازی ایسا پسندیدہ مشغلہ ہے کہ وہ بغیر کسی استاد کی مدد کے بھی محض اپنے شوق سے ہزاروں اشعار یاد کر لیتے ہیں جو زندگی بھر اُن کے کام آتے ہیں۔ لیکن یہ بھی واقعہ ہے کہ ایسے کارآمد مشغلہ کو کارِ طفلی سمجھ کر زعمائے ادب اس کے ساتھ بے اعتنائی برتتے رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ جو صاحب علم بھی ڈاکٹر وسیم کی اس کتاب کو دیکھے گا وہ اُن کی ادب شناسی، ذوق، لگن، قوت متخیلہ اور محنت کا اعتراف کئے بغیر نہ رہے گا۔ یہ کتاب نہ صرف طلبہ کی بیت بازی سے متعلق تمام ضروریات کی کفالت کرے گی بلکہ بڑوں کے ادبی ذوق کی تسکین کا بھی ذریعہ بنے گی۔ اس جامع کتاب کی تدوین پر میں ڈاکٹر وسیم کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور قوی امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی علمی صلاحیتوں کو مزید بروئے کار لا کر علم وادب کی اُس شمع کی لو کو اور تیز کریں گے جس کو ہمارے ضلع کی عظیم ہستیوں، ڈپٹی نذیر احمد، قائم چاند پوری، عبدالرحمٰن بجنوری، سجاد حیدر یلدرم وغیرہ نے اپنے خون جگر سے روشن کیا تھا۔ مجھے یہ بھی امید ہے کہ جن اداروں میں اردو پڑھائی جاتی ہے اُن کے سرپرست اپنے اداروں کی لائبریری کو اس گلدستہ سے ضرور مزین کریں گے۔

اعزازالحسن زیدی

Mohd.Qasim Siddiqui
Vice-Chancellor

Mob:9837989643
Ph.No.(O)2700987(Ex.40)

محمد قاسم صدیقی
شیخ الجامعہ

جامعہ اُردو، علی گڑھ

مقدمہ

ڈاکٹر وسیم اقبال صدیقی کی مرتب کردہ گلدستہ بیت بازی ایک ایسی کتاب ہے جس کی شائقین بیت بازی کو ایک عرصہ سے تلاش تھی۔ بیت بازی کے مشغلہ سے بھرپور لطف اندوز ہونے اور اس کے علمی اور سماجی فوائد کے کماحقہ حصول کے لیے کتاب کے شروع میں جو رہنما اصول وضوابط دیے گئے ہیں۔ وہ آج تک تحریری شکل میں دیکھنے میں نہیں آئے۔ اس گلدستہ میں قدیم اور جدید، معروف اور غیر معروف شعرائے کرام کے مجموعہ ہائے کلام سے اُردو کے تمام حروف تہجی کے چیدہ اشعار کو اس ترتیب سے سجایا گیا ہے کہ ہر ہر حرف سے شروع ہو کر مختلف حرفِ ردیف والے اشعار کے علیحدہ علیحدہ گلدستے تیار ہو گئے ہیں۔ زیرِ نظر مرصع گلدستہ میں جہاں ولؔی، میرؔ، مومنؔ، غالبؔ، اور قائمؔ جیسے قدیم شعراء اور ثاقبؔ، صباؔ، مصحفیؔ اور اقبالؔ جیسے دورِ وسطیٰ کے شعراء کے منتخب اشعار کو سجایا گیا ہے وہیں دورِ حاضر کے رئیسؔ انصاری، ظفرؔ سنبھلی، فکرؔ بجنوری اور نسیمؔ نکہت جیسے شعراء کے کلام سے بھی خوشہ چینی کی گئی ہے۔ اس انتخاب کے کل یا بیشتر اشعار کو یاد کر لینے اور ان کو حکمت کے ساتھ بیت بازی مقابلے کے وقت پیش کرنے پر اپنے مدِ مقابل کو زیر کرنا قطعی دشوار نہ ہوگا۔ جن شعرائے کرام کے اشعار اس گلدستہ کی زینت بنے ہیں ان کے تخلص، نام اور مقام کی فہرست نے کتاب کی افادیت کو مزید بڑھا دیا ہے۔

گلدستہ بیت بازی کو مرتب کر کے ڈاکٹر وسیم اقبال صدیقی نے اُردو ادب کی ایک بڑی خلا کو پُر کیا ہے۔ ربِّ کریم سے دُعا ہے کہ وہ ان کے اس کام کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد قاسم صدیقی

شیخ الجامعہ

جامعہ اُردو علی گڑھ

اپنی بات

گُلدستۂ بیت بازی کو مرتّب کرنے کی تحریک کس طرح ہوئی یہ بھی ایک دلچسپ داستان ہے۔ دسمبر ۲۰۰۵ء میں اُتر پردیش اردو اکیڈمی نے قومی کاؤنسل برائے فروغ اردو زبان۔ دہلی کے اشتراک سے لکھنؤ میں ایک اُردو کتاب میلہ کے ساتھ مشاعروں اور بیت بازی مقابلوں کا انعقاد کیا تھا۔ بیت بازی مقابلوں میں دیگر تعلیمی اداروں کی ٹیموں کے ساتھ الہدیٰ ماڈل اسکول کی ٹیم بھی شریک تھی۔ یہ اسکول عم محترم جناب ڈاکٹر شمیم احمد صدیقی صاحب نے اپنے بعض ہم خیال رفقاٗ کے تعاون سے ۱۹۸۵ء میں اس طرز پر قائم کیا تھا کہ تمام عصری مضامین کی انگریزی میڈیم میں معقول تعلیم کے ساتھ اپنی زبان اور معاشرت کی حفاظت بھی ہو۔ چنانچہ مذکورہ اسکول کی ٹیم کی کارگردگی دیکھنے کے لئے کئی دن تک چلنے والے اُن مقابلوں کے دوران چچا جان بطور سامع موجود رہے اور جب آخری دن الہدیٰ اسکول کی ٹیم اوّل قرار پائی تو انھوں نے یہ مشفقانہ فرمان صادر کیا کہ ''وسیم! اب تک بیت بازی پر کوئی کتاب دیکھنے میں نہیں آئی، لہٰذا تم جلد از جلد بیت بازی پر ایک جامع کتاب مرتب کر کے دکھاؤ تاکہ پتہ چلے کہ اُردو میں ڈاکٹریٹ کرنے کے بعد تم زبان کی خدمت کرنے کے لائق بن گئے ہو''۔ ظاہر ہے کہ اپنے ایسے مشفق بزرگ کی بات جس کا خود کا موضوع کیمیا رہا ہو اور جس کی کاوشوں سے وجود میں آئے ایک ہائی اسکول کے طلباء کی ٹیم نے بیت بازی مقابلوں میں کئی انٹر کالجوں کے طلباء پر جیت حاصل کی ہو نہ صرف ان کی اردو زبان سے محبت کی مظہر تھی بلکہ خود میرے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی تھی۔ لہٰذا فوراً کام کا آغاز کر دیا۔ اللہ ربّ العزّت کی دی ہوئی ہمت، اس کے فضل اور احسان نیز محترم چچا جان کی مستقل حوصلہ افزائی اور قدم قدم پر رہنمائی کی برکت سے شبانہ روز محنت کے نتیجہ میں چھ ماہ کی قلیل مُدّت میں اس گلدستہ کا خاکہ تیار ہو گیا۔ خاکسار کو اس مُدّت میں کسقدر محنت اور جانفشانی کرنا پڑی اور اس کام کے لئے کِس کِس علم کے دریا میں غوطہ زن ہونا پڑا نیز لائبریری نُما کتنے صحراؤں کی خاک چھاننا پڑی اس کا کچھ اندازہ قارئین حضرات کو مآخذ کی اُس فہرست سے ہو جائے گا جو کتاب کے آخر میں دی گئی ہے۔

اس کام کی شروعات کے وقت یہ بات ذہن میں تھی کہ اس قدر اہم موضوع پر کسی نہ کسی نے ضرور کچھ کام کیا ہوگا۔ تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ جناب ڈاکٹر کاظم علی خاں صاحب نے جو خود بھی شاعر ہیں اور کئی اہم موضوعات کی کتابوں کے مصنف بھی ہیں انھوں نے ۸۰ء کی دہائی میں جب وہ شیعہ کالج لکھنؤ میں شعبۂ اُردو کے سربراہ تھے ''رہنمائے بیت بازی'' کے نام سے ایک کتاب شائع کی تھی۔ وہ کتاب بازار میں تو دستیاب نہ تھی البتہ اردو اکیڈمی کی لائبریری میں مل گئی۔ اس کے علاوہ شفیق میموریل سینئر سکنڈری اسکول دہلی کے سابق پرنسپل جناب منظور عثمانی صاحب نے بھی بیت بازی کے لئے اشعار مجتمع کر کے دو کتابیں 'چمن در چمن' اور 'صد گلستاں' کے نام سے بالترتیب ۱۹۹۵ و ۲۰۰۰ء میں شائع کی تھیں۔ وہ دونوں کتابیں بھی بذریعہ کوریر حاصل کی گئیں۔ مذکورہ تینوں کتابوں کو دیکھ کر قدرے اطمینان ہوا کیونکہ اُن کا طرز 'گلدستۂ بیت بازی' سے خاصہ جدا تھا۔

ہمارے جوار میں بیت بازی کے دو انداز رائج ہیں۔ ایک میں حرف ردیف کی بنیاد پر مقابلہ آرائی ہوتی ہے جبکہ دوسرے میں عنوان یا موضوع کے اعتبار سے۔ دونوں کی اپنی اپنی افادیت ہے لیکن چونکہ اوّل الذکر زیادہ مقبول ہے اور ہائی اسکول و انٹر کے طلباء کے لئے نسبتاً آسان بھی اس لئے زیرِ نظر کتاب کو اسی لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے۔ کتاب کے شروع میں بیت بازی کے علمی و سماجی فوائد کو اختصار سے بیان کرنے کے بعد بیت بازی مقابلوں کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے نیز ہر قسم کے ابہام سے بچنے کے لئے رہنما اصول وضوابط دئے گئے ہیں۔ مقابلوں کے مہتمم حضرات موقع ومحل کے اعتبار سے ان میں ترمیم کر سکتے ہیں۔ مثلاً شعر کے ساتھ شاعر کا تخلص بتانے والی شرط کو حذف کیا جا سکتا ہے۔ کتاب کا بڑا حصہ تین ہزار تین سو چودہ (۳۳۱۴) اشعار پر مشتمل ہے جو ایک سو نناوے (۱۹۹) قدیم و جدید، معروف و غیر معروف شعرائے کرام کی غزلیات سے منتخب کئے گئے ہیں۔ اشعار کو حروف تہجی کے اعتبار سے رکھا گیا ہے اور ہر حرف سے شروع ہو کر مختلف حروف ردیف پر ٹوٹنے والے اشعار کی تعداد ضرورت کے لحاظ سے رکھی گئی ہے لیکن ہر ابتدائی حرف اور ہر انتہائی حرف کی اس قدر مجموعی تعداد ضرور آ گئی ہے کہ اپنے مقابل کے پاس اشعار کا کتنا ہی بڑا ذخیرہ ہو مقابلہ ایک گھنٹہ تک ضرور جاری رہ سکے۔ ہر شعر کے ساتھ شاعر کا تخلص بھی درج ہے۔ ایک سے زاید شعرا کا ایک ہی تخلص ہونے کی صورت میں

پہچان کے لئے یہ طریقہ اپنایا گیا ہے کہ معروف شاعر کے لئے صرف تخلص اور دوسروں کے لئے تخلص کے ساتھ شاعر کے نام یا مقام سے ایک حرف بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ مثلاً مولانا محمد علی جوہر کے اشعار کے ساتھ صرف جوہر اور لالہ مادھورام جوہر کے اشعار کے ساتھ جوہر۔ل درج کیا گیا ہے۔ تمام شعرائے کرام کے تخلص، نام اور مقام نیز نمونہ کے اشعار کی علیحدہ فہرست کتاب کے آخر میں دی گئی ہے۔

''گلدستۂ بیت بازی'' کے لئے اشعار منتخب کرنے میں چند باتوں کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے۔ اوّل تو زیادہ سے زیادہ اشعار اساتذہ کرام کے کلام سے منتخب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دوم اُن میں ایسے اشعار کو فوقیت دی گئی ہے جن میں شاعر نے اپنا تخلص بھی دیا ہے جو عموماً مقطع میں ہوتا ہے۔ لیکن مقطع کے اُن اشعار کو جو معنوی اعتبار سے کم درجہ کے محسوس ہوئے شامل نہیں کیا گیا۔ بہت سے غیر معروف نسبتاً پرانے شعرائے کرام مثلاً احد، احمد، آغا، پرتو، تسلیم، جاہ، حافظ، فصاحت، کلیم، لطافت وغیرہ کے اچھے اشعار کو دو وجوہ سے منتخب کیا گیا ہے۔ اوّل تو اِس نظریہ سے کہ ہماری نئی نسل اِن گمنامی میں پڑے ہوئے شعرائے کرام کے کلام سے واقف ہو جائے، دوسرے اس ضرورت کے تحت کہ بعض حروف کے اشعار صرف انھیں حضرات کے کلام میں دستیاب ہو پائے۔ چونکہ اشعار کی تعداد کو ایک حد کے اندر رکھنا تھا ورنہ کتاب کا حجم بڑھنے کے ساتھ اس کی قیمت بھی بڑھانی پڑتی اس لئے دور حاضر کے شعرائے کرام کے کلام سے زیادہ استفادہ نہ کیا جا سکا۔ اس مجبوری کے باوجود دورِ حاضر کے بہت سے شعرا مثلاً ملک زادہ منظور، وسیم بریلوی، پنڈت ہنومان پرساد عاجز، مقصد الہ آبادی، فکر بجنوری، نسیم نکہت لکھنوی، خوشبیر سنگھ شاد، وفا کرتپوری مسرّ لکھنوی، رئیس انصاری وغیرہ کے مجموعوں سے خوشہ چینی کی گئی ہے۔ اشعار کے انتخاب میں کوشش کی گئی ہے کہ الفاظ یا مضامین اس قدر دقیق نہ ہوں کہ طلباء کے لئے دردِ سر بن جائیں تاہم بعض اشعار میں، جن کو زیرِ نظر گلدستہ میں شامل کرنا ناگزیر تھا، ایسے الفاظ آئے ہیں جو ہائی اسکول معیار کی درسی کتب میں موجود نہیں لہٰذا مشکل اور غیر معروف الفاظ کے معنی یا مفہوم کی فہرست بھی کتاب کے آخری حصہ میں دے دی گئی ہے۔

بعض ایسے شعرائے کرام، جن کی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے آسان الفاظ اور چھوٹی بحر میں

بڑے عمدہ نکات بیان کیے ہیں مثلاً داغؔ، مصحفیؔ، حسرتؔ، ظفرؔ، جلیلؔ وغیرہ، اُن کے کلام سے نسبتاً زیادہ اشعار منتخب کئے گئے ہیں۔ اس کے برخلاف دقیق الفاظ یا مضامین والے اشعار نسبتاً کم لیے گئے ہیں۔ اگر کسی غزل میں ایک ہی حرف یا لفظ سے شروع ہونے والے کئی اچھے اشعار دستیاب ہوئے تو اُس غزل کے ایک سے زاید اشعار لیے گئے ہیں تا کہ کئی اشعار کے ساتھ ایک ہی تخلص یاد کرنا پڑے۔ مثلاً مومنؔ کی اُس غزل سے جس کا قافیہ اور ردیف اس طرح ہے ''تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو'' سے ''وہ'' سے شروع ہونے والے تین اشعار اور صدقؔ جائسی کی غزل جس کی ابتدا ''کہا میں نے'' سے ہوئی ہے اور اختتام ''ہوکر'' پر ہوا ہے، چار اشعار منتخب کیے گئے ہیں۔

اُردوداں حضرات بخوبی واقف ہیں کہ قدیم اور وسطی دور کے شعراء کی غزلیات میں عام طور پر اپنے خیالی معشوق کے حُسن وسراپا اور ناز وادا کی تعریف یا ظلم و جفا اور ہجر وفراق جیسے مضامین کی بھرمار ہوتی ہے۔ کوشش کی ہے کہ جس قدر ممکن ہو اخلاقی مضامین، فکر آخرت اور معرفت سے پُر اشعار بھی زیادہ سے زیادہ اس گلدستہ کی زینت بنیں۔ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ معشوق سے اپنے تعلق کے اظہار میں اکثر اساتذہ نے بھی اپنے بعض اشعار میں اس قدر بیباک الفاظ استعمال کئے ہیں جن کی حدیں فحاشی سے جا ملی ہیں۔ خاکسار نے اس طرح کے اشعار سے اس گلدستہ کو پاک رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اسی لئے تین ہزار سے زاید اشعار کے اس مجموعہ میں صرف چند اشعار ایسے ہیں جن میں بوسے کا ذکر آیا ہے اور وہ بھی بڑے محتاط اور مہذب انداز میں۔ مثلاً

زُلف کو دیکھ کے تیری مجھے رشک آتا ہے ☆ کہ میسّر ہے اُسے بوس و کنارِ عارض — مصحفیؔ

مومنؔ! نہ سہی بوسۂ پا، سجدہ ہی کریں گے ☆ وہ بُت ہے جو اوروں کا تو اپنا بھی خدا ہے — مومنؔ

زیرِ نظر کتاب میں مختلف حروف سے شروع ہونے والے اشعار کی تعداد بھی اسطرح رکھی گئی ہے کہ جن حروف پر زیادہ اشعار ٹوٹتے ہیں ان کے اشعار نسبتاً زیادہ ہوں تا کہ دفاعی پہلو خاصہ مضبوط رہے۔ اسی لئے 'رانی' کے چار حروف سے شروع ہونے والے اشعار دوسرے حروف کے مقابلہ میں زیادہ لئے گئے ہیں اور ٹ، ث، ڈ، ص، ض، ط، ظ، وغیرہ سے شروع ہونے والے اشعار کم منتخب کئے گئے ہیں لیکن کسی بھی حرف سے شروع ہونے والے اشعار کی تعداد ہر حال میں ساٹھ سے زائد ہی ہے۔ اس بات کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ کسی حرف سے شروع ہوکر اسی حرف پر ٹوٹنے

والے کم از کم چار اشعار اس مجموعہ میں شامل ہوں۔

زیرِ نظر انتخاب میں اُن اشعار کو خاص طور پر شامل کیا گیا ہے جو اُردو ادب میں یا ادب شناس حضرات کی محفلوں میں محاورے کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً

اُن کو دیکھے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق ☆ وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے — غالب
تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں ☆ کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں — شاد
زندگی زندہ دلی کا نام ہے ☆ مُردہ دل کیا خاک جیا کرتے ہیں — ناسخ
تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے ☆ ورنہ دنیا میں کیا نہیں ہوتا — مومن
آپ آئے تو خیالِ دلِ ناشاد آیا ☆ آپ نے یاد دلا تو مجھے یاد آیا — ریاض
جو گزرتے ہیں داغ پر صدمے ☆ آپ بندہ نواز کیا جانیں — داغ
نہ چھیڑ اے نکہتِ بادِ بہاری راہ لگ اپنی ☆ تجھے اٹھکیلیاں سوجھی ہیں، ہم بیزار بیٹھے ہیں — انشاء

ناچیز ان تمام بزرگوں اور دوستوں کا انتہائی مشکور ہے جنھوں نے اس کام میں مدد کی اور خصوصاً جناب مُسلم شبنم نوری صاحب، استاذ ممتاز پوسٹ گریجویٹ کالج لکھنؤ کا جنھوں نے احقر کی درخواست پر کئی اشعار فی البدیع تیار کر کے دیے نیز اُن حضرات کا جنھوں نے اس گلدستہ کا مقدمہ، تقریظ یا تاثرات تحریر فرما کر خاکسار کی حوصلہ افزائی کی۔ چچا محترم کی کرم فرمائی، حوصلہ افزائی اور پُر خلوص رہنمائی نا قابل فراموش ہے۔

آخر میں قارئین سے درخواست ہے کہ زیرِ نظر کتاب میں جو بھی نقص پائیں اس سے خاکسار کو ضرور آگاہ فرمائیں اور اس مجموعہ کو بہتر بنانے کے لئے اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازیں۔

شکریہ
وسیم اقبال صدیقی
۲/اگست ۲۰۰۶ء

بیت بازی اور اس کے فوائد

بیت بازی ایک ایسا علمی مشغلہ ہے جس میں دو یا زائد افراد یا ٹیموں کے درمیان اشعار کا مقابلہ ہوتا ہے۔ اس مقابلہ میں متعینہ حروف سے شروع ہونے والے اشعار نما راکٹوں کے ذریعہ مدِ مقابل پر حملہ آور ہو کر اُس کے اِسی قسم کے ذخیرہ کو ختم کر کے اس کو زیر کرنے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے۔ اُردو، ہندی اور دیگر زبانوں میں یہ دلچسپ علمی مشغلہ یا لطیف کھیل عرصۂ دراز سے رائج ہے۔ اہل علم اس پر متفق ہیں کہ بیت بازی علمی لیاقت بڑھانے کے ساتھ کئی طرح کے سماجی فوائد کی حامل ہے۔ سرسری طور پر دیکھا جائے تو مندرجہ ذیل فوائد تو ضرور حاصل ہوتے ہیں۔

(۱) کم الفاظ میں اور اشاروں کی زبان میں بڑے مفہوم کو ادا کرنے کی لیاقت کا پیدا ہونا۔

(۲) نئے نئے الفاظ کے تلفظ اور طریقۂ استعمال سے واقفیت ہونا۔

(۳) کوئی لفظ یا شعر غلط طور پر زبان زد ہو گیا ہو تو اس کی اصلاح ہونا۔

(۴) نئے نئے اشعار اور شعراء سے واقفیت ہونا۔

(۵) تقریر یا تحریر میں موقع محل کے لحاظ سے اشعار کو شامل کر کے اپنی بات میں وزن پیدا کرنے کی استعداد پیدا ہونا۔

(۶) کسی موقع پر دوست، احباب یا اعزاء جمع ہوں تو وقت کو بہتر طور پر استعمال کرنا۔

(۷) صحت مند مقابلہ کا رجحان پیدا ہونا۔

(۸) ٹیم اسپرٹ کے ساتھ تعمیری کاموں میں لگنے کے رجحان کا پروان چڑھنا۔

(۹) مجمع کے سامنے بلا جھجک اپنی بات پیش کرنے کی صلاحیت کا پیدا ہونا۔

(۱۰) صاحب زبان لوگوں کی قدر دانی اور اُن کے ادب و احترام کا پروان چڑھنا۔

☆☆☆☆

بیت بازی کے رہنما اصول وضوابط

عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ مختلف مقامات پر بیت بازی میں کم وبیش ایک جیسے قواعد کی پابندی کی جاتی ہے تاہم مربوط اور تحریری شکل میں اصول وضوابط موجود نہ ہونے کی وجہ سے کبھی کبھی اس کے شرکاء الجھن سے دو چار ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اساتذہ کرام سے تبادلہ خیال کے بعد بیت بازی کے کچھ رہنما اصول وضوابط ذیل میں پیش کئے جا رہے ہیں جن کی پابندی سے اس مشغلہ سے بھرپور لطف اور فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(۱) بیت بازی مقابلہ میں نظم برقرار رکھنے اور ہار جیت وغیرہ کے فیصلے کے لئے سنجیدہ، باوقار اور اردو شاعری سے بخوبی واقف چند حضرات یا کسی فرد کو حکم یا جج مقرر کر لیا جائے۔ اُن کی ہدایات اور فیصلہ کی پابندی تمام شرکاء کے لئے لازمی قرار دی جائے۔

(۲) مقابلہ شروع کرانے کے لئے حکم صاحب یا منتظمین میں سے کوئی صاحب بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کوئی ایک شعر پڑھیں اور پہلی ٹیم یا فرد سے اس شعر کے آخری حرف سے شروع کرتے ہوئے جوابی شعر پیش کرنے کی ہدایت کریں۔

(۳) پہلی ٹیم کے ذریعہ پیش کئے گئے شعر کا اختتام جس حرف پر ہو اُسی حرف سے شروع کر دوسرا مقابل جوابی شعر پیش کرے۔ پھر اسی طرح اس سلسلہ کو آگے بڑھایا جائے۔

(۴) مقابلہ چھوٹے بچوں کے درمیان ہو تو اُن کو حمد، نعت اور ہر طرح کی منظومات کے اشعار پیش کرنے کی چھوٹ دی جائے البتہ بڑے بچوں کو صرف غزل کے اشعار یا قطعہ، رباعی، مخمس وغیرہ کے بند ہی پیش کرنے کی ہدایت کی جائے۔ بہتر ہوگا کہ بڑے بچوں کو شاعر کا نام یا کم از کم اس کا تخلص بھی بتانے کی ہدایت کی جائے۔

(۵) اشعار بغیر ترنّم کے ٹھہر ٹھہر کر واضح طور پر پیش کئے جائیں تاکہ سامعین اُن کے معنی اور مفہوم کو سمجھ کر پوری طرح لطف اندوز ہو سکیں اور جج صاحبان کو بھی فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔

(۶) جج صاحبان مقابلہ شروع ہونے سے قبل باہم مشورہ سے ہر شعر کے معیار، پڑھنے کے انداز، الفاظ کی دُرستگی، شاعر کے نام یا تخلص وغیرہ کے لئے کچھ نمبر متعین کرلیں اور اُسی لحاظ سے ہر شعر پر نمبر دیئے جائیں۔ مثلاً شعر کے معیار، پڑھنے کے انداز اور الفاظ کی دُرستگی پر مجموعی طور پر چار نمبر اور شاعر کا نام یا تخلص بتانے پر ایک نمبر۔

(۷) حرف ردیف نون غنّہ (ں) ہونے کی صورت میں اس کو 'ن' کے مساوی تسلیم کیا جائے۔ اسی طرح ڑ کا متبادل ر، ژ کا ز اور ہمزہ کا متبادل الف قرار دیا جائے۔ 'ی' اور 'ے' ہم پلّہ شمار کی جائیں۔ اور اسی طرح ہائے ہوز (ہ) اور دوچشمی (ھ) میں کوئی فرق نہ کیا جائے۔

(۸) کوئی شعر کسی مقابلہ میں ایک مرتبہ پڑھا جا چکا ہو تو اُسی شعر کو دوبارہ پیش کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اسی طرح غیر معیاری یا غلط طرح پڑھے گئے شعر کو بھی القط کر دیا جائے۔

(۹) جوابی شعر پیش کرنے کے لئے زائد سے زائد ایک منٹ کا وقفہ مقرر کرنا مناسب ہے۔

(۱۰) مقابلہ صرف دو افراد یا ٹیموں کے درمیان ہو رہا ہو تو لگ بھگ نصف گھنٹہ کا وقفہ رکھنا مناسب ہے جسکو موقع محل کے لحاظ سے بڑھایا گھٹا لیا جائے۔ اگر مقابلہ بیک وقت دو سے زائد افراد یا ٹیموں کے درمیان ہو تو اسی تناسب سے وقت بڑھا دیا جائے۔

(۱۱) ٹیموں کے درمیان مقابلہ ہونے کی صورت میں ہر ٹیم میں کم از کم دو افراد اور زائد سے زائد چار افراد کی شمولیت بہتر ہوگی۔

(۱۲) مقابلہ کے نظم کو دُرست رکھنے کے لئے مناسب ہے کہ مقابلہ تین سے زائد ٹیموں کے درمیان ایک ساتھ نہ کرایا جائے بلکہ دو دو یا تین تین ٹیموں کے درمیان مقابلہ کرا کر پھر فاتح ٹیموں کے درمیان مقابلہ کرایا جائے۔

(۱۳) ٹیموں کے درمیان مقابلہ کی صورت میں کسی ایک ٹیم کے افراد کو یکے بعد دیگرے اشعار پیش کرنے کی ہدایت دی جائے تاکہ ہار جیت کا فیصلہ کسی ایک فرد کی بناء پر نہ ہو۔ اس عمل کو ٹھیک ڈھنگ سے چلانے کے لئے کسی علامت مثلاً گلدان، رنگین گلاس یا شمع جیسی کسی چیز کو استعمال کیا جائے۔ ایک فرد شعر پیش کرنے کے بعد اُس علامت کو اپنی ٹیم کے اگلے فرد کے آگے کھسکا دے تاکہ اگلے راؤنڈ میں وہ دوسرا فرد شعر پیش کرنے کے لئے تیار رہے۔

(۱۴) ٹیم کا کوئی فرد جوابی شعر پیش کرنے سے قاصر ہو تو اُسی ٹیم کے دوسرے فرد کو مطلوبہ شعر پیش کرنے کی ہدایت دیں اور اس صورت میں حکم کو اختیار ہوگا کہ وہ اُس ٹیم کی معذروی کے باعث ایک یا دو نمبر کاٹ لے۔

(۱۵) کسی ٹیم کا کوئی بھی فرد جوابی شعر پیش کرنے سے قاصر ہو تو حکم اگلی ٹیم کو جوابی شعر پیش کرنے کی ہدایت کرے اور اس صورت میں معذور ٹیم کے اُس راؤنڈ کے نمبر خود بخود کم ہو جائیں گے۔

(۱۶) بیت بازی کا مقابلہ ہم جنسوں اور ہم پلّہ افراد کے درمیان ہی ہونا چاہئے۔ اگر بالفرض عصری تعلیم کے طلبہ کا مقابلہ مدارس کے طلبہ کے ساتھ کرایا جانا ہو تو اس بات کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ زبان اور ادب سے متعلق اُن کی درسی کتب کا معیار ایک جیسا ہو نیز طلبہ کی عمروں میں بھی زیادہ فرق نہ ہو۔

(۱۷) کوئی ٹیم تین راؤنڈ میں جوابی شعر پیش کرنے سے قاصر رہے تو اس کو مقابلہ سے باہر کر دیا جائے اور اگر مقابلہ صرف دو ٹیموں کے درمیان ہو رہا ہو تو اسی وقت نمبر جوڑ کر فیصلہ سُنا دیا جائے۔

(۱۸) ایک سے زائد جج صاحبان ہونے کی صورت میں مقابلہ کے اختتام پر اُن صاحبان کے ذریعہ مختلف ٹیموں کو دئے گئے نمبروں کا اوسط لے کر اوّل، دوم، سوم کا فیصلہ کیا جائے۔

(۱۹) بالفرض دو ٹیمیں برابر نمبرات حاصل کرتی ہیں تو اُن کے درمیان اوّل اور دوم کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک متعینہ وقت کے اندر مثلاً پانچ منٹ کے اندر کسی خاص عنوان مثلاً 'گُل'، 'شمع' یا 'میخانہ' سے متعلق اشعار پیش کرنے کی ہدایت کی جائے اور جو ٹیم اس وقفہ میں زاید شعر پیش کرے اسکو اوّل قرار دیا جائے۔

(۲۰) مقابلہ کے منتظمین کو چاہئے کہ تمام شرکاء کو بیت بازی کے اصول وضوابط سے پہلے ہی آگاہ کر دیں اور مقابلہ کے وقت بھی اس امر کی وضاحت کر دیں کہ کسی شعر پر نمبر دینے یا جوابی شعر پیش نہ کر پانے کی صورت میں نمبر کاٹنے کا کیا پیمانہ ہوگا۔

الف

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زُلفِ دراز میں ☆ لو آپ اپنے دام میں صیّاد آگیا — مومنؔ

اسیرِ زُلف ہے محروم اُن کا ☆ جنھیں آتا نہیں آزاد کرنا — محرومؔ

اُن سے کرتا ہے دمِ نزع وصیت یہ عزیزؔ ☆ خلق روئے گی مگر تم نہ پریشاں ہونا — عزیزؔ

آپ آئے تو خیالِ دلِ ناشاد آیا ☆ آپ نے یاد دلایا تو مجھے یاد آیا — ریاضؔ

آپ کے سر کی قسم داغؔ کو پروا بھی نہیں ☆ آپ کے ملنے کا ہوگا جسے ارماں ہوگا — داغؔ

اے داغؔ! اُسی شوخ کے مضمون بھرے ہیں ☆ جس نے مرے اشعار کو دیکھا اُسے دیکھا — داغؔ

آپ ہی سے نہ جب رہا مطلب ☆ پھر رقیبوں سے مجھ کو کیا مطلب — حفیظؔ

اے آسماں ہائے وہ کیا دن تھے عیش کے ☆ راتوں کو دیکھتے تھے تماشائے آفتاب — جوہرؔ۔ل

آنے لگا جب اُس کی تمنا میں کچھ مزا ☆ کہتے ہیں لوگ جان کا اِس میں زیاں ہے اب — حالیؔ

اُس کے خرامِ ناز نے برپا کیا ہے حشر ☆ دیکھوں کدھر سے آج نکلتا ہے آفتاب — رندؔ

اگر روٹھ جاؤں تو مشکل ہے یہ ☆ نہیں چین دیتے مناتے ہیں آپ — معروفؔ

اے شادؔ! جو یہاں ہیں وہ باتیں وہاں بھی ہیں ☆ جان اپنی کیوں چُراتے ہیں مرنے کے ڈر سے آپ — شادؔ

آڑی نگاہ آپ کی، کب ہو فلک سے کم ☆ کیوں برسرِ حساب ہیں اُس فتنہ گر سے آپ — شادؔ

اچھا بٹھایئے ابھی خوش ہو کے بزم میں ☆ پچھتائیں گے ضرور رقیبوں کے شر سے آپ — شادؔ

اُس سے بڑھ کر لائقِ یاری نہیں کوئی شفیقؔ ☆ بیکسی میں وقت پر ہوتا ہے جو غم خوار دوست — شفیقؔ

آ کے صبحِ غم پوچھتے ہیں مجھ سے جگرؔ ☆ کہیئے کس طرح بسر ہوتی ہے برسات کی رات — جگرؔ۔ر

اُس بلائے جاں سے آتشؔ دیکھیئے کیوں کر بنے ☆ دل سوا شیشے سے نازک، دِل سے نازک خوئے دوست — آتشؔ

اپنے جوتوں سے رہیں سارے نمازی ہوشیار ☆ ایک بزرگ آتے ہیں مسجد میں خضر کی صورت — حالیؔ

اپنا جلوہ تم دکھا دو سب کو تا معلوم ہو ☆ ہم جو کہتے ہیں تمہیں رشکِ قمر سچ ہے کہ جھوٹ — ظفرؔ

آپ مائل ہیں کسی کافر پہ سُنتا ہوں شفیقؔ ☆ آپ ہی ایماں سے کہیۓ خبر سچ ہے کہ جھوٹ — شفیقؔ
اے آسماں! کیا مری مٹی یہیں کی ہے ☆ ہوتا نہیں ہے کوچۂ قاتل سے دل اُچاٹ — رندؔ
اے قلقؔ ہوگئے انگشت نمائے عالم ☆ چاہنے والوں میں ان کے ہوئے مشہور عبث — قلقؔ
آدمی کیا ہیں کہ میں اُن کے ڈرانے سے ڈروں ☆ بُت پرستی نہ چھٹی خوفِ خدا کے باعث — برقؔ
اُس آفتاب نے دی ہے جگہ جو پہلو میں ☆ شرفؔ! ہوا یہ شرف انکسار کے باعث — شرفؔ
اے بُتو! خوفِ خدا بھی ہے تمہیں کچھ کہ نہیں ☆ کعبۂ دل کو جو اسطرح ڈھاتے ہو عبث — احدؔ

آدم سے باغِ خُلد چھٹا ہم سے کوئے یار ☆ وہ ابتدائے رنج ہے یہ انتہائے رنج — صباؔ
اے وہ کہ تو کر لے ہے ہزار کا علاج ☆ جُز مرگ کچھ بھی ہے مرے بیمار کا علاج — قائمؔ
اے داغؔ! دُھن بندھی ہے تجھے کوئے یار کی ☆ کمبخت موت ہے تیرے سر پر سوار آج — داغؔ
اے ظفرؔ لکھو تم اُس یار کو اِس پیچ سے خط ☆ نہ کُھلے اُس کے سوا اور پہ تحریر کا پیچ — ظفرؔ
ایک ہو دیں! جو زبان و دل تو کچھ نکلے بھی کام ☆ یوں اثر اے میرؔ! کیا ہو گر یہ وزاری کے بیچ — میرؔ
آگیا پیچ میں اُس کاکُلِ پیچاں کے جو دِل ☆ ہے خدا جانے وہ کسطرح کی تاثیر کا پیچ — ظفرؔ

اتنی بھی فرصت نہ دی ہم کو فلک نے اے ظفرؔ ☆ کرتے اُس کوچے میں ہم آہ وفغاں اچھی طرح — ظفرؔ
آئینہ دیکھتے ہیں وہ کس پیار سے جلیلؔ ☆ چمکا رہے ہیں اُس کو بھی رُخسار کی طرح — جلیلؔ
استخارہ کے لئے باغ میں ہم رندوں نے ☆ بارہا دانۂ انگور کی تاکی تسبیح — جوہرؔ۔ل
اب یہ تکیہ کلام ہے اُن کا ☆ نام میرا ہے بے ادب، گستاخ — حفیظؔ
آئی اُس برق وش کے کوچے سے ☆ آج رفتار ہے صبا کی شوخ — داغؔ
اشعار سناتا ہوں قلقؔ! ایسے میں رنگین ☆ کہتے ہیں طبیعت کو مری اہلِ سخن شوخ — قلقؔ

آئے ہے بے کسیٔ عشق پہ رونا غالبؔ ☆ کس کے گھر جائے گا سیلابِ بلا میرے بعد — غالبؔ
اب تو رو دیتا ہے خود سمجھانے والا اے شفیقؔ ☆ چارہ گر کو بھی نہیں ہے دِل پہ قابو اُن کے بعد — شفیقؔ
آرام کے لئے ہے تمہیں آرزوئے مرگ ☆ اے داغؔ! اور جو چین نہ آیا وفات کے بعد — داغؔ

اِس قدر زاہد عبادت پر گھمنڈ ☆ کاش ہوتا اُس کی رحمت پر گھمنڈ — حفیظ
اب تو اپنی بے کسی پر ناز ہے ☆ تھا کبھی اُن کی عنایت پر گھمنڈ — حفیظ
آنکھیں مِلا کے روئے سکندر سے کس طرح ☆ آئینہ کو ہے تیری ملاقات کا گھمنڈ — جوہر۔ل
آتشِ رنگ حنا سے ترے ہاتھوں میں نگار ☆ جل نہ جائے کہیں اس سوختہ تن کا کاغذ — ظفر
الٰہی خیر ہو پکڑا گیا ہے وہاں قاصد ☆ قبول دے نہ کہیں مار دھاڑ میں کاغذ — ظفر
اگر ہو قیس کو منظور اشتہارِ جنوں ☆ تو لکھ کے باندھ دے ہر اک جھاڑ میں کاغذ — ظفر

آخر مصحفی نے دی جان تیری خاطر ☆ جی سے گزر گیا وہ نادان تیری خاطر — مصحفی
اے صبا! کس شوخ کو دیتا ہے دل ☆ ہوش میں آ، دیکھ کر، پہچان کر — صبا
اُس نے حفیظ بزم میں اپنے قریب دی جگہ ☆ رشک سے غیر جل مرے میرا وقار دیکھ کر — حفیظ
اپنی یہی تمنا ہے آپ سے تمنا ☆ میری نظر کے آگے رہیئے کتاب ہوکر — تمنا
آج روزِ وصالِ فانی ہے ☆ موت سے ہو رہے ہیں راز و نیاز — فانی
اے ولی! اُس گلبدن کے عشق میں ☆ شغلِ بُلبُل ہے غزل خوانی ہنوز — ولی
آپ بن ٹھن کے جو ہوتے ہیں خراماں ہر روز ☆ چاک ہوجاتے ہیں دو چار گریباں ہر روز — جلیل

اس معروف کو ہم سو چھپاویں کب یہ چھپتا ہے ☆ کہ اپنا قصۂ عشق ہوا ہے عام سَو سَو کوس — معروف
اب احد! کھا کے قسم کہتے ہیں اللہ کی ہم ☆ پھر نہ جائیں گے کبھی اُس بُتِ عیار کے پاس — احد
اے ساقیِ دوراں دھیان میں لا، ہم بادہ کشوں کی تشنہ لبی ☆ ہم لوگ رہے پیاسے پیاسے، کچھ پچھلے برس کچھ اب کے برس — فراق
انساں بہت نہ خوگرِ راحت ہو اے حفیظ ☆ وہ مبتلائے غم ہے جو ہے مبتلائے عیش — حفیظ
آخر ہمارے خانۂ دل میں پتہ لگا ☆ ہر چند دیر و کعبہ میں کی یار کی تلاش — قلق
اپنے مذہب میں کسی کا بھی نہیں دل توڑتے ☆ اے صبا! کیوں ہوں نہ ہم سے کافر و دیں دار خوش — صبا

آرام پھر کہاں ہے جو ہو دل میں جائے حرص ☆ آسودہ زیر چرخ نہیں آشنائے حرص — سودا
انساں نہ ہووے ذلیل زمانے کے ہاتھ سے ☆ ذلت کوئی کسی کو نہ دیوے سوائے حرص — سودا

اب ان کو لکھتے ہیں ہم خط میں سراسر دشمن ☆ جن کو لکھتے تھے سدا یارِ سراپا اخلاص مومنؔ
اُس کی گلی میں آئے کیوں، نکہت زلف لائے کیوں ☆ مجھ کو صبا سے کیا امید مجھ سے صبا کو کیا غرض داغؔ
آنکھوں پہ کیوں عتاب ہے آخر حضور کا ☆ آنکھیں تو صرف رکھتی ہیں دیدار سے غرض احدؔ
ایک توبہ سے بھلا کیسے ادا ہوگا ضیاءؔ ☆ ساقیوں کا، میکدوں کا اور پھر جاموں کا قرض ضیاءؔ

اٹھ جا، کہاں تلک کوئی باتیں اٹھائے گا ☆ ناصح! تو خود غلط، تری گفتار غلط مومنؔ
اور سُنئے! وہ مجھ سے کہتے ہیں ☆ حشر کے دِن بھی جاں نثاری شرط داغؔ
اور میں کِس کو ترابؔ اپنا بناؤں شاہدؔ ☆ عشق کا میرے شاہد ہے وہی یار فقط ترابؔ
اے داغؔ! میکدے میں گئے ہیں جنابِ شیخ ☆ ٹوٹا ہے آج قبلۂ حاجات کا لحاظ داغؔ
اے صباؔ! خُلد میں جاؤں کہ جہنّم میں جلوں ☆ نہ سُنا ہے نہ سُنوں گا میں بیانِ واعظ صباؔ
ایک دم ذکر سے اُس کے نہیں تھمتی ہے زباں ☆ دُخترِ رز سے ہے تجھ کو بھی محبت واعظ امیرؔ

آتشِ فرقت وہی بعدِ فنا بھی مُشتعل ☆ موم ہو کر بہہ گئے میری لحد پر سنگ و شمع آتشؔ
اِس شوق کی نہیں بُتِ کافر کو اطلاع ☆ افسوس ہے کہ دِل کی نہ ہو دل کو اطلاع داغؔ
اچھی صورت سے ہمیں بھی عشق ہے ☆ کرتے ہیں تصور پر تصویر جمع داغؔ
ایک آزاد طبع ہے مجروحؔ ☆ اُٹھ سکا اُس سے کب کسی کا دماغ مجروحؔ
اب اُس کے غم سے جو کوئی چاہے سو کھائے داغ ☆ باقی نہیں ہے چھاتی میں اپنی جائے داغ میرؔ
اُس کی خوشبو جب کسی گُل میں نہ پائی آپ نے ☆ پھر جنابِ داغؔ کیا پھرنے سے حاصل باغ باغ داغؔ

اُن کے قدموں پہ گر بھی جا حسرتؔ ☆ یوں نہ ہوگا ترا قصور معاف حسرتؔ
اُسے ڈھونڈتے میرؔ کھوئے گئے ☆ کوئی دیکھے اِس جستجو کی طرف میرؔ
اب تو وہ ہم کو دیکھتے بھی نہیں ☆ بات کرنی تو آہ! ایک طرف معروفؔ
ایک شہنشاہ نے دولت کا سہارا لے کر ☆ ہم غریبوں کی محبت کا اُڑایا ہے مذاق ساحرؔ

اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی ☆ نہ ہو تو مردِ مسلماں بھی کافر وزندیق اقبالؔ
اُس پری رو کو دِل نہ دے دینا ☆ دیکھ مجروحؔ! بد بلا ہے عشق مجروحؔ

اے صباؔ! دیجئے اب چل کے اذاں کعبے میں ☆ دَیر میں پھونکیے، ناقوسِ برہمن کب تک صباؔ
افسوس! رندؔ نام سے وہ آشنا نہیں ☆ اُلفت میں جس کی مِٹ گیا اپنا نشاں تلک رِندؔ
آہ کو چاہیئے اِک عمر اثر ہونے تک ☆ کون جیتا ہے تری زُلف کے سر ہونے تک غالبؔ
اچھے وقت کے سب ہیں ساتھی، سچ ہے کسی کا قول ظفرؔ ☆ وقت پڑنے پر بن جاتے ہیں اپنے بھی بیگانے لوگ ظفرؔ۔س
اُن آنکھوں کے بیمار ہیں میرؔ! ہم ☆ بجا دیکھنے ہم کو آتے ہیں لوگ میرؔ
آتشیں نالے وہ مجنوں کے مجھے آتے ہیں یاد ☆ دیکھتا ہوں جو کہیں دہکے ہے ویرانے میں آگ لطف

اس خوف سے ریاضؔ! گئے ہم نہ سوئے طور ☆ بجلی سے لڑ نہ جائے کہیں بے قرار دل ریاضؔ
اُٹھا بھی لائے اگر ہمنشیں مجھے، اے ذوقؔ! ☆ رہے گا میرے عوض میرا کوئے یار میں دِل ذوقؔ
اشکوں کے ساتھ وہ بھی لہو ہو کے بہہ گیا ☆ اے رندؔ! دیکھ لو یہ ہوئی انتہائے دِل رِندؔ
اِن دنوں میں زور ہوتا ہے ہمیں جوشِ جنوں ☆ بھاگتا ہے چھوڑ کر مجنوں بیاباں آج کل صباؔ

آتا ہے خواب میں بھی تری زُلف کا خیال ☆ بے طور گھر گئے ہیں پریشانیوں میں ہم مومنؔ
اثرؔ! امیدِ وفا اور ایسے کافر سے ☆ نہیں نہیں کے سوا جس کو 'ہاں' نہیں معلوم اثرؔ
اے مسلماں! اپنے دِل سے پوچھ نہ مُلّا سے پوچھ ☆ ہوگیا اللہ کے بندوں سے کیوں خالی حرم اقبالؔ
اسیرِ جسم ہوں، میعادِ قید لا معلوم ☆ یہ کس گناہ کی پاداش ہے، خدا معلوم شادؔ
اس طرف ظرفِ وضو ہے، اُس طرف جامِ سبو ☆ جائیں مسجد کو الٰہی یا سوئے میخانہ ہم اخترؔ۔ن

اچھا تو ہے قائمؔ کو دبا دیں جو اسی طرح ☆ یہ آگ کا شعلہ ہے، نہیں رُکنے کا کفن میں قائمؔ
اِس نہیں کا کوئی علاج نہیں ☆ روز کہتے ہیں آپ، آج نہیں داغؔ
اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی ☆ تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن، اپنا تو بن اقبالؔ

آپ جاتے تو ہیں اُس بزم میں لیکن، بیخودؔ! ☆ ایسے لوگوں کو وہ محفل سے اُٹھا دیتے ہیں — بیخودؔ
اثرؔ کا ذکر سُن کر، ہنس کے اُس کافر کا یہ کہنا ☆ بڑے عابد، بڑے زاہد، بڑے اللہ والے ہیں — اثرؔ
آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں ☆ سامان سو برس کے ہیں کل کی خبر نہیں — حیرتؔ

ادا و ناز و شوخی برقؔ! عالم کی نظر میں ہے ☆ چُراتا ہے وہ شوخ، آنکھوں سے، اپنی چشمِ آہو کو — برقؔ
اُدھر منہ پھیر کر کیا ذبح کرتے ہو اِدھر دیکھو ☆ مری گردن پہ خنجر کی روانی دیکھتے جاؤ — فانیؔ
اے آرزوؔ! اُن سے تم نہ کھنچو، بڑھ جائے گی وحشت دیکھو ☆ اس سلسلۂ بے ربطی کو زنجیرِ جنوں افزا جانو — آرزوؔ
اے محتسب! ریاضؔ تو اُن میکشوں میں ہیں ☆ سو غوطے کھائے حوض میں، دامن بھی تر نہ ہو — ریاضؔ

آئینۂ قدرت میں جو چاہے تجھے دیکھے ☆ ہر شئے میں ترا جلوہ، ہر جا تیرا افسانہ — شمسؔ
اللہ ری گُم رہی، بُت و بُتخانہ چھوڑ کر ☆ مومنؔ چلا ہے کعبہ کو ایک پارسا کے ساتھ — مومنؔ
اندازۂ ساقی تھا کس درجہ حکیمانہ ☆ ساغر سے اُٹھیں موجیں بن کر خطِ پیمانہ — جگرؔ
اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت ☆ دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ — شیفتہؔ

اوروں کا ہے پیام اور، میرا پیام اور ہے ☆ عشق کے درد مند کا طرز کلام اور ہے — اقبالؔ
امیرؔ! فاتحہ پڑھنے کوئی کہاں آئے ☆ مزار ہے نہ نشان مزار باقی ہے — امیرؔ
آئے تھے دِل کی پیاس بُجھانے کے واسطے ☆ اک آگ سی وہ اور لگا کر چلے گئے — جگرؔ
اب تک اُسی روش پہ ہے اکبرؔ مست و بے خبر ☆ کہہ دے کوئی، عزیزِ من! فصلِ بہار ہو چکی — اکبرؔ
اُن کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق ☆ وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے — غالبؔ
اِن حسینوں نے کہا کیا کہ خفا بیٹھے ہو ☆ بات کیا تھی کہ ریاضؔ آپ بُرا مان گئے — ریاضؔ
آنکھ لڑنے لگی بتوں سے جلیلؔ ☆ ہم تو سنتے تھے پارسا تو ہے — جلیلؔ
آنکھوں میں بس کے دل میں سما کے چلے گئے ☆ خوابیدہ زندگی تھی، جگا کر چلے گئے — جگرؔ

ب

بدگمانی ہے شفیقؔ! آپ کو مے نوشوں سے ☆ چند رندوں سے مِلا دوں تو چلے جایئے گا — شفیقؔ
بیدلؔ! جو چشمِ ہوش پہ پردہ پڑا نہیں ☆ دشوار کیوں سمجھتے ہو دیدار یار کا — بیدلؔ
بس کے دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا ☆ آدمی کو بھی میسّر نہیں انساں ہونا — غالبؔ
بے دیکھے ہوئے اُن کو اے دلؔ! جب حال ہے یہ دیوانوں کا ☆ جب سامنے وہ آجائیں گے اُس وقت کا عالم کیا ہوگا — دلؔ
بے نیازی حد سے گزری بندہ پرور کب تلک ☆ ہم کہیں گے حالِ دل اور آپ فرمائیں گے کیا — غالبؔ
بڑا شور سُنتے تھے پہلو میں دِل کا ☆ جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا — آتشؔ

برسوں ہوئے گئے اُسے پر بھولتا نہیں ☆ یادش بخیر میرؔ! رہے خوش جہاں ہے اب — میرؔ
بیدار ہوں دل جس کی فغانِ سحری سے ☆ اِس قوم میں مدت سے وہ دُرویش ہے نایاب — اقبالؔ
بے سبب روٹھ کے کہتا ہے مناؤ مجھ کو ☆ کتنا پُرلطف ہے اے فکرؔ! مزاج محبوب — فکرؔ
بیٹھے ہیں ہم بھی گوش بر آواز، کہہ تو دو ☆ آنا ہے جس کو آئے، یہاں امتحاں ہے اب — داغؔ
بڑھ گئی اور بھی دیوانگی اب تو پروازؔ ☆ ہاتھ جاتا ہے مرا چاکِ گریباں کے قریب — پرواز

بن کے انجان کوئی پوچھ رہا ہے مجھ سے ☆ کون ہے جس کی محبت میں گرفتار ہیں آپ — شفیقؔ
بہتر دکھائی دیں کہیں شمس و قمر سے آپ ☆ دیکھیں جو آئینہ کو ہماری نظر سے آپ — آتشؔ
بے فائدہ تلاش کریں کیوں طبیب کی ☆ ہم کو تو وہ مرض ہے جس کی دوا ہیں آپ — جوہر۔ل

بات تو جب ہے جنونِ عشق میں دل چاک ہو ☆ چاک دامن تو لئے پھرتے ہیں دیوانے بہت — مخمورؔ
بزم میں اے داغؔ! کبھی تو ہنس بول ☆ دیکھتے ہیں تجھے ہر وقت پریشان بہت — داغؔ
بیچ میں حیرت زدہ ہیں رہروانِ کوئے شوق ☆ اک طرف ہے دشتِ وحشت، اک طرف ہے کوئے دوست — شاد
بقا طلب ہو تو گنجائشِ حیات بہت ☆ یہ مانتا ہوں کہ دنیا ہے بے ثبات بہت — شفیقؔ

بھلا کوئی کس طرح پاس بیٹھے ☆ کہا کرتے ہیں ہر دم ہر گھڑی، ہٹ حؔی
بچتے رہیئے گا میری آہِ شرر افشاں سے ☆ کہ پہنچتا ہے اِس آتش کا شرر اہ جھٹ پٹ داغؔ
بُلبُلِ باغِ وفا ہوں میں وؔلی ☆ گُل سراپا بے وفا ہے الغیاث وؔلی
بتوں کی چاہ نہیں ہم کو دِل پذیر عبث ☆ ہم اُن کی زلف کے ہوتے نہیں اسیر عبث نظیؔر
بے قراری تو گُجا اُس نے نہ پہلو بدلا ☆ ہوا ثابت کہ تو ہے نالۂ شب گیر عبث کیفؔ

باتوں باتوں میں بگڑنا روٹھنا ☆ جایئے کِس کام کا ایسا مزاج حفیظؔ
بادِ صبا نے پردہ جو رُخ سے اُٹھا دیا ☆ اک عالمِ سکوت میں ہر اِنس وجاں ہے آج بیدؔل
بیمارِ عشق اور تو سب کر چکا علاج ☆ باقی فقط ہے اِک ملکُ الموت کا علاج قلؔق
بادشاہِ وقت ہے، اپنا دلِ دیوانہ آج ☆ داغِ سودا ہم کو دیتا ہے جنوں، نذرانہ آج آتشؔ

باغ میں تھے شب گُل مہتاب میرے آس پاس ☆ یار بِن یعنی رہا، میؔر انگاروں کے بیچ میؔر
بیکار ہے ترا یہ سب اے دل افگار، سوچ ☆ آغازِ عاشقی میں نہ انجام کار سوچ قلؔق
بُتوں کی کاکلوں کے دیکھ کر پیچ ☆ پڑے ہیں دل پہ کیا پیچ در پیچ نظیؔر

بھول جاتا راہ کعبے کی، مگر دیکھا نہیں ☆ تو نے زاہد جلوۂ حُسنِ بُتاں اچھی طرح ظفؔر
بعد شب وصال نہ دیکھوں میں داغِ ہجر ☆ یارب چراغ عمر بُجھا دے ہوائے صبح جوہؔر
بیجا ہے دخلِ غیر، شب وصل اے امیؔر! ☆ دروازہ۔ بند کیجئے، آنے نہ پائے صبح امیؔر
بڑا مزہ ہو جو میرا بھی دل بدل جائے ☆ تری نگاہ کی صورت، تری زباں کی طرح حفیظؔ

بندھ گیا جو شب تار جدائی میں خیال ☆ شمع مہتاب کی طرح نظر آیا ہے وہ رُخ تسلیؔم۔م
بول اٹھے رند دیکھ کر پسِ خُم ☆ شیخ ہے یا ریاض یا گستاخ حسرؔت
بتلا تا اِن دنوں نہیں اپنا نشان وہ شوخ ☆ کیا جایئے کہ رہتا ہے اکثر کہاں وہ شوخ احد

بھیجا تھا امیرؔ! اُس کو تو اک بُت کی گلی میں ☆ سیدھا گیا اللہ کی درگاہ میں قاصد — امیرؔ
بھولے بیٹھے ہیں عبث حُسنِ دو روزہ پر رِندؔ ☆ یاد آئے گی بہت میری وفا میرے بعد — رِندؔ
باغِ ہستی میں کھلا گُل یہ نیا میرے بعد ☆ غیر سے وہ مرے پھولوں میں ملا میرے بعد — معروفؔ

بل زلف پر ہے یا رُخِ انور کے حُسن پر ☆ دِن کا غرور ہے کہ تمھیں رات کا گھمنڈ — جوہرؔ۔ل
برہمن کو بُت کدے پر شیخ کو کعبے پہ ناز ☆ ہم کو ہے اس آستاں کی جبہ سائی کا گھمنڈ — ظفرؔ

بد مزاقوں کو نہ مجروحؔ حلاوت ہوگی ☆ گو سُخن ترا ہے اے شاعرِ نا کام لذیذ — مجروحؔ
بغیر لکھنے کے اوپر یہ کچھ قیامت ہے ☆ کہ پے در پے چلے آتے ہیں روز و شب کاغذ — نظیرؔ
بس اِس لئے تمھیں بھیجا تھا لکھ کے ہاں کاغذ ☆ کہ میرا حال کرے تم سے کچھ بیاں کاغذ — عیشؔ

بزمِ معشوق میں ہے بے ادبی، شور، عزیزؔ ☆ صورتِ شمع بہا اشک، مگر آہ نہ کر — عزیزؔ
بہار آخر ہوئی ہے اب تو سینے دے گریباں کو ☆ یقیںؔ! کرتا ہے کوئی اس قدر دیوانہ پن بس کر — یقیںؔ
بیخودؔ! کہیں میرا دلِ وحشی تو نہیں یہ ☆ کیا چیز گری زلفِ پریشاں سے نکل کر — بیخودؔ
برق شرمندہ ہے ہیرے کے نگوں سے اے برقؔ! ☆ بجلیاں نور کی ہیں چاند سے رُخساروں پر — برقؔ
بُلبل کی محبت کا قلقؔ! بھید کھلا آج ☆ عاشق ہے گُلِ تر پہ یہ زردار سمجھ کر — قلقؔ

بچھائی ہے جو کہیں عشق نے بساط اپنی ☆ کیا ہے اُس نے فقیروں کو وارثِ پرویز — اقبالؔ
بارہا چل چکی تلوار تری چال پہ شوخ ☆ تو نہیں چھوڑتا اِس طرز کی چال ہنوز — میرؔ
بُھلا دیں ہم نے کتابیں، کہ اُس پری رُو کے ☆ کتابی چہرے کے آگے، کتاب ہے کیا چیز — نظیرؔ

بیدلؔ! یہ اُن سے کہہ دو کہ جانے نہ پائے گی ☆ آئے گی اُن کی یاد جو اہلِ وفا کے پاس — بیدلؔ
بے مشقت آستانِ یار کب ملتا ہے رِندؔ ☆ پائمردی کر، جو واں تک چاہتا ہے دسترس — رِندؔ
بزم میں اُس کی میں چلا تو ہوں ☆ کچھ نہیں اعتبارِ ہوش و حواس — کیفؔ

بھولا پھروں ہوں آپ کو اک عمر سے لیکن ☆ تجھ کو نہ کیا دل سے میں زنہار فراموش — سودا
بدن میں جان نہیں، جیسے کوئی مُردہ ہو ☆ پڑے ہیں خاک پہ یوں، تیرے ناتواں خاموش — برق
بے ہوش کیا ہے سب کو تو نے ☆ اب جس کو خدائے ہوش دے ہوش — حسرت

بس ایک سورۃ ہے قرآن میں فقط، ورنہ ☆ مٹا جہاں کے صفحہ سے یک قلم اخلاص — عیش
بس ڈھکی رہنے دو یہ بات میاں، مت بولو ☆ ہم تمہیں دیکھ لیا اور تمہارا اخلاص — شفیق۔ل
بُغض و حسد حرام ہے اپنے طریق میں ☆ ملنا عدوئے جان سے بھی دوستانہ فرض — صبا
بررو برو تو دشمنوں کو بھی کہتے نہیں بُرا ☆ تعریفِ دوست، دوست کو ہے غائبانہ فرض — صبا
بخشے ہے یوں دِل کو مرے تقویت دشنامِ یار ☆ جوں دوائے تلخ سے پاوے کوئی بیمار فیض — سودا

بد گمانوں سے عشق کا دعویٰ ☆ واہ رے داغؔ! خوب ہاری شرط — داغ
بولے وہ داغؔ! آپ ہیں جھوٹوں کے بادشاہ ☆ معشوق سے شکایتِ جور وستم غلط — داغ
بزم آراستہ کی جس کے لئے اے سوداؔ ☆ آج آنے کی اِدھر اُس کی ہے افواہ غلط — سودا
بے سبب آٹھ پہر ذکرِ مے و جام نہیں ☆ کچھ تو ملتی ہے زباں کو تری لذّت واعظ — امیر
بہکوں اگر میں بزم میں، ساقی معاف رکھ ☆ کچھ تو کروں میں بادۂ گلفام کا لحاظ — پروین
بات کرنے میں ہونٹ لڑتے ہیں ☆ ایسی تکرار کا خدا حافظ — تخی

بعد فنا بھی سوز وہی ہے مزار میں ☆ لے کر کے ساتھ آئے تھے کیا ہم کفن میں شمع — احد
بزمِ جہاں میں یہ رُخِ روشن سے ہے فروغ ☆ روشن ہو جس طرح سے کوئی انجمن میں شمع — احد
بہتے ہیں امیر! اشک جو اُس کے تو اثر کیا ☆ ہے سوز وگداز غم الفت سے بری شمع — امیر
بزمِ قاتل میں مِلا شمع شبستان کی طرح ☆ سر جو کٹ جائے تو ہو میری شہادت کو فروغ — تسلیم
بے مُہر ہے اُس کی سندِ عشق جو کوئی ☆ عشاق میں دِل اپنے کو، جب تک نہ کرے داغؔ — داغ

بُلبُلِ خوش نغمہ ہوں لیک اس گلستاں میں جہاں ☆ نالۂ مرغِ چمن سے کم نہیں فریادِ داغ سودا

بیٹھے بٹھائے آئے جو شامت تو کیا علاج ☆ دِل نے کہا کہ آؤ چلیں یار کی طرف داغ
باغِ عالم میں مناسب ہے بشر کو احتیاط ☆ اے ظفرؔ چلتی ہوا یاں دم بدم ہے مختلف ظفر
باغِ فردوس بھی مل جائے تو کچھ کام نہ آئے ☆ زندگی کا ہے فقط صحبتِ دلدار میں لطف مجروح

بُلبُل نہ چمن ہے گُلِ گلزار کا عاشق ☆ جو گُل ہے سو ترے گُلِ رُخسار کا عاشق سودا
باقی ہے عشقِ رفتہ کا پیری میں فشاں ☆ داغِ دل و جگر ہیں قلقؔ! نقشِ گام شوق قلق
بیتاب ہو گے، جانے دو اب اُس کا تذکرہ ☆ کچھ بھی سناؤں گا میں اگر داستانِ عشق احد

بچھی ہیں رہ میں مشتاقوں کی آنکھیں ☆ سنبھل کر جاؤ اُس کے آستاں تک مجروح
بزم میں تیری تو یوں آزردہ خاطر ہیں بہت ☆ پر نہ دیکھا ہم نے سوداؔ سا کوئی دلگیر ایک سودا
بھولی نہیں دِل کو تری دزدیدہ نگاہی ☆ پہلو میں ہے کچھ کچھ خلشِ تیر ابھی تک حسرت
بات کی بات میں ہو سبز، نخلِ مُرادِ عاشقاں ☆ ہنس کے کرے جو گفتگو، سحرِ بیانِ سبزہ رنگ سحر
بکھرے رُخِ روشن پہ جو ہیں گیسوئے شب رنگ ☆ نکلا ہے ترے حُسنِ دل آرا کا غضب رنگ حسرت
بُت میں لپٹ جائیں ہار، باغ جلے خلیل کا ☆ دیکھو نیا یہ ماجرا، سنگ میں گُل، چمن میں آگ تحنی

بغیر مارے نہ چھوڑے گی دِل کو کافر زُلف ☆ کہو یہ دِل سے کہ جائے نہ مارِ مار میں دِل ذوق
بپا ہے بزمِ یار میں اِک حشرِ آرزو ☆ اظہار شوق کی جو اجازت ہے آج کل داغ
بہت ہے جَم کو اپنے جام پر ناز ☆ ذرا لانا میرا ٹوٹا ہوا دل ریاض
بسمل! اُٹھ جائیں گے صبحِ حشر کو ☆ اب تو چادر تان کر سوتے ہیں ہم بسمل
بیٹھے بیٹھے مجھے کیا یاد آیا ☆ کھا گیا تجھے بلانے کی قسم فراق
بھولے بیٹھے ہیں ہم اپنی ہستیِ موہوم کو ☆ رہروانِ مُلکِ فانی کو کریں کیا یاد ہم احد

بڑے پاک طینت، بڑے صاف باطن ☆ ریاضؔ! آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں — ریاضؔ
بتاؤ شادؔ! گُلوں پر یہ کیسی اوس پڑی ☆ وہ تازگی، وہ نزاکت، وہ رنگ و بو ہی نہیں — شادؔ
بیخودؔ! تمہیں نہیں ہو بتوں پر فریفتہ ☆ اِس دھن میں بندگانِ خُدا اور بھی تو ہیں — بیخودؔ
بُرے حال اس کی گلی میں ہیں میرؔ! ☆ جو اُٹھ جائیں واں سے تو اچھا کریں — میرؔ
بلا ہے نشۂ دنیا، کہ تا قیامت آہ! ☆ سب اہلِ قبر اُسی کا خُمار رکھتے ہیں — درد

بجا کہے جسے عالم اُسے بجا سمجھو ☆ زبانِ خلق کو نقارہ خدا سمجھو — ذوقؔ
بُت پرستی میں ہے ناسخؔ! حق پرستی کا خیال ☆ دیکھتے ہیں ہر صنم میں ہم خدا کے نور کو — ناسخؔ
بُلبُلو! شادؔ سے مل جائے گی اِن نغموں کی داد ☆ ابھی آیا نہیں وہ قدر شناس، آنے دو — شادؔ
بے وفا یار کے کوچہ میں نہ جاؤ اب رِندؔ ☆ اور گھر تاکو، کوئی اور محلّہ دیکھو — رِندؔ
بعد توبہ کے بھی پھینکا نہیں جاتا مجھ سے ☆ ہم لئے بیٹھے ہیں ٹوٹے ہوئے پیمانے کو — ریاضؔ

بے وفا سے مرے رکھتا ہے یہ امید وفا ☆ اے ہوسؔ! دل کی ذرا تو مرے نادانی دیکھ — ہوسؔ
برہمن نے ہاتھ میں دیکھا جو میرا لے کے ہاتھ ☆ مرگ بتلائی کسی بدمست متوالے کے ہاتھ — ہوسؔ
بڑی قیمت پہ بک جاتے ہیں چند آنسو ندامت کے ☆ خطاؤں پر کرم کی بارش، ہر جرم بخشیدہ — شفیقؔ

بت خانے سے نہ کعبے کو تکلیف دے مجھے ☆ مومنؔ! بس اب معاف، کہ یاں جی بہل گیا ہے — مومنؔ
بس ایک دِل تھا، وہی نظر کر چکا بیدلؔ ☆ کہاں سے لاؤں نیا روز امتحاں کے لئے — بیدلؔ
بیدارؔ! چھپائے سے چھپتے ہیں کہیں تیرے ☆ چہرے سے نمایاں ہیں آثار محبت کے — بیدارؔ
بہت عزیز ہے مجھ کو اُنہیں کی یاد جگرؔ ☆ وہ حادثاتِ محبت جو ناگہاں گزرے — جگرؔ
بے نیازی کی ادا اُن میں نہ ہوتی ہرگز ☆ داغؔ! یہ بُت جو نہ اللہ کے پیارے ہوتے — داغؔ
بیتاب مجھ کو دیکھ کے وہ پوچھتے ہیں داغؔ ☆ کمبخت! تیرے چوٹ بتا تو کہاں لگی — داغؔ

پ

پہلے کیوں داغ! اتنی پی گئے، فرمایئے ☆ نام لیتا ہے مری جان زمانہ تیرا — داغ
پری وشوں کو سُناتے ہیں قِصہ خواں، بیخود ☆ ہمارا حال نہ ٹھہرا کوئی فسانہ ہوا — بیخود
پھر سیرِ لالہ زاد کو ہم اے صبا! چلے ☆ آئی بہار، داغ جنوں پھر اُبھر گیا — صبا
پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق ☆ آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا — غالب
پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے ☆ کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا — غالب
پڑھ کے قاصد خط مرا اُس بدزباں نے کیا کہا ☆ کیا کہا پھر کہہ کہ اُس نامہرباں نے کیا کہا — قائم

پھر اے حفیظ! اُن سے بڑھاتے ہو رسم و راہ ☆ کہنا وہ یاد ہے، نہ ملیں گے کسی سے اب — حفیظ
پہلے تو بے قصور، وہ ہم سے بگڑ گئے ☆ گردن جُھکائے بیٹھے ہیں شرمندگی سے اب — حفیظ
پوچھیں اگر وہ حال تو کہنا پیامبر ☆ مایوس ہو رہا ہے کوئی زندگی سے اب — حفیظ

پگڑی اچھلے گی رِندوں میں اے شیخ! ☆ اُن سے جب بے ادب ملیں گے آپ — جلال
پیشِ نظر تو حیرت و حسرت کی بھیڑ ہے ☆ دھڑکا یہ ہے کہ آئیں گے دِل میں کدھر سے آپ — شاد
پھول بننے کی تمنا ہر کلی کے دِل میں ہے ☆ فصلِ گل ہے منتظر، گلشن میں کب آتے ہیں آپ — شمیم
پوچھنا یوں برہمی سے ماجرائے درد و غم ☆ پوچھ لیتے کاش ہم سے طرزِ استفہام آپ — کیف
پرچھائیں پڑ نہ جائے کسی بد نگاہ کی ☆ ہٹ جایئے خدا کے لئے رہ گزر سے آپ — سحر

پریوں سے مجھے بھی وہی گویا ہے تعلق ☆ حسرت جو کسی کو ہو جان سے نسبت — حسرت
پاسِ ہمسایہ ہے، چُپ ہوں جو شبِ فرقت میں ☆ جاؤں دِل کھول کے رونے کو کہاں آج کی رات — صبا
پوچھوں ظفر! طبیب سے اپنی دوائے درد ☆ پر اُس کو اِس مرض کی ہو کچھ تو ذرا شناخت — ظفر

پھر نہ کہیۓ گا کہ ہم سے نہ کہا داغ کا حال ☆ کہیے اُس کی خبر آپ خدا را جھٹ پٹ — داغؔ
پسِ دیوار جو اُس نے مری آواز سُنی ☆ وہیں دربانوں کو گھبرا کے پکارا جھٹ پٹ — داغؔ
پژ مُردہ اے خزاں گُلِ شاداب کو نہ کر ☆ اے موت لطفِ زندگیٔ نوجواں نہ لُوٹ — شرفؔ

پائیں مقامِ دوست، جو باہر ہوں آپ سے ☆ کعبے میں شیخ، دیر میں ہیں برہمن عبث — رندؔ
پڑا ہے بل جبیں پر، کیا سبب، کیا وجہ، کیا باعث ☆ ہوا کیوں تیر خنجر، کیا سبب، کیا وجہ، کیا باعث — داغؔ
پوچھتے کیا ہو کہ شب کس طرح گزری، تجھ بغیر ☆ سو گزری جو کچھ، اُس کا فسانہ ہے عبث — سوداؔ

پیغامِ یار لایا تو ہے پر سُنیں تو کیا ☆ ہنجو د کچھا اپنی طرح سے پیغام بر ہے آج — جرأتؔ
پوچھا کہ کیوں تم آتے ہو جی، کام کیا ہے یاں ☆ مُدت میں اُس نے ہم سے کیا یہ کلام آج — جرأتؔ
پھر نگاہِ برق وش کیا کام اپنا کر گئی ☆ او دِلِ مضطر! تجھے مضطر بہت پاتے ہیں آج — احدؔ

پھیل اتنا پڑا ہے کیوں، یاں تو! ☆ یار اگلے گئے کہاں، ٹک سوچ — میرؔ
پناہ مانگ رہی ہے ہری بھری دنیا ☆ نہ پوچھ آہ! دلِ خانہ خراب کی آنچ — فراقؔ
پھیر لی اُس نے مجھے دیکھ کے چتون سچ مچ ☆ ہو گیا پھر کے وہ مجھ سے، مرادشمن سچ مچ — ظفرؔ

پھر کہاں ہم سے ستم کش، تو کرے گا ہم کو یاد ☆ کرلے اب ہم پر ستم، اے دل ستاں! اچھی طرح — ظفرؔ
پیشِ نظر رہی شب فرقت تمام عمر ☆ آنکھیں سفید ہو گئیں میری برائے صبح — جوہر۔ل
پیری میں اس قدر تجھے غفلت ہے، کچھ تو سوچ ☆ کھوتا ہے نور چہرۂ مومن کا، خوابِ صبح — قلقؔ

پھرتے ہیں اُس جبیں کی تمنا میں مہ جبیں ☆ اور رُخ کے منتظر ہیں کئی آفتاب رُخ — نظیرؔ
پوچھے تو کوئی اُس سے کہ آخر ہے جی میں کیا ☆ کر کے چلا ہے مجھ کو کدھر نیم جاں، وہ شوخ — احدؔ
پیامِ وصل بھیجتے ہیں اُس کے پاس ہم ☆ اب دیکھیے، ہے کرتا نہیں یا کہ ہاں، وہ شوخ — احدؔ

پہلو میں یار، ہاتھ میں جامِ شراب ہو ☆ اتنا بھی آسماں کو نہیں ہے سماں پسند صباؔ
پراونہ گردِ شمع کے شب دو گھڑی رہا ☆ پھر دیکھی اُس کی خاک پڑی دو گھڑی کے بعد ذوقؔ
پھول کھلتے ہیں، بہار آنے کو آئی ہے مگر ☆ کیسی ویرانی برستی ہے اب جُو، اُن کے بعد شفیقؔ

پروا نہیں، خفا ہوں جو خوبانِ روزگار ☆ جوہرؔ کو ہے تمہاری ملاقات کا گھمنڈ جوہر۔ ل
پیچ و تابِ دل کبھی دیکھا نہیں ☆ پیچ و خم پر زلفِ یار! اتنا گھمنڈ ریاضؔ
پریاں تو اُنھیں حور کہیں، حور کہیں نور ☆ اِس شکل و شمائل کے ہیں انسان میں بشر شاذ مہرؔ

پڑھ کے درود ساقئ کوثر کے نام پر ☆ وہ مست ہوں کہ ہاتھ بڑھاتا ہوں جام پر حفیظؔ
پیری میں دِل ہے یادِ جوانی سے داغ داغ ☆ آئی ہوئی ہے اپنی خزاں بھی بہار پر داغؔ
پھول کی پتّی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر ☆ مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر اقبالؔ
پسِ مردن قلقؔ احساں کیا یہ ناتوانی نے ☆ سُبک میرا جنازہ ہو گیا دوشِ عزیزاں پر قلقؔ

پیری سے گو ہے کُند طبیعت مری ظفرؔ ☆ لیکن شباب کی سی ہے جی میں امنگ تیز ظفرؔ
پہنچی کبھی نہ بابِ اجابت پہ ایک دن ☆ کیا جانئے کہ پھرتی کہاں ہے دعا ہنوز احدؔ
پُرانے ہیں یہ ستارے، فلک بھی فرسودہ ☆ جہاں وہ چاہئے مجھ کو کہ ہو ابھی نوخیز اقبالؔ

پہلے آنے سے اُس کے، آتی ہے ☆ ہم کو، اُس زلفِ عنبریں کی باس نظیرؔ
پیچھے پڑا ہے افعی گیسو کے دل، امیرؔ ☆ جاتا ہے دوڑ دوڑ کے یہ خود قضا کے پاس امیرؔ

پیمانِ وفا نہ کر فراموش ☆ اے حسرتِ بیقرار خاموش حسرتؔ
پڑھتا ہے کہیں غزل جو مومنؔ ☆ لگ اُٹھتی ہے ایک بار آتش مومنؔ
پھر جاتی ہیں اِس طرح سے اک پل میں وہ انکھیاں ☆ جوں بزم میں ہو جامِ مئے ناب کی گردش سوداؔ
پسِ قتل آمری خاطر سے ٹھہر جا تا دفن ☆ ظالم! آخر تجھے مجھ سے بھی کبھی تھا اخلاص مومنؔ

پیار اخلاص کی باتیں ہوں، مزہ ہے اس کا ☆ رنج سے رنج، تو اخلاص سے ہو گا اخلاص — داغ
پی رہا ہے مُسکرا کر جامِ صحت، موت کا ☆ تیرے بیمارِ محبت کو دوا سے کیا غرض — بسمل
پتہ مکان کا پوچھا تو اُس نے ہنس کے کہا ☆ کہ آپ کون ہیں، کیا ہے مرے مکان سے غرض — امیر

پھر مرتکب خطا کا نہ ہو وہ بشر کبھی ☆ غُصّے کے وقت دے جسے پروردگار ضبط — قلق
پا کے اُس شوخ کو تنہا کہیں، دھمکایئے خوب ☆ اب جو ہونا سو ہو، ہے یہی تدبیر فقط — عیش
پڑھنے دیا نہ دِل کی تڑپ نے مجھے امیر ☆ ایسے ہجومِ شوق میں آیا اُدھر سے خط — امیر
پائے خُم بیٹھ کے نشے میں وہ باتیں کیجئے ☆ لوگ سمجھیں سر بسر ہے بیانِ واعظ — صبا
پھنسا پنجے میں ایک ظالم کے ☆ اِس دِلِ زار کا خدا حافظ — تجمی
پیچ مجھ پہ پڑے جو پڑتا ہو ☆ زلفِ خم دار کا خُدا حافظ — تجمی

پرتوِ حُسن ترا چاہے تو ہوں ☆ مہرِ تاباں، گل، آئینہ و شمع — تسلیم
پروانہ شمع کے، رہا جل کر بھی زیرِ پائے ☆ تقدیر اس کی کہیئے، نہ تقدیر پائے شمع — عیش
پہنچے تری نزاکت و گرمی کو کیا مجال ☆ ہر چند موم جسم ہے اور شعلہ جانِ شمع — مومن
پھر نسیم نو بہاری نے شگفتہ گُل کیا ☆ آج او بُلبُل جلا ہے دیکھ گُلشن میں چراغ — احد
پہنچا کے تری زُلف کی بو غیر کو پیارے ☆ کرتی ہے مجھے موجِ نسیم سحری داغ — سودا
پھر نہ پائے گی قیامت تک یہ اپنا آشیاں ☆ عندلیب اس طرح کیوں پھرتی ہے غافل باغ باغ — داغ

پڑا ہے ابروئے ساقی کا عکس ساگر میں ☆ پڑھے وہ، ہو جو دعائے ہلال سے واقف — آتش
پتھر تو بہت لڑکوں کے کھائیں ہیں ولیکن ☆ ہم اب بھی جنوں کے نہیں آداب سے واقف — میر
پسند آئے ہم کو بھی استاد داغ ☆ زبان پاک و شُستہ، بیاں صاف صاف — داغ

پھر میں دکھاؤں غزل کیسے کہی جاتی ہے ☆ پہلے تم بن کے تو دکھاؤ مثالی معشوق — مقصد
پروانہ رات شمع سے کہتا تھا رازِ عشق ☆ مجھ ناتواں نے کیا کیا اٹھایا ہے نازِ عشق — سودا

پتہ لگا ترا بُت خانے میں نہ کعبے میں ☆ پھرے تلاش میں تیری کہاں کہاں مشتاق — رندؔ

پسِ فنا یہ احدؔ دوستوں کا حال ہوا ☆ مِلا نہ اُن کا نشانِ مزار مُدت تک — احدؔ

پختگی سے بڑھ کر کوئی شے دو عالم میں نہیں ☆ اے غمِ جاناں خود اپنی آنچ میں کچھ اور پک — فراقؔ

پلائے اوروں کو جام ساقی، مری طلب پر جواب مبہم ☆ تری نگاہِ کرم کا آخر رہوں میں امیدوار کب تک — کیفؔ

پائی ہے تم نے چاند سی صورت ☆ آسمانی رہے نقاب کا رنگ — اکبرؔ

پاؤں میں پڑ گئے ہیں پھپھولے مرے تمام ☆ ہر گام راہِ عشق میں گویا دبی ہے آگ — میرؔ

پوچھتا ہے کوئی طاہر کو، تو فرماتے ہیں ☆ بزم سے، بیٹھے ہیں وہ، جان سے بیزار الگ — طاہر

پڑتی ہے آ کے جان پر آخر بلائے دِل ☆ یارب کسی بشر کا کسی پر نہ آئے دِل — رندؔ

پہلے سر پر خط رکھوں یا کہ تیرے پاؤں پہ سر ☆ اُس کا خط لایا ہے تو اے نامہ بر پہلے پہل — معروفؔ

پیچ و خمِ کاکل میں تو مجروح نہ پایا ☆ معلوم نہیں اُس نے چھپایا ہے کہاں دِل — مجروحؔ

پتہ بھی ملتا نہیں صاف سخت مشکل ہے ☆ الٰہی جائیں کدھر اب تلاشِ یار میں ہم — احد

پی کے بے ہوش ہو آج فراقؔ ☆ نہ کبھی ہوش میں آنے کی قسم — فراقؔ

پوچھتے ہو نشانِ فانیؔ کیا ☆ وہ ہے اِک قبرِ بے نشاں انجام — فانیؔ

پھر مجھے لے چلا وہیں، دیکھو! ☆ دِل خانہ خراب کی باتیں — ذوقؔ

پوچھیئے مے کشوں سے لطفِ شراب ☆ یہ مزا پاک باز کیا جانیں — داغؔ

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات ☆ تو جُھکا جب غیر کے آگے، نہ من تیرا نہ تن — اقبالؔ

پلا دے ساقیا! بس اب تو ہم کو ہوش کھونا ہے ☆ اڑا لیں ہم نے عقل وفہم کی تو دھجیاں برسوں — بیدلؔ

پھر اُس کی شانِ کریمی کی حوصلے دیکھے ☆ گناہ گار یہ کہہ دے، گناہ گاروں میں ہوں — امیر

پہلو سے دل کو لے کے وہ کہتے ہیں ناز سے ☆ کیا آئیں گھر میں، آپ ہی جب میزباں نہ ہو — جوہر-ل

پچھلا پہر ہے کاتبِ اعمال ہوشیار ☆ آمادۂ گناہ کوئی جاگتا نہ ہو — یاسؔ

پاؤں رکھنا ہے جو آتشؔ کوچۂ جلاد میں ☆ زندگی سے ہاتھ دھو کر مرگ کا آمادہ ہو آتشؔ
پڑیئے گر بیمار تو کوئی نہ ہو تیمار دار ☆ اور اگر مر جایئے، تو نوحہ خواں کوئی نہ ہو غالبؔ
پی کے اک جام وہ جلوے نظر آئے مجھ کو ☆ دیکھتا ہوں کبھی مے کو کبھی میخانے کو جگرؔ
پھوٹ بہنے دو انہیں یار کے آگے آتشؔ ☆ دل کا احوال بھی آنکھوں کو بیاں کرنے دو آتشؔ

پیئے پلاؤ وہ حُبِّ وطن کی مے لائقؔ ☆ نظر نہ آئے زمانے کو کوئی بیگانہ لائقؔ
پردے میں رہا جلوۂ رُخسار ہمیشہ ☆ جان لیتی رہی حسرتِ دیدار ہمیشہ احدؔ
پھول ڈوبا ہوا گلاب میں تھا ☆ اُف وہ چہرہ حجاب آلودہ اثرؔ
پھرتے ہیں یہاں تک اس کے خریدار کے ساتھ ☆ گویا لئے پھرتے تھے وہ بازار ساتھ ساتھ معروفؔ

پتہ پتہ بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے ☆ جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے میرؔ
پینے آئے ہیں فرشتہ خو ریاضؔ ☆ حور کے دامن میں چھانی جائے گی ریاضؔ
پھنسے حساب میں روزِ حساب اہل حساب ☆ حساب جن کو نہ آیا وہ بے حساب رہے امیرؔ
پوچھا شرفؔ کے مرنے کا ان سے جو واقعہ ☆ آنکھوں میں اشک بھر کے کہا 'کچھ نہ پوچھئے' شرفؔ
پوچھو جناب داغؔ کی ہم سے شرارتیں ☆ کیا سر جھکائے بیٹھے ہیں حضرت غریب سے داغؔ
پھرتے ہو میرؔ صاحب سب سے جدے جدے تم ☆ شاید کہیں تمہارا دل اِن دنوں لگا ہے میرؔ
پھل پڑوسی کے درختوں پہ نہ پکتے تو وسیمؔ ☆ میرے آنگن میں یہ پتھر بھی نہ آئے ہوتے وسیمؔ
پھول خود اپنے حُسن میں گم ہے، اس کو کب چاہنے کی فرصت ہے ☆ آؤ کانٹوں سے دوستی کر لیں جن کو ہمدرد کی ضرورت ہے وسیمؔ
پینے سے کر چکا تھا میں توبہ مگر جلیلؔ ☆ بادل کا رنگ دیکھ کے نیّت بدل گئی جلیلؔ

ت

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا ☆ جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا مومنؔ
تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے ☆ ورنہ دنیا میں کیا نہیں ہوتا مومنؔ
تاب کس کو جو حالِ میرؔ سنے ☆ حال ہی اور کچھ ہے مجلس کا میرؔ
تیرے جگرؔ کی تجھ سے اک التجا یہی ہے ☆ اپنے جگر کو اپنے دل سے جدا نہ کرنا جگرؔ
توبہ کرکے آئے پھر پی لی ریاضؔ ☆ کیا کیا کمبخت تو نے کیا کیا ریاضؔ
تقاضائے جنوں یہ تھا گریباں پھاڑ ہی ڈالوں ☆ مگر وہ واسطہ دینے لگے اپنے گریباں کا کیفؔ

تھا عدم میں بھی مجھے پیچ و تاب ☆ مضطرب ہو جس طرح موجِ سراب دردؔ
تھی وصل میں بھی فکرِ جدائی تمام شب ☆ وہ آئے، تو بھی نیند نہ آئی تمام شب مومنؔ
تم پارسا سہی مگر اتنا تو سوچ لو ☆ کچھ دیکھ ہی لیا ہے جو دل بدگماں ہے اب داغؔ
تمہارے ہاتھ سے کل ہم بھی رو لئے صاحب ☆ جگر کے داغ جو دھونے تھے دھو لئے صاحب نظیرؔ

تر ہو عرقِ شرم سے کیا کیا رُخِ خورشید ☆ لوں سینے میں اپنے نہ میں داغِ جگر ڈھانپ ظفرؔ
تیری یاری میں گیا سب ہم سے یاروں کا ملاپ ☆ ایک ملنے سے تیرے چھوٹا ہزاروں کا ملاپ ظفرؔ
تیری چاہت سے صبا نے بھر دیئے ہیں گُل کے کان ☆ اس قدر نالہ نہ کر اے عندلیب زار چپ معروفؔ
تیغ تیری کھنچی رہے قاتل ☆ بسملِ جاں بلب ملیں گے آپ داغؔ

تم کو کس رنج نے مارا محرومؔ ☆ کہ نظر آتے ہو رنجور بہت محرومؔ
تجھ سا بھی اے شرفؔ کوئی بے خانماں نہیں ☆ لایا تھا پھر مجھے دلِ خانہ خراب رات شرفؔ
تمہیں فرصت نہیں ملتی گو غیروں کے ملنے سے ☆ ذرا ہم سے بھی مل لینا جو مل جائے کہیں فرصت احدؔ

تھی مسرت کی فراوانی کچھ ایسی ہم نشیں ☆ میں سمجھتا ہی نہ تھا دنیا کو فانی کل کی رات — شفیق
تیری گلی میں اے بُت، بے مہر دن کی طرح ☆ لایا تھا پھر مجھے دلِ خانہ خراب، رات — درد

تڑپ کے رات کٹی، لڑ کے سخت پچھتائے ☆ وہ ایسے سوئے کہ پھر صبح تک نہ لی کروٹ — قلق
تو زہر بھی دے گا تو اُسے شہد سمجھ کر ☆ کر جائے گا عاشق ترا اے ہوش رُبا چٹ — ظفر
تو تو میں میں کرو نہ اس سے شیخ ☆ رندِ مے خوار ہے بہت منھ پھٹ — مجروح

تم کو مقتولِ نظر پر ہے ترحم لازم ☆ کشتۂ چشم کو آنکھیں یہ دکھاتے ہو عبث — احد
تم جو غصہ ہو تو غصہ مری سر آنکھوں پر ☆ پر شرط یہ، کہ نہ ہو کسی اور کے باعث — ظفر
تمھیں جانو تمھیں سمجھو وہ کیوں اتنا پریشاں ہے ☆ بنائے داغِ مضطر کیا سبب، کیا وجہ، کیا باعث — داغ

تھا جی میں، اُس سے ملئے تو کیا کیا نہ کہئے میرؔ ☆ پر کچھ کہا گیا نہ غمِ دل، حیا سے آج — میر
تھی کل سے تلاش ان کی، مرے قتل پر اے داغؔ ☆ نکلے وہ عزادار بنے غیر کے گھر آج — داغ
تجھ سے خالی کوئی شے ہم نے نہ پائی خلق میں ☆ ترے در کو کچھ نہیں عالم میں گھر کی احتیاج — برق
تھا کچھ مفید شربتِ دیدار ہی کلیمؔ ☆ جب تک تھا ہوش میں نے کیا بارہا علاج — کلیم

تم ہو نا خوش تو یہاں کون ہے خوش پھر بھی فرازؔ ☆ لوگ رہتے ہیں اسی شہرِ دل آزار کے بیچ — فراز
تیرا دیوانہ جو زنداں سے نہ نکلا اب تک ☆ پڑ گیا پاؤں میں کچھ ایسا ہی زنجیر کا پیچ — ظفر
تا بُت میں اور خدا میں رہے رسمِ امتیاز ☆ بے مثل اور مثال کی تصویر اور کھینچ — شوق
تم تو آتے ہی قیامت کرتے ہو صاحب بپا ☆ دل میں آتے ہو تو آؤ گھر میں آنے کی طرح — امیر
تلاشِ یار میں چھوڑی نہ سرزمیں کوئی ☆ ہمارے پاؤں میں چکر ہے آسماں کی طرح — داغ
تا نک جھانک اِن دنوں رہتی ہے کسی سے شاید ☆ آپ کے گھر کے ہیں اپنی بھی نظر میں سوا رخ — جرأت
تاثیرِ بیکسی سے ہو سارا درخت خشک ☆ ڈالے جو سایہ نعش پہ اس بے کفن کی، شاخ — ذوق

تو دو گھڑی کا وعدہ نہ کر، دیکھ جلد آ ☆ آنے میں ہوگی دیر بڑی، دو گھڑی کے بعد ذوقؔ
تنہائی کی شب میں یہ رہا مشغلہ تا صبح ☆ کھولا کبھی در کو کبھی پھر اٹھ کے کیا بند رندؔ
تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے ☆ ساری وہ شیخی ان کی جھڑی دو گھڑی کے بعد ذوقؔ
تجھے بھی دیکھتا ہوں میں محبت کی نگاہوں سے ☆ کہ تیرے منہ کا غازہ ان کے در کی خاک ہے قاصد شفیقؔ
تجھے بھی شانے سے کر دے گا دلِ زبا سیدھا ☆ نہ اپنے پیچوں پہ کر زلفِ پیچدار! گھمنڈ احمدؔ
تو ہے سلامت تو کیا صبح قیامت کا ڈر ☆ تیری درازی پہ ہے اے شب ہجراں! گھمنڈ امیرؔ

تھوڑی محنت میں ہنر سیکھ لے مردِ غافل ☆ اِس کا آغاز تو ہے تلخ پہ انجام لذیذ مجروحؔ
تھا جو مرقوم کچھ اُس میں دلِ گم گشتہ کا حال ☆ گم ہوا ہاتھ سے قاصد کے ہمارا کاغذ احدؔ
تسخیر پری کے واسطے داغؔ ☆ لکھتا ہوں میں بار بار تعویذ داغؔ

تھوڑی بچی کُھچی ہوئی مجھ فاقہ مست کو ☆ ساقی پلا دے ساقیٔ کوثر کے نام پر صباؔ
تم شہر میں ہو تو ہمیں کیا غم، جب اٹھیں گے ☆ لے آئیں گے بازار سے جا کر، دل و جاں اور غالبؔ
تیرا امام بے حضور، تیری نماز بے سرور ☆ ایسی نماز سے گزر، ایسے امام سے گزر اقبالؔ
تجاہل، تغافل، تبسم، تکلّم ☆ یہاں تک پہنچے وہ مجبور ہو کر جگرؔ

تاب لائے ہی بنے گی غالبؔ! ☆ واقعہ سخت ہے اور جان عزیز غالبؔ
تم بھی چوری کو یقیں ہے نہ کہو گے اچھا ☆ اب ہمیں دیکھ کے آنکھیں نہ چرانا ہرگز مجروحؔ
تیری دوری سے عجب حال ہے اب سوداؔ کا ☆ میں تو دیکھا نہیں ایسا کوئی بیمار ہنوز سودا

تھا عجب کوئی آدمی مومنؔ ☆ مرگیا کیا ہی نوجواں، افسوس مومنؔ
تا گجا آخر نگاہِ ناز تیری کاوشیں ☆ ہم غریبوں پر ستم یہ، اے ستم ایجاد بس احدؔ
تُجھ میں تو یہ شمیم نہ تھی، سچ کہہ اے نسیم! ☆ کس کی پھری تو زُلفِ معنبر کے آس پاس نظیرؔ

تمہاری کدورت سے غش آگیا ☆ کیا بوئے گُل نے مداوائے غش مومنؔ
تو یاد کرے یا نہ کرے، خوش ہو کہ ناخوش ☆ کرتے نہیں تجھ کو ترے ناشاد فراموش رشکؔ
تمہاری سیدھی نظر نے تو یہ دئے چکّر ☆ خدا دکھائے نہ ترچھی نگاہ کی گردش امیرؔ

تصرفات ہیں نیرنگِ عشق کے یہ سب ☆ رکھے ہے اب جو تپش سے دلِ تپاں اخلاص راسخؔ
تیری بات وہ کیا ہے جو وہ منظور کریں ☆ نہ گوارا انہیں رنجش، نہ گوارا اخلاص داغؔ

تُرابؔ اُس میں جو دیکھے جلوۂ حق ☆ نہ ہو کیوں کر نثار حُسنِ عارض ترابؔ
تشنہ کامِ خوش دلی سیراب ہوتے ہیں یہاں ☆ مے کدے سے بڑھ کے دنیا میں نہیں ہے جائے فیض مجروحؔ

تیرے ہی دیکھنے کے لئے، آئینہ کی طرح ☆ کرتا ہوں اپنے دیدۂ حیراں کی احتیاط دردؔ
تعریفِ حُسن سُن وہ بولے بہت بجا ☆ مضمونِ شوق پڑھ کے کہا یک قلم غلط داغؔ
توبہ سو بار میں کروں گا کچھ انکار نہیں ☆ مے کشی سے تو ذرا ہو مجھے فرصت واعظ میرؔ
تنہا میں اور اتنے وہاں ہیں مرے رقیب ☆ ناز و ادا وغمزہ و شرم و حیا، لحاظ قلقؔ

تراب! آفت ہے جلوت میں، تو چھپ کر بیٹھ خلوت میں ☆ ہوا سے خائف ولرزاں ہمیشہ ہر گھڑی ہے شمع ترابؔ
تھا شب چراغ خانۂ دشمن، وہ شعاع رُو ☆ کیا کیا جلا ہے صبح تلک جی بسانِ شمع مومنؔ
تجلّیِ قد و عارض ہے جلوہ گر ہر جا ☆ حرم میں شمع ہے وہ، دیرِ برہمن میں چراغ برقؔ
ترقیاں ہوئیں ساقیِ مہ لقا کے لئے ☆ جلائیں گھی کے صباؔ! ہم شراب خوار چراغ صباؔ

تقریبِ محبت کی کیا خوب تھی وہ ساعت ☆ جس وقت ہوا مجھ سے وہ ماہ جبیں واقف حسرتؔ
تیرے محیط میں کہیں گوہرِ زندگی نہیں ☆ ڈھونڈ چکا میں موج موج، دیکھ چکا صدف صدف اقبالؔ
توبہ کی دیر ہے بس اے مفتوںؔ! ☆ رحمتِ کُل سے ہر قصور معاف مفتوںؔ

تلوار عبث تو کھینچتا ہے ☆ کافی ہے نگاہ برائے عاشق — قائمؔ
تری زباں میں اثر ہے جانتا ہوں خوب ☆ نہ دے خدا کے لئے مجھ کو بد دعائے فراق — ترابؔ

تو کیوں عبث ہے دشمنِ جاں اُس غریب کا ☆ رکھتا نہیں عزیز اثرؔ تجھ سے جاں تلک — اثرؔ
تیرِ بیداد کا کس کے میں نشانہ تھا ہوسؔ ☆ کھٹکے ہے دل کی جگہ پہلو میں پیکاں اب تک — ہوسؔ
تربتِ میرؔ پہ چلے تم دیر ☆ اتنی مدت میں واں رہا کیا خاک — میرؔ

تم جو خُم خانے میں نہیں آئے ☆ مئے گُل رنگ کا ہے پتلا رنگ — آتشؔ
تجھ کو خاطر میں اے غمِ دوراں ☆ لائے ہیں اور نہ لائیں گے ہم لوگ — اثرؔ
تیرے شیشہ سے بصد ناز وادا اے ساقی ☆ مری سمت لپکتی ہے مچلتی ہوئی آگ — فرحتؔ

تم ہی ہو آرزوئے جاں، تم ہی ہو جانِ آرزو ☆ یہ تو کہو کہ پھر تمہیں دل میں نہ کیوں بٹھائے دل — کیفؔ
تیرے بغیر کس کی تمنا کرے بشر ☆ تو آرزوئے جاں ہے، تو مدعائے دل — رندؔ
تھا وصف ان لبوں کا زبانِ قلم پہ میرؔ ☆ یا منہ میں عندلیب کے تھے برگ ہائے گُل — میرؔ

تیرے ہی دیکھنے کے نہ آوے جب کام چشم ☆ تو زخم چہرے پر ہے، کہ اُس کا ہے نام چشم — سوداؔ
تو بھی اے دوست کس عالم میں ☆ کھا گیا دل نہ دُکھانے کی قسم — فراقؔ
تیری صورت کو دیکھتے ہیں ہم ☆ اُس کی قدرت کو دیکھتے ہیں ہم — داغؔ

تیری بے صبری ہے حسرتؔ! خام کاری کی دلیل ☆ گریۂ عشاق میں ہوتی ہیں تاثیریں کہیں — حسرتؔ
تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں ☆ کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں — شادؔ
تماشائے دیر و حرم دیکھتے ہیں ☆ تجھے ہر بہانے سے ہم دیکھتے ہیں — داغؔ
تر دامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو ☆ دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں — دردؔ

تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے ترا آئینہ ہے وہ آئینہ ☆ شکستہ ہو تو عزیز تر، ہے نگاہِ آئینہ ساز میں اقبالؔ
تم مخاطب بھی ہو، قریب بھی ہو ☆ تم کو دیکھیں، کہ تم سے بات کریں فراقؔ

تم کو چاہا تو خطا کیا یہ بتادو مجھ کو ☆ دوسرا کوئی اپنا سا دکھا دو مجھ کو داغؔ
توہینِ عشق دیکھ نہ ہو، اے جگرؔ نہ ہو ☆ ہو جائے دل کا خون، مگر آنکھ تر نہ ہو جگرؔ
تمنّا دولتِ دنیا کی اے آتشؔ نہیں رہتی ☆ قناعت سے غنی، اللہ کر دیتا ہے مسکیں کو آتشؔ
ترچھی نظروں سے نہ دیکھو عاشقِ دلگیر کو ☆ کیسے تیر انداز ہو، سیدھا تو کر لو تیر کو وزیرؔ

تدبیر تو کچھ بن نہیں آتی ہے نظیرؔ! آہ! ☆ اب دیکھیئے کیا ہوتا ہے تقدیر کا نقشہ نظیرؔ
تھا جو میں حیراں، یہ حیرت کدۂ فانی دیکھ ☆ رہ گیا آئینہ حیراں مری حیرانی دیکھ ہوسؔ
تعمیر آشیاں سے میں نے یہ راز پایا ☆ اہلِ نوا کے حق میں بجلی ہے آشیانہ اقبالؔ
تسلّی کی یہ باتیں ہیں کہ تڑپانے کی باتیں ہیں ☆ خموشی، پھر تبسّم، پھر خطاب آہستہ آہستہ اثرؔ

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے ☆ یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے جوہرؔ
تمنائے دلِ مضطر ہے، ہم ہوں اور بس تم ہو ☆ یہ وہ حسرت ہے جس کی خود حسرتؔ کو حسرت ہے حسرتؔ
تو جو بیدار! یوں پھرے ہے خراب ☆ پاسِ ناموس و نام کچھ بھی ہے بیدارؔ
تیرے مل جانے سے ظالم وہ مزا ملتا نہیں ☆ جو مزا بیدلؔ کو تیرے وعدۂ باطل میں ہے بیدلؔ
تھک گئے ہم اثرؔ کو سمجھا کر ☆ کچھ جو وہ بندۂ خدا سمجھے اثرؔ
تھے کہاں رات کو آئینہ تو لے کے دیکھو ☆ اور ہوتی ہے خطا وار کی صورت کیسی داغؔ

ٹ

ٹپکتا ہے اشعارِ حالیؔ سے حال ☆ کہیں سادہ دل مبتلا ہوگیا — حالیؔ
ٹکڑے کب غم نے یہ جگر نہ کیا ☆ نہ کیا نالہ ہم نے پر نہ کیا — قائمؔ
ٹھوکریں کھاؤ سرِ طور تم ہی اے موسیٰ ☆ جلوہ گر، دل ہی میں، ہم نے رُخِ جاناں دیکھا — خورشیدؔ
ٹکڑے ٹکڑے کرگئی دل کے نگاہِ نازِ دوست ☆ توڑ ڈالا، توڑ ڈالا، ہائے پیمانہ مرا — منظرؔ
ٹک میرِ جگر سوختہ کی جلد خبر لے ☆ کیا یار بھروسا ہے چراغِ سحری کا — میرؔ
ٹکٹکی تو نے یہ باندھی ہے کہ حیرت ہے مجھے ☆ کیا تصوّر تجھے، اے دیدۂ حیران! بندھا — جرأتؔ

ٹھنڈے ٹھنڈے دلِ سوزاں سے نکل جاے روح! ☆ کرتے ہیں موسم گرما میں سفر آخر شب — شادؔ
ٹوٹے دل کو نہ بناتے میں کسی کو دیکھا ☆ ظاہرا دہر میں یہ گھر نہیں تعمیر نصیب — سوداؔ
ٹکڑے ہوتا ہے جگر سُن کر تو اے عندلیب ☆ ہوگئی سوہانِ جاں مجھ کو صدائے عندلیب — رندؔ
ٹک دل کے نسخے ہی کو کیا کر مطالعہ ☆ اس درس گہ میں حرف ہمارا ہے اک کتاب — میرؔ
ٹوٹے پیالے میں بھی جو دیتا نہیں ساقی شراب ☆ پھوٹ گئے ہیں ایسے میرے یاالٰہی کیا نصیب — مصحفیؔ
ٹھوکر ہی سے کیا خاک ہو زندہ میرا مردہ ☆ قُم اپنی زباں سے بھی تو ارشاد کریں آپ — فصاحتؔ
ٹلتا نہیں ہجر کا دن کیا اڑی رہے دھوپ ☆ خورشیدِ قیامت میں مرے گھر میں جڑی دھوپ — ناسخؔ

ٹک سادہ دلی پر تو مرے رحم کر اے یار! ☆ ہوں تجھ سے ستم گر سے طلب گارِ محبت — سوداؔ
ٹھہریں اِک حد پہ میرے احساسات ☆ کیجئے کچھ تلافیٔ مافات — کیفؔ
ٹل جائے دو گھڑی کو الٰہی شبِ وصال ☆ لیتا ہے میرے دل میں کوئی چٹکیاں بہت — ریاضؔ
ٹھہرا کبھی نہ وہ مہِ کامل تمام رات ☆ کرتا ہے ماہ قطع منازل تمام رات — مہرؔ
ٹکرایا سر اپنا تری فرقت میں یہ ہم نے ☆ سب گھر کے ہمارے در و دیوار گئے ٹوٹ — ظفرؔ

ٹھہرتا ہی نہیں سینے میں دل زنہار کیا باعث ☆ چوئے ہی پڑتے ہیں کچھ دیدۂ خوں بار کیا باعث مصحفی
ٹھوکریں ناز سے چلمن میں لگاتے ہو عبث ☆ خواب سے فتنۂ محشر کو جگاتے ہو عبث احد
ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے آپ ہر زخمِ جگر ☆ تو نمک اے شورِ بیتابی چھڑکتا ہے عبث تسلیم

ٹک مہنہ اِدھر کو کیجو، قربان جاؤں ہائے ☆ کیا ہی بہار، نامِ خدا آپ پر ہے آج جرأت
ٹھکرائیں جسے مستِ خرابات خوشا بخت ☆ تقدیر تری لڑ گئی اے کاسۂ سر آج جلال
ٹیڑھی باتیں غیر لوگوں کو سنایا کیجئے ☆ ہم تو سیدھے آدمی ہیں ہم سے ہے بیکار کج اختر
ٹوٹ جائے گا نہ رکھو کشمکش ہر روزہ ☆ دیکھ! سر رشتۂ اُلفت کو مرے یار نہ کھینچ مجروح
ٹکڑے ہو جائے گی اے دستِ جنوں ☆ تو مرے پاؤں سے زنجیر نہ کھینچ ریاض
ٹکڑے ٹکڑے کر دکھایا میں نے اُن کو اس لئے ☆ یعنی جی مارا کرو، آئندہ پیارے اس طرح میر
ٹکراتی آہ جا کے جو اِس خاکسار کی ☆ رہتا نہ آسماں سلامت کسی طرح صبا
ٹھہری ہے اُن کے آنے کی یاں کل پہ جا صلاح ☆ اے جان برلب آمدہ تیری ہے کیا صلاح ذوق
ٹکٹکی باندھے ہے وہ ماہ، پہ میں ڈرتا ہوں ☆ شکلِ غربال نہ پڑ جائیں قمر میں سوراخ جرأت

ٹھنڈی سانسیں بھرتے بھرتے ہجر میں آتا ہے غش ☆ سرد ہوتی ہے ہوا جب، مجھ کو آجاتی ہے نیند لطافت
ٹھہر سکا نہ ہوائے چمن میں خیمۂ گل ☆ یہی ہے فصلِ بہاری؟ یہی ہے بادِ مراد؟ اقبال
ٹھوکریں کھاتا ہوں کیا کیا دشتِ غم میں مثلِ قیس ☆ جب سے آئی ہے ادائے لیلیٰ دنیا پسند سالک۔غ

ٹھہرا ہے وہاں مشورۂ قتل ہمارا ☆ لو حضرتِ دل ایک سُنو تازہ خبر اور داغ
ٹھوکر بھی راہ عشق میں کھانی ضرور ہے ☆ چلتا نہیں ہوں راہ کو ہموار دیکھ کر داغ
ٹھکانا کیا ہے جب جوش بُتِ جوش پر آئے ☆ جنابِ خضر کی بھی ناؤ ڈوبے اُس میں بہہ کر داغ
ٹکرا کے وہیں ٹوٹ گئے شیشہ و ساغر ☆ مے خواروں کے جھرمٹ میں جو ساقی نے کہا، اور شکیل
ٹھہر گیا ہے ہمارے دل میں ہزار منت سے دردِ الفت ☆ مگر یہ ڈر ہے کہ اٹھ نہ جائے مکاں کی تنگی سے تنگ ہوکر امیر

ٹھوکریں کھاتے ہو کیوں کعبے میں جا جا کر رِند ☆ بیٹھ رہیئے کہیں رہبانِ کلیسا ہو کر رِند
ٹیڑھے سیدھے سے غرض رکھتے نہیں اے آتش ☆ جو کہے یار ہمیں، سُن کے یہ کہنا، بہتر آتش
ٹھنڈی ٹھنڈی سانس بیتابی سے بھرتے ہیں ہم، آہ! ☆ خالی خالی یار بن اپنے مکاں کو دیکھ کر جرأت
ٹوٹ بھی جا اے طلسمِ دامِ ہستی ٹوٹ جا ☆ اُٹھ بھی جا آنکھوں سے تو اے پردۂ عشقِ مجاز سرور۔د
ٹک تو انصاف کر اے دشمنِ جانِ عاشق ☆ میاں سے نکلی پڑے ہے تری تلوار ہنوز میر

ٹوٹی جاتی ہیں گلوں کے بار سے سب ڈالیاں ☆ پھٹ پڑی ہے باغ میں کیسی بہار اب کی برس صبا
ٹکڑے دل ہوتا ہی گویا! نالۂ جانکاہ سے ☆ کہتے ہیں ہمسایہ سُن سُن کے مری فریاد بس گویا
ٹوٹ کر دِل میں رہے یا ڈوب کر دِل میں رہے ☆ اک ذرا سے دِل کو ہے چھوٹے سے پیکاں کی ہوس ریاض
ٹھوکریں کھاتے ہیں ہم دیر و حرم میں رات دن ☆ ہر گھڑی بے چین رکھتی ہے تیرے گھر کی تلاش سالک۔غ

ٹکڑے کر کر کے بنائی ہے لنگوٹی اپنی ☆ لو یہ رندوں کو ہوا شیخ کی دستار سے فیض عیش
ٹوٹنا چرخ سے تاروں کا اِسی شوق میں ہے ☆ چاہتے ہیں کہ بنیں آپ کے خالِ عارض جلیل

ٹک گرم میں ملوں تو مجھی سے ملے خنک ☆ اوروں سے تو وہی ہے اُسے ہر دم اختلاط میر
ٹکڑے بھی میرے دِل کے ملفوف ہیں کچھ اس میں ☆ اغیار کو بے دیکھے دینا نہ، خدا را خط جاہ

ٹپکا نہ تیری چشم سے مجھ پر تو اشکِ گرم ☆ جلنے سے اُس کے آپ کو آگے جلائے شمع سودا
ٹکڑے ہو جائے جگر نے کا، ابھی گر نے نواز ☆ نالۂ دل سے مرے ہو بانسلی کو اطلاع عیش
ٹھہریں جمالِ یار پہ آنکھیں مجال کیا ☆ ہو پیشِ آفتاب بصارت کو کیا فروغ تسلیم۔م

ٹھوکروں سے وہ جِلاتے ہیں جو مردے سرِ راہ ☆ دیکھتے جاتے ہیں ہنس ہنس کے میخانے کی طرف اسیر
ٹپک رہے ہیں دُرِ اشک نوکِ مژگاں سے ☆ لُٹا رہی ہے میری چشمِ تر خزانۂ عشق جلیل

ٹک دیکھ لیں چمن کو چلو لالہ زار تک ☆ کیا جانے پھر جئیں نہ جئیں ہم بہار تک — سودا
ٹپکتا ہے دیوار و در سے ترے ☆ کسی نے ملی چشمِ تر دیر تک — داغ

ٹوٹا جو ہمارا شیشۂ دِل ☆ پہنچے گی فلک تک اُس کی گُل بانگ — مصحفی
ٹوٹا ہے دِل کسی کا اِس آہستگی کے ساتھ ☆ پہنچی صدا نہ جس کی بگوشِ شکست رنگ — مصحفی

ٹوٹے دلوں کو جوڑنا آساں نہیں ہے دوست ☆ سرجن یہاں پہ فیل ہے، سائنس یہاں پہ فیل — فکر
ٹھہرا ہے اک نگاہِ کرم پہ معاملہ ☆ اے لطفِ یار! مُفت ہے جنسِ گرانِ دل — حسرت
ٹھنڈی ہیں اُس کے آگے حسینوں کی گرمیاں ☆ پُتلا ہے شوخیوں کا مرا بے قرار دِل — امیر

ٹھکرائے جا رہے ہیں خود اپنے دیار میں ☆ اور اس لئے کہ بھٹکے نہ راہِ وفا سے ہم — اثر
ٹھہرو کوئی دم کہ جان ٹھہرے ☆ مت جاؤ کہ جی سے جائیں گے ہم — مومن
ٹھانی تھی دل میں، اب نہ ملیں گے کسی سے ہم ☆ پر کیا کریں کہ ہو گئے ناچار جی سے ہم — مومن
ٹکڑے ہوتا ہے جگر دل ہی پہ بن جاتی ہے بس ☆ اے احدؔ! فرقت میں کرتے ہیں اُسے جب یاد ہم — احد
ٹک تو فرصت دے کہ رخصت ہو چلیں صیاد ہم ☆ مدّتوں اس باغ کے سایہ میں تھے آباد ہم — ناجی
ٹھکرا دیئے ہیں عقل و خرد کے صنم کدے ☆ گھبرا چکے تھے کشمکشِ امتحاں سے ہم — مجاز

ٹیڑھے جو ہو کے تم سے کہیں کچھ وہ اے ظفرؔ ☆ بولو نہ تم کہ اُن کے ہیں یہ بانک پن کے دن — ظفر
ٹکراؤں کیوں زمانے سے، کیا فائدہ سراجؔ ☆ خود اپنے راستے سے ہٹا جا رہا ہوں میں — سراج
ٹکڑے ٹکڑے دل ہوا جاتا ہے پہلو میں ہوسؔ ☆ ذبح کرتی ہے بُتوں کی کم نگاہی کیا کروں — ہوس
ٹھکرا کے میرے سر کو وہ کہتے ہیں ناز سے ☆ لو ایسے مفت سجدے مرے آستاں کے ہیں؟ — امیر
ٹھکرا کے اُس نے قبر کو، ہشیار کر دیا ☆ مجھ کو خبر نہ تھی کہ مرا ہے نشاں کہیں — داغ
ٹوٹ کر جب تک حوادث آشنا ہوتا نہیں ☆ اور کچھ بھی ہو تو ہو، دل آئینہ ہوتا نہیں — خمار

ٹھہر جا اے برہمن! بیعتِ پیرِ مغاں کر لیں ☆ چلیں گے دَیر میں، کچھ دیر سیرِ لامکاں کر لیں — بیدؔل
ٹوٹی ہے آ کے کوچۂ جاناں میں آج یاس ☆ اب دیکھیں ٹوٹتا ہے دمِ واپسی کہاں — ریاضؔ

ٹال دینا اُس کو نت ہر طرح جوں قبلہ نُما ☆ پھر مجھے ہر پھر کے آ رہنا اُسی کے رُو برُو — دردؔ
ٹھیس لگ جائے نہ اُن کی حسرتِ دیدار کو ☆ اے ہجومِ غم سنبھلنے دے ذرا بیمار کو — جگرؔ
ٹکڑے ہو کر جو ملی کوہ کن و مجنوں کو ☆ کہیں میری ہی وہ پھوٹی ہوئی تقدیر نہ ہو — آسیؔ
ٹوٹے اگر فلک تو نہ ہوں سرنگوں کبھی ☆ جن کی نظر میں جلوۂ بالائے بام ہو — سالکؔ
ٹکڑے ٹکڑے لاش ہو، برباد اس کی مٹی ہو ☆ باقی ہے کیا کیا ابھی تک تیغ زن کی آرزو — احدؔ
ٹک واسطے خدا کے مرا عجز جا کہو ☆ بے کس کہو، غریب کہو، خاکِ پا کہو — آبروؔ

ٹپکی پڑتی ہے نگہ سے تری الفت اے داغؔ ☆ کوئی چھپتی ہے محبت کی نظر، پیار کی آنکھ — داغؔ
ٹالو نہ کل پہ آج کا تم وعدۂ وصال ☆ اے جان! زندگی کا نہیں اعتبار کچھ — صباؔ
ٹٹی ہیں صاف دھوکے کی، بس مثلِ آئینہ ☆ رکھتے ہیں یار ہم سے کدورت، صفا کے ساتھ — عیشؔ
ٹکرا دیا شیشوں کو، لڑا دیا رندوں کو ☆ نچلی نہ کبھی بیٹھی وہ نرگسِ مستانہ — جگرؔ

ٹھسک اُس کے چلنے کی دیکھو تو جانو ☆ قیامت ہی ہر گام بر پا کرے ہے — میرؔ
ٹھہر ٹھہر کے جلا دل کو، ایک بار نہ پھونک ☆ کہ اس میں بوئے محبت ابھی نکلتی ہے — داغؔ
ٹک اِک تو رحم کر اب، مر گئے مئے کی تمنا میں ☆ ہماری خاک پر روتے ہیں یہ ابر و ہوا ساقی — یقینؔ
ٹھہر ٹھہر دلِ بیتاب پیار تو کر لوں ☆ اب اِس کے بعد ملاقات پھر ہوئی نہ ہوئی — جگرؔ
ٹھوکر میں ہر قدم کی تڑپتے ہیں دل کئی ☆ ظالم ادھر تو دیکھ یہ رفتار ہے کوئی — قائمؔ
ٹھوکریں کھلوائیں کیا کیا پائے بے زنجیر نے ☆ گردشِ تقدیر نے، جولانئ تدبیر نے — یاسؔ
ٹپکتا ہے یہ صاف اُس کی نظر سے ☆ بہت باتیں ہوئی ہیں نامہ بر سے — داغؔ

ث

ثاقبؔ! وفورِ شوق سے نادم ہوں بعد قتل ☆ مجھ کو خیالِ زحمتِ قاتل نہیں رہا ثاقبؔ
ثاقبؔ! انہیں کیا حالِ شبِ ہجر بتاؤں ☆ خود اُن پہ یہ رات گزرتی تو مزا تھا ثاقبؔ
ثاقبؔ! سیاہ خانۂ دل میں یہ داغِ عشق ☆ ایک چاند ہے کہ زینتِ کاشانہ ہوگیا ثاقبؔ
ثاقبؔ! عروسِ دہر کو دل دے کے آزماؤں کیا ☆ سنوارنے میں جو بگڑے تو اُسے بناؤں کیا ثاقبؔ
ثباتِ بحرِ جہاں میں نہیں کسی کو امیرؔ ☆ ادھر نمود ہوا اور اُدھر حباب نہ تھا امیرؔ
ثابت اپنا نہ ہوا خون کسی پر دمِ حشر ☆ ناز نے غمزہ پہ، غمزہ نے ادا پر رکھا اسیرؔ
ثمر کیا لائے کیا جانے یہ بڑھ کر ☆ اُگا ہے دل میں پودا آرزو کا داغؔ
ثانی نہیں جہاں میں اس لالہ زار کا ☆ کیا پوچھنا ہمارے دلِ داغدار کا بیدلؔ
ثابت ہوا قصور مرا، مل گئی سزا ☆ مُجرم تو اُن کے عشق کا میں تھا ضرور تھا کاظمؔ

ثروت و مال و منال و حشمت و جاہ و جلال ☆ کوئی اس کو کچھ کہو ہم تو سمجھتے ہیں کہ خواب نظیرؔ
ثنائے بت کدہ کرتے ہیں مردمِ آبی ☆ کھلی ہے حُسن بتاں کی کتاب در تہ آب جاہؔ
ثاقبؔ! چشمِ گریاں سے اُتر کر، سیرِ دل فرمایئے ☆ مدتوں دیکھا، کہ دریا اور ساحل اور آپ ثاقبؔ

ثابت قدم ایسے رہِ الفت میں نہ ہوں گے ☆ تھا ہم کو تہِ تیغ بھی اقرارِ محبت داغؔ
ثابت ہوا، سودا ہے تجھے زلف کا، اے دل! ☆ رہتا ہے پریشان جو پریشان کی صورت سحرؔ
ثاقبؔ! نشے میں حُسن کے کرتا ہے وہ ستم ☆ ہم باخبر سمجھتے ہیں اُس بے خبر کی بات ثاقبؔ۔م

ثریا پر کمندیں ڈالیئے توقیر کے باعث ☆ بلندی پر پہنچئے قوتِ تسخیر کے باعث شبنمؔ
ثنائے دنیا میں کرتا کون تیری ذاتِ باری کی ☆ نکلتے گر نہ آدم خُلد سے تقصیر کے باعث شبنمؔ

ثمر حُسنِ عمل کا ملتا ہے دنیا و عقبیٰ میں ☆ مگر ملتا ہے سب کچھ کاتبِ تقدیر کے باعث — شبنم
ثقافت اور شجاعت علم و حکمت ثبت ہیں جس میں ☆ فروزاں اپنی اک تاریخ ہے تحریر کے باعث — شبنم
ثباتِ عمر فانی کیا ہے مثلِ قطرۂ شبنم ☆ فنا ہونا ہے اس کو شمس کی تنویر کے باعث — شبنم
ثنا خوانی نہیں ہے اعترافِ فن ہے یہ مسلّم ☆ ملی ہے آبرو اردو غزل کو میر کے باعث — شبنم

ثابت ہے انقلابِ زمانہ سے اے صبا ☆ قائم نہیں ہے چرخِ جفا کار کا مزاج — صبا
ثوابِ خُلدِ بریں کیا، عذابِ دوزخ کیا ☆ ترے خطاب کی ٹھنڈک، ترے عتاب کی آنچ — فراق
ثبات لُطف کو ہے تیرے اور نہ قول کو کچھ ☆ بدلتی آنکھ ہے ظالم تیری زباں کی طرح — بیدلؔ

ثابت ہوئی یہ بات دُرِ اشک دیکھ کر ☆ ہے میری چشمِ تر کوئی بحرِ عدن کی شاخ — سالک۔غ
ثابت ہو عاشقوں میں یہاں گشت وخوں رہا ☆ یاقوت سے بنے جو ترا آستان سرخ — سحر

ثقہ میخوار ہوں ریحانی و گلگوں نہ پلا ☆ ساقیا ساغرِ بلور میں تو ڈھال سفید — مہر

ثاقبؔ! جہاں میں عشق کی راہیں ہیں بیشمار ☆ حیران عقل ہے کہ چلوں کس نشان پر — ثاقب
ثاقبؔ! نہیں معلوم پائے سعی میں کانٹے کہاں کے ہیں ☆ مُرادیں ہٹ کے چلتی ہیں نکلتا ہوں جدھر ہو کر — ثاقب
ثاقبؔ! دل کی نگاہِ عشق ہے ایسی کچھ اپنے داغ پر ☆ جب نظر آ گیا کہیں، ٹوٹ پڑا چراغ پر — ثاقب
ثابت ہوا ہے گردنِ مینا پہ خونِ خلق ☆ لرزے ہے موجِ مئے تری رفتار دیکھ کر — غالبؔ
ثابت کا ہے حال غیر کل سے ☆ تم بھی اُسے دیکھ آؤ جا کر — ثابت
ثمر! راہِ وفا میں میری ہر مشکل پسندی پر ☆ مرے قدموں کو بوسے دے گئیں آسانیاں اکثر — ثمر۔س
ثابت ہوا ہے باغ میں جا جا کے اے صنم ☆ رُخ نے ترے اُڑائے گُل یاسمیں کے طرز — احمد

ثابت ہوا یہ گرم نگاہی سے یار کے ☆ نکلی نہیں ہے ہو کے وہ چتون حیا کے پاس — امیر

ثباتِ دوستی اے دل نہ دلبروں سے چاہ ☆ کہ بارہا میں کیا اُن سے امتحانِ اخلاص — سودا

ثبوت حق کی کریمی سبھوں پہ ہے، لیکن ☆ تری تو نفیٔ کرم پر ہے گفتگو واعظ — سودا

ثابت ہوئی ہے کون سی تقصیر پائے شمع ☆ جو موجِ اشک بن گئی زنجیر پائے شمع — وزیر
ثابت قدم وہ ہوں کہ لکھا ہے جو وصفِ پا ☆ ہر سطر میں ہے عالم تصویر پائے شمع — وزیر

ثابت نہ ہووے خون مرا روزِ باز پُرس ☆ بولیں گے اہلِ حشر، سو جلّاد کی طرف — سودا
ثابت ہے منہ سے کہیت کیا ہے یہ چاند نے ☆ دل چھینتی ہے میرا شب ضوفشانِ زلف — پرتو

ثابت قدم ہے کوچۂ کاکل میں اپنا دل ☆ منظور جس طرح سے ہو لو امتحانِ عشق — احد

ثریّا ضوفشاں، ناہید روشن، مشتری تاباں ☆ مگر مستقبلِ زرّیں کے منہ پر ہے نقاب اب تک — شفیق

ثاقبؔ! ہم جبھی سمجھے تھے انجام، کہ فطرت نے ☆ خاک اور خون سے تیار کیا خانۂ دل — ثاقب

ثاقبؔ! ملالِ اہلِ حسد بھی ہے ناگوار ☆ کیا خوش ہوں اپنی طبعِ سخن آفریں سے ہم — ثاقب
ثاقبؔ! سجدے کا کام آج نہ لیں گے جبیں سے ہم ☆ نقش قدم اٹھائیں گے اُن کے زمیں سے ہم — ثاقب
ثابت ہوا ہمیں یہ شکستِ حباب سے ☆ حادث ہے بے ثبات ہے بحرِ جہاں تمام — صبا
ثابت ہے جرمِ شکوہ نہ ظاہر گناہِ رشک ☆ حیراں ہیں آپ اپنی پشیمانیوں میں ہم — مومن
ثاقبؔ! کہاں یہ کیف بھلا پھر وصال میں ☆ جو پا رہے ہیں شدتِ دردِ جگر میں ہم — ثاقب۔م

ثانی نہ مرے یار کا پائیں یہ مہر و ماہ ☆ برسوں چراغ لے کے اگر جستجو کریں — امیر

ثابت ہوا فشارِ لحد سے یہ اے زمیں ☆ تو بھی انہیں دباتی ہے جن میں کہ دم نہیں صفی
ثاقبؔ! قصوروار ہے یہ اضطرابِ دل ☆ طولِ شب فراق کی کوئی خطا نہیں ثاقبؔ
ثاقبؔ! بتائیے رہے گی شمع کس طرح حجاب میں ☆ یہ کیا سمجھ کے حُسن کو چھپا دیا نقاب میں ثاقبؔ
ثاقبؔ! اس انجمن میں تو ہرزہ سرا ہوا تو کیوں ☆ جبکہ بجُز کمالِ عیب، تجھ میں کوئی ہنر نہیں ثاقبؔ
ثمرؔ! افکار دنیا سے ہمیں مہلت کہاں ممکن ☆ انھیں کو شاعری زیبا ہے جو بیکار رہتے ہیں ثمرؔ

ثاقبؔ! یہ شعر جن میں جھلک خونِ دل کی ہے ☆ دکھلا رہے ہیں کیفیتِ قلب راز کو ثاقبؔ
ثاقبؔ! سخنِ خوب بجُز مشق نہیں ہے ☆ یہ عیب جو بڑھ جائے زیادہ، تو ہُنر ہو ثاقبؔ
ثاقبؔ! نظر سے اُس نے پلائی کچھ اِس طرح ☆ دیتا ہوں آج بھی میں دعا چشمِ یار کو ثاقبؔ۔م
ثاقبؔ! ویرانہ جہاں دیکھ لیا راہِ سفر میں ☆ بڑھتا ہوں اُسی سمت کہ شاید مرا گھر ہو ثاقبؔ

ثاقبؔ کی نعش اوپر، قاتل نے آکے پوچھا ☆ یہ کون مرگیا ہے، کس کا ہے یہ جنازہ ثاقبؔ۔ش
ثمرؔ! اہل خرد اہل جنوں کو کیا سمجھتے ہیں ☆ بہت ہشیار ہوتا ہے جسے کہتے ہیں دیوانہ ثمرؔ۔س

ثباتِ گردشِ دوراں بخیر، اے مخمورؔ ☆ بھری بہار میں خالی پڑے ہیں میخانے مخمورؔ
ثبات پا نہ سکے گا کوئی نظامِ چمن ☆ فسردہ غنچوں کو جس میں شگفتگی نہ ملی ملّاؔ
ثمر جو نیک تو چاہے تو مزرعِ دل میں ☆ بس نخل اُن کی محبت کا، گاڑ دیوانے عیشؔ
ثاقبؔ! گلشن کی طرف منہ کئے بیٹھا ہوں قفس میں ☆ شاید کوئی دمساز ادھر بھی نکل آئے ثاقبؔ
ثاقبؔ! ڈھونڈتے ہیں سب تجلّی گاہِ دوست ☆ قمریوں کی ورنہ کوُ کوُ کس لئے ہے ثاقبؔ
ثاقبِ دل حزیں! تجھے دوست کوئی ملے تو کیوں ☆ ایک وہی خفا نہیں سارا جہاں خلاف ہے ثاقبؔ
ثاقبؔ! کُھلے نہیں کچھ اسرار اُس گلی کے ☆ جاتا ہے جو، پلٹ کے آتا نہیں وہاں سے ثاقبؔ
ثبوتِ عشق کو یہ دو گواہ کافی ہیں ☆ جگر میں داغ بھی ہے، دل میں اضطراب بھی ہے جلیلؔ

ج

جمع کرتے ہو کیوں رقیبوں کو ☆ اک تماشہ ہوا گلہ نہ ہوا غالبؔ
جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی ☆ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا غالبؔ
جو اب بھی نہ تکلیف فرمایئے گا ☆ تو بس ہاتھ ملتے ہی رہ جایئے گا جگرؔ
جہانِ شوق کی محرومیاں نہ پوچھ جگرؔ ☆ سکوں تو کیا کہ میسّر نہ اضطراب ہوا جگرؔ
جب سے میرؔ بیخود ہوا ہے اُس کو دیکھ ☆ آپ میں میرؔ پھر نہیں آیا میرؔ
جسے دیکھو وہ سیر شہر خموشاں پہ مرتا ہے ☆ خدا جانے یہ ویرانہ بسا ہوتا تو کیا ہوتا شرفؔ

جن کو کچھ پاس نہیں بات کا اپنی ہرگز ☆ میرے نزدیک ظفرؔ اُن کی ہے ہر بات خراب ظفرؔ
جس سے لگایا دل، ہوئے رنج اُس کی ذات سے ☆ ہم آزما چکے ہیں قلقؔ بارہا نصیب قلقؔ
جھوٹ ہے، کب ہے ترے رُخ کے برابر آفتاب ☆ تو نقاب اُلٹے تو ہو ہر ایک اختر آفتاب برقؔ
جان دے دی جس نے دیکھا حُسن میرے یار کا ☆ طور کا جلوہ ہو کیا، برق تجمل کا جواب بیدلؔ

جام چھلکانے لگے بھر کر مئے کوثر سے آپ ☆ حضرتِ واعظ بہت اونچے گئے منبر سے آپ ریاضؔ
جان دینے کا تب ملے گا مزہ ☆ دل کی مانند جب ملیں گے آپ امیرؔ
جب تصور میں کبھی تشریف لے آتے ہیں آپ ☆ اشک استقبال کو آنکھوں میں آجاتے ہیں آپ شمیمؔ
جس کو ہو جہل مرکّب اُس سے کوسوں دور بھاگ ☆ ظفرؔ اچھا نہیں ہے ایسے جاہل سے ملاپ ظفرؔ
جب تک ملی جُلی سی جفائیں تھیں، اُٹھ سکیں ☆ کرنے لگے ہو اب تو ستم گاریاں بہت میرؔ
جو بہرِ نظارہ نظر ہے پریشاں ☆ ہے اے کیفؔ! یہ کیفِ جامِ محبت کیفؔ
جس کو مقصدؔ بے وفا کہتا تھا وہ ☆ اُس میں اب بوئے وفا آئی بہت مقصدؔ
جائز ہے وصل و ہجر کا کب امتیاز یاں ☆ جوہرؔ! جفائے غیر کو سمجھو وفائے دوست جوہرؔ

جی ہی نہ ہٹے میرا تو اس کو کیا کروں میں ☆ ہر چند بیٹھتا ہوں مجلس میں اُس سے ہٹ ہٹ — میر
جہاں میں کوئی نہیں اُس صنم سا سنگین دل ☆ کہ دل لگانے کے بدلے کڑی لگائی چوٹ — امیر
جب تلک جل بھُن کے سرتاپا نہ میں ہو جاؤں خاک ☆ کوئی کیا جانے میرا سوزِ جگر، سچ ہے کہ جھوٹ — ظفر
جی دُکھ گیا رقیب کے مرنے سے آپ کا ☆ سچ پوچھیے تو آج لگی، انتہا کی چوٹ — جوہر۔ل

جب نہ دیکھیں وہ، ہے حالت کا دکھانا بیکار ☆ جب وہ سُنتے نہیں، ہے کوششِ تقریر عبث — کیف
جب وہ رنگیں مزاج ہو ناخوش ☆ چشمِ تر سے ہے خوں بہانا عبث — مجروح
جستجوئے شاہدِ مقصود ہے اے دل عبث ☆ توڑ کر جان کو نہ کر تو سعیِ لا حاصل عبث — رند
جان جائے گی مری رشک میں غیروں کے ضرور ☆ اپنی محفل سے مجھے دیکھو اُٹھاتے ہو عبث — احد

جان اُس پر نثار کر نہ سکا ☆ چُپ جو مجروحِ نیم جاں ہے آج — مجروح
جرأت! میں پوچھتا ہوں کہ یہ اضطرابِ دل ☆ جاوے نہ وصل میں بھی تو پھر اس کا کیا علاج — جرأت
جامِ مے تھا ہاتھ میں راسخ کے، میخانے میں کل ☆ سبحہ گرداں ہے درِ مسجد پہ، یہ مکّار آج — راسخ
جان و تن پر خیر گزرے تو غنیمت جانیئے ☆ حضرتِ دل کوچۂ قاتل میں پھر جاتے ہیں آج — احد
جانیئے کس برق وش نے کر دیا بیچین دل ☆ اک تڑپ بجلی کی سی پہلو میں ہم پاتے ہیں آج — احد

جایئے کس واسطے اے درد! میخانے کے بیچ ☆ اور ہی مستی ہے اپنے دل کے پیمانے کے بیچ — درد
جان عُشّاق کی لے چھوڑے، یہ کر، پیار کے بیچ ☆ دل سمجھتا نہیں تو، اُس بُتِ عیّار کے بیچ — سودا
جو بوئے مُشک کہوں، بوئے زُلف کو اُن کی ☆ تو وہ کہیں کہ خلل ہے تیرے دماغ کے بیچ — ظفر

جس کو کہتے ہیں نگاہِ لطفِ خوباں اے نظیر! ☆ ہے وہ مثلِ کیمیا، ہم منتظر جس کی طرح — نظیر
جمالِ دوست کا گر ہے مشاہدہ منظور ☆ صفا رکھ آئینہ دل کو آرسی کی طرح — رند
جی ڈرے کیوں کر نہ میرا، اے شبِ نازِ فراق ☆ آنکھیں دکھلانے لگے مجھ کو ستارے بے طرح — ظفر

جا کے ہر روز تو اُس کے پسِ دیوار نہ چیخ ☆ چیخنے سے ترے ہوتا ہے خفا یار، نہ چیخ عیشؔ
جب مجھ سے پھیرتا ہے، وہ کر کے عتاب، رُخ ☆ ہوتا ہے آنسوؤں سے میرا، غرقِ آب رُخ نظیرؔ
جو گُشت و خون پہ ہمارے نہیں کمر باندھی ☆ تو باندھے پھرتا ہے کیوں، تیغِ کہکشاں کو چرخ ظفرؔ

جنّت میں پھول پھول کو میں سونگھتا پھرا ☆ دنیا میں تھی کسی گُلِ عارض کی بو پسند داغؔ
جب ہم کو اُس کی زُلف کے آئے پسند بند ☆ ایسے پھنسے کہ جس سے بندھے دِل کے بند بند نظیرؔ
جس طرف دیکھیۓ آتا ہے نظر وہ محبوب ☆ جلوۂ یار سے ہے عالمِ امکاں آباد آتشؔ
جلوہ فگن وہ ہوتا ہے جس شب ہمارے گھر ☆ ہر روز ہم کو رہتا ہے اُس رات پر گھمنڈ کلیمؔ
جو ہوگا حشر تو پرزے اُڑیں گے تیرے بھی ☆ نہ کر عروج پہ اے چرخِ کج مدار گھمنڈ احمدؔ
جلے ہے جو مرا مضمونِ سوزِ دل پڑھ کر ☆ کہے ہے پھینکو، پڑے ایسا بھاڑ میں کاغذ ظفرؔ
جو کہ ہو خوگرِ سختی اُسے دشوار ہے سہل ☆ صبر کر صبر، کہ ہو تلخیٔ ایام لذیذ مجروحؔ
جواب ایک کا بھیجا نہ اُس نے ہم کو کبھی ☆ روانہ ہم نے کئے اُس کو بیش و بیش کاغذ عیشؔ

جو بیٹھے وہ کبھی محفل میں آکر ☆ تو اُٹھے سیکڑوں فتنے اُٹھا کر حفیظؔ
جی میں تھا اُس سے ملیۓ تو کیا کیا نہ کہیۓ میرؔ! ☆ پر جب ملے، تو رہ گئے ناچار، دیکھ کر میرؔ
جتنے محبوب پری زاد ہیں دنیا میں نظیرؔ! ☆ سب کی اللہ کرے حُسن کی اور جان کی خیر نظیرؔ
جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملیں گے ☆ کیا خوب، قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور غالبؔ
جو آوے مُنھ پہ ترے، ماہتاب ہے کیا چیز ☆ غرض یہ ماہ تو کیا، آفتاب ہے کیا چیز نظیرؔ
جانِ فانیؔ ترے کرم پہ نثار ☆ تو نے بخشی حیاتِ مرگ نواز فانیؔ
جان جاتا ہے، ولے آتا نہیں ☆ کیا سبب وہ دلبرِ جانی ہنوز ولیؔ

جو کہ ہونا تھا دل پہ ہو گزرا ☆ نہ کر اے دردؔ! بار بار افسوس دردؔ
جام اور، نہ کر وقت پہ تکرار کہ بس ☆ ساقیا! ابر اٹھا ہے یہ دھواں دھار کہ بس معروفؔ

جب سے آیا ہے پیامِ شوق کا لے کر جواب ☆ بدگمانی بیٹھنے دیتی نہیں ہمدم کے پاس — داغ
جو سوزِ عشق کا چرچا وہاں نہیں قائمؔ ☆ تو کیا میں جاؤں گا دینے، بہشت میں آتش — قائم
جانے میں اُس کے جان کے جانے کے طور ہیں ☆ راسخؔ بیاں میں آوے کہاں یار کی روش — راسخ
جنوں میں ضعف سے یہ شکل بن گئی امیرؔ ☆ لپٹ کے پاؤں سے روتی ہے راہ کی گردش — امیر

جس طرح کرتے ہیں حلقے صوفیوں کو وجد میں ☆ ہے نگاہِ مست کو تیری صف مژگاں میں رقص — کاظم
جُنبشِ لب کی ترے پوچھنے کو کیفیت ☆ تیرے بیمار سے کرتا ہے مسیحا اخلاص — مومن
جب کبھی دیکھتے ہیں عاشق و معشوق میں ربط ☆ جل کے وہ کہتے ہیں 'کس کام کا ایسا اخلاص' — داغ
جو کہ شاکر ہیں اپنی قسمت پر ☆ نہیں کچھ اُن کو بیش و کم سے غرض — عیش
جوش ہے اب شباب کا، خاتمہ ہے حجاب کا ☆ اس نگہ شریر سے شرم و حیا کو کیا غرض — داغ
جو خاکسارِ عشق ہیں ملتے ہیں خاک میں ☆ اہل زمیں کو چرخِ چہارم سے کیا غرض — داغ

جوشِ رحمت کے واسطے زاہد ☆ ہے ذرا سی گنہگاری بھی شرط — داغ
جواب خط کا کسی طور واں سے آوے عیشؔ ☆ نہیں ہے رسم ہی لکھنے کی اُس دیار میں خط — عیش
جوشِ جنوں کے ہاتھ سے، فصلِ بہار میں ☆ گُل سے بھی ہو سکی نہ گریباں کی احتیاط — درد
جان بزمِ مے و معشوق غنیمت واعظ ☆ خُلد میں ہاتھ نہ آئے گی یہ صحبت واعظ — امیر
جامِ مے دیکھ کے جامے سے ہوا تو باہر ☆ پی لے دو گھونٹ تو کیا ہو تری صورت واعظ — امیر
جس نے دیکھا اُس کے عاشق کو کہا بے اختیار ☆ تیرے بندے پر الٰہی یہ مصیبت، الحفیظ — داغ

جتنا ملے اُسی پر قناعت کر اے قلقؔ! ☆ عاقل ہے تو نصیب سے بڑھ کر نہ کر طمع — قلق
جلوۂ رُخ کا جھمکڑا ہے یہ برقع کے تلے ☆ یا چھپی پردۂ فانوس میں ہے نور کی شمع — عیش
جائیں جو لے کے داغِؔ جنوں وحشیانِ عشق ☆ ہو جائے نام گلشنِ فردوس کا باغِ داغؔ — داغ
جلے کبھی نہ تیرے آگے انجمن میں چراغ ☆ گُلوں کے گُل ہوں ترے سامنے چمن میں چراغ — برق

جان کر اُس کو جلانے کو بُرا کہتا ہے ☆ اُس کو آتا ہے مجروحؔ کے اشعار میں لطف — مجروحؔ
جذبۂ اُلفت اگر کچھ بھی نہیں اُس کو احدؔ ☆ دل کھنچا جاتا ہے کیوں اُس آفتِ جاں کی طرف — احدؔ
جب سے ہوئے ہیں ظلِّ الٰہی مرے خلاف ☆ مُنصف مرے خلاف، گواہی مرے خلاف — رئیسؔ

جاں گزیں جب سے ہوئی تیری محبت دل میں ☆ بڑھ گئی اور بھی جنسِ گراں کی رونق — حسرتؔ
جان انسان کی لینے والوں میں ☆ ایک ہے موت، دوسرا ہے عشق — مجروحؔ
جس نے تجھے دل دیا، زیرِ نگیں سب لیا ☆ داغِ محبت ہے یا مہرِ سلیمانِ عشق — تسلیمؔ

جو یاد آئیں گی کچھ خوبیاں مری اُن کو ☆ یقیں ہے روئیں گے اہلِ دیار مدّت تک — احدؔ
جہانِ آب و گِل میں انقلاب آتا ہی رہتا ہے ☆ مگر محفل میں باقی ہیں وہی رعنائیاں اب تک — شفیقؔ
جگر کا داغ ہے یوں دل کے داغ کے نزدیک ☆ چراغ جیسے ہو روشن چراغ کے نزدیک — صباؔ
جلیلؔ عشق کی تاثیر اس کو کہتے ہیں ☆ کہ اشکِ بُلبُلِ شیدا میں ہے گلاب کا رنگ — جلیلؔ
جل جل کے سب عمارتِ دل خاک ہوگئی ☆ کیسے نگر کو آہ محبت نے دی ہے آگ — میرؔ
جلے کیا کیا شجر تربت پہ میری ☆ دبی تھی لاش کے بدلے مگر آگ — مومنؔ

جہاں پھُنکتا ہے سارا، اے سرورِ دل حزیں! دیکھا ☆ عجب انداز سے نکلی ہے آہِ آتشینِ دل — سرورؔ
جاں نہیں تو دل ہی، کچھ تو نذر کر پہلے پہل ☆ دیکھ تو معروفؔ! کون آیا ہے گھر، پہلے پہل — معروفؔ
جی چھپانا اِس گھڑی قاتل سے کیا حاصل نظیرؔ ☆ آگئی شمشیر اُس کی اب تو سر کے متصل — نظیرؔ

جب وہ ملتے ہیں پوچھتے ہیں جلیلؔ ☆ سچ کہو کس پہ مبتلا ہو تم — جلیلؔ
جلیلؔ! کر چکے پینے سے کب کے ہم توبہ ☆ اب آئیں جھوم کے کیوں بدلیاں، نہیں معلوم — جلیلؔ
جاتے ہیں کوئے یار کو جو اس میں ہو سو ہو ☆ اے ذوقؔ! آزماتے ہیں آج اپنے نصیب ہم — ذوقؔ
جب خزاں کے بعد گلشن میں بہار آئی کلیمؔ ☆ بن گئے قسمت سے سبزۂ بیگانہ ہم — کلیمؔ

جنابِ شیخ نے جب پی تو مُنھ بنا کے کہا ☆ مزا بھی تلخ ہے، کچھ بو بھی خوشگوار نہیں ریاضؔ
جی میں پھرتا ہے میرؔ وہ میرے ☆ جاگتا ہوں کہ خواب کرتا ہوں میرؔ
جلانا داغؔ کا اچھا نہیں، یہ دم غنیمت ہے ☆ کہ ایسا با وفا ایک نکلے گا ہزاروں میں داغؔ
جو گزرتے ہیں داغؔ پر صدمے ☆ آپ بندہ نواز کیا جانیں داغؔ
جو میں سر بہ سجدہ ہوا کبھی، تو زمیں سے آنے لگی صدا ☆ ترا دل تو ہے صنم آشنا، تجھے کیا ملے گا نماز میں اقبالؔ

جوہر کی قدر صاحب جوہر سے پوچھیئے ☆ اس کا گلہ نہیں جو اہل ہنر نہ ہو جوہرؔ
جو اُن کو بے حجاب اے شادؔ دیکھا چاہتے ہو تم ☆ جلا دو اور بھی آئینۂ قلب مصفّا کو شادؔ
جسے آپ گنتے تھے آشنا، جسے آپ کہتے تھے باوفا ☆ میں وہی ہوں مومنِ مبتلا، تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو مومنؔ
جسم میں، دل میں، جی میں حیرتؔ کے ☆ اللہ اللہ کہاں کہاں تم ہو حیرتؔ

جلیلؔ! ان میکشوں پر کیوں نہ پھر پھر کر شباب آئے ☆ وہ مے پیتے ہیں جس کا نام ہے اکسیر میخانہ جلیلؔ
جو اُس کی چاہ کا جی میں ارادہ ہے تو بس اے دل ☆ مبارک ہو تجھے، جا شوق سے تو چاہ، بسم اللہ نظیرؔ
جُھکی جُھکی سی نظر، لب پہ مسکراہٹ بھی ☆ ملے وہ رات تو شوخی بھی تھی، حجاب کے ساتھ شفیقؔ

جُرمِ اُلفت نہ کسی پر ہوا ثابت، اے رندؔ! ☆ ایک ہم ٹھہرے گنا ہگار خدا خیر کرے رندؔ
جگرؔ! اب تو وہ بھی یہ کہتے ہیں مجھ سے ☆ ترے ناز اُٹھانے کو جی چاہتا ہے جگرؔ
جیتے جی تو کچھ نہ دکھلایا مگر ☆ مر کے جوہرؔ! آپ کے جوہر کُھلے جوہرؔ
جسے عشق کا تیر کاری لگے ☆ اُسے زندگی کیوں نہ بھاری لگے ولیؔ
جو پوچھا قتل دو عالم سے کون مانع ہے ☆ تو مُسکرا کے اثرؔ سے کہا 'حیا میری' اثرؔ
جمنا میں کل نہا کر جب اُس نے بال باندھے ☆ ہم نے بھی اپنے دل میں کیا کیا خیال باندھے مصحفیؔ

چ

چڑھی تیوری چمن میں میرؔ آیا ☆ گُلِ حُسن آج شاید کچھ خفا تھا — میرؔ
چشمِ تر حاملِ آثارِ جنوں ہے فانیؔ ☆ کھو گیا ہے اسی دریا میں بیاباں میرا — فانیؔ
چاہنے والے ہوں، بُرے کہ بھلے ☆ اُن کے دفتر میں نام ہے سب کا — داغؔ
چاہا جو اُس نے کیا، میں نے کیا کیا ☆ معروفؔ! مفت بندے پہ الزام رہ گیا — معروفؔ
چاندنی دھوپ سے بدتر ہے، چمن زنداں ہے ☆ اے قلقؔ! جب سے وہ رشکِ مہ تاباں چھوٹا — قلقؔ

چشمِ رنداں سے روزِ ابر ہوئی ☆ ہجرِ ساقی میں بارشِ خوں ناب — حسرتؔ
چاہیئے غم میں صبر بھی تھوڑا ☆ اے صباؔ! ہو نہ اس قدر بیتاب — صباؔ
چشمِ غضب سے مشورۂ قتل کھُل گیا ☆ جو بات دل میں تھی، سو نظر سے عیاں ہے اب — مومنؔ
چشمِ کرم تھی غیر پر، شکوہ کیا تو یہ کہا ☆ کیفؔ ترا جدا نصیب، غیر کا ہے جُدا نصیب — کیفؔ
چہرے کا رنگ دیکھئے آئینہ میں اثرؔ ☆ کہنے چلے ہیں حالِ دل اُس بے وفا سے آپ — اثرؔ
چاکِ دل پہ غنچے کے کیوں کر صبا سے ہو رفو ☆ گلشنِ عالم میں ہے دشوار دل پھٹ کے ملاپ — ظفرؔ
چُن کے افشاں چاند سا چہرہ جو دکھلائیں گے آپ ☆ چاندنی چھٹکے گی خود تارے نکل آئیں گے آپ — امیرؔ

چھیڑتی ہے جو یادِ یار بہت ☆ دل شبِ غم ہے بیقرار بہت — حسرتؔ
چھپتی ہے کب چھپائے سے جوہرؔ! ادائے دوست ☆ دشمن کی دشمنی ہے فقط ابتلائے دوست — جوہرؔ
چشمِ باطل کھول غافل! دل کے آئینہ میں دیکھ ☆ ہو بہو مل جائے گا عکسِ جمالِ روئے دوست — مخمورؔ
چمن ہے، چاندنی شب ہے، بہار ہے اے دوست ☆ اب اس کے بعد تجھے اختیار ہے اے دوست — نورؔ
چار دِن ہے بہار اے بُلبُل ☆ زرِ گُل کا ہزار توڑا لوٹ — آتشؔ
چین اب کسی پہلو کسی کروٹ نہیں آتا ☆ سچ ہے کہ دل لگی کی یہی ہوتی ہے بُری چوٹ — امیرؔ

چشمِ کیفی نے کسی کی یہ چھکایا ہم کو ☆ کہ سمجھتے ہیں ہم اب بزمِ خرابات عبث جرأت
چشمِ بد دور نظر دیکھو نہ لگ جائے کہیں ☆ آنکھ نرگس کو مری جان دکھاتے ہو عبث احد

چڑھیں کیا تیرے منہ پر چاند و سورج ☆ جواں ہے تو، معمر چاند و سورج آتش
چھیڑنا، کڑھنا، کڑھانا ہر گھڑی ☆ آپ نے پایا ہے کیا اچھا مزاج حفیظ
چھک گیا ایک ایک میکش اُس نگاہِ مست سے ☆ تم اُدھر دیکھا کئے اور لُٹ گیا میخانہ آج جگر
چھوڑ کر کے خود بخود دُلتے ہیں اب عشقِ صنم ☆ حضرتِ دل کعبے کو بُتخانے سے جاتے ہیں آج احد

چڑھا کے ساغرِ مے جگمگا اٹھے چہرے ☆ سمٹ کے آگئی سینوں میں آفتاب کی آنچ فراق
چھری کی طرح سے رُکتی نہیں رندا! ☆ نگہ نے اُس کی سیکھا بانک کا پیچ رند
چشمِ بد دور کہ کچھ رنگ ہے اب گریہ پر ☆ خون جھمکے ہے پڑا دیدۂ گریاں کے بیچ میر
چل گیا دل پہ جو اُس زلفِ گرہ گیر کا پیچ ☆ تھا یہ اے بخت سیہ اپنی ہی تقدیر کا پیچ ظفر

چھیڑ آہنگ جنوں تارِ نفس میں اے دِل ☆ ہاتھ اُس سے نہ اُٹھا ناخنِ مضراب کی طرح تسلیم
چہرہ تو اُن نے اپنا بنایا ہے خوب لیک ☆ بگڑا پھرے ہے اب وہ طرحدار، بے طرح میر
چاہا کہ حالِ جلوۂ حُسنِ بُتاں کھلے ☆ حق تو یہ ہے کھلی نہ حقیقت کسی طرح صبا
چل نہ جائے بزم میں تلوار دیکھا اے جنگ جو ☆ کرتا ہے ابرو سے تو اپنی اشارے بیطرح ظفر

چُھٹتا ہے نور، عارضِ گلگوں سے اس قدر ☆ ہو جاتی ہے سفید بھی اُس کی نقاب سُرخ امیر
چھپاتا ہے جو ہم سے وہ صنم رُخ ☆ دکھاتا ہے ہمیں کیا کیا الم رُخ نظیر
چمن کی سیر کو مے پی کے چلیئے ☆ بہار آئی، لدی پھولوں سے ہر شاخ آتش
چشمِ یعقوب سے یہ دیدہ گریاں ہے سفید ☆ یوسف مصر کی رنگت سے مصفّٰی ہے وہ رُخ تسلیم
چاند بھی ہے، کہکشاں بھی، نغمہ بھی، میخانہ بھی ☆ ہو کا عالم کیوں نظر آتا ہے ہر سُو اُن کے بعد شفیق

چمن میں رکھا نہ بُلبُل کا نام تک باقی ☆ خدا کرے یوں ہی ہو جائے بے نشاں صیّاد — رند
چلی نسیم تو رفتار تیری یاد آئی ☆ جُھکی جو شاخ تو آئی ترے سلام کی یاد — فراق

چار دن کا ہے سب غرور گھمنڈ ☆ کیجئے اپنے دل سے دور گھمنڈ — داغ
چُپ ہو گئے ہیں دیر سے دیوانگانِ عشق ☆ اُن کو بجا ہے اپنی ہر اک بات پر گھمنڈ — کلیم

چشم بد دور، ترقّی پہ ہے جو بن اُن کا ☆ چاہیئے روز نیا ایک نظر کا تعویذ — امیر
چھپایا تو نے ہی کسی کواڑ میں کاغذ ☆ دھرا ہوا ہے جو در کی دراڑ میں کاغذ — ظفر

چھوڑوں گا میں نہ اُس بُتِ کافر کا پوجنا ☆ چھوڑے نہ خلق گو مجھے کافر کہے بغیر — غالب
چاہ اُس تئیں یوں کہ خبر دار نہ ہو وہ ☆ یہ راز ہو افشا تو قیامت ہے خبر دار — راسخ
چاند سے رُخسار پر لہرا کے آنے دیکھیئے ☆ کیجئے اندھیر زلفوں کو پریشاں چھوڑ کر — آتش
چھاتی لگے ہے پھٹنے معروف جب، وہاں سے ☆ اُٹھ کر بھرے ہے نالۂ جاں کاہ ہر قدم پر — معروف
چاہ کا جب نام آتا ہے بگڑ جاتے ہو ☆ وہ طریقہ تو بتا دو تمہیں چاہیں کیوں کر — داغ

چُبھتا ہے مرے دل میں ترے ناز کا انداز ☆ آزار کا آزار ہے، انداز کا انداز — داغ
چرخِ فیروزہ پہ یہ مہر کو دیتا ہے فروغ ☆ اے ظفر جلوہ ترے طالعِ فیروز کا روز — ظفر

چشم پوشی نہ کر فقیر ہے میر ☆ مہر کی اُس کو اک نظر ہے بس — میر
چمکے گی تا بہ حشر ہماری لحد میں آگ ☆ چاک جگر میں دیکھنا چاک کفن کے پاس — ذوق
چار دِن بھی بار الفت کا نہ تم سے اُٹھ سکا ☆ عشق بازی میں یہی تھے اے احد استاد بس — احد

چھینٹا تو دے پسینے کا اپنے، کہ ہے گلاب ☆ آیا ہے تیرے بُلبُلِ بے آشیاں کو غش — گویا

چار سُو پھرتی ہے جو اُن کی نگاہ ☆ ہے کسی دل کی یا جگر کی تلاش داغؔ
چمکتی ابر میں ہے برق، مے کشو جام لو ☆ حریف تیغ بکف ہے، کرو سپر کی تلاش ظفرؔ

چل ہند سے للٰہ صبا، طوفِ حرم کو ☆ کرتا ہے برہمن کی طرح دیر میں کیا رقص صباؔ
چھوڑتی ہی نہیں کسی صورت ☆ دل سے رکھتی ہے زُلفِ یار اخلاص داغؔ

چشم سے ہم نے کہا لیجئے دل کے تئیں ☆ اُس نے نشے میں کہا، او میاں کس کو غرض نظیرؔ
چھوڑا ہیں نے کُفر و دیں، فقط یار سے غرض ☆ تسبیح سے نہ کام نہ زُنار سے غرض سوداؔ

چل سکے گا اب نہ قابو دل پہ رعبِ حُسن کا ☆ یار مجبورِ حیا ہے، میں ہوں بے تابِ نشاط حسرتؔ
چارہ گر سودۂ الماس چھڑک مُشک کے ساتھ ☆ دل کے زخموں پر نہ رکھ مرہم زنگار فقط عیشؔ

چلا جہاں سے ترا مبتلا، خدا حافظ ☆ ہوا اُسے مرضِ لا دوا، خدا حافظ رندؔ
چھیڑ دیں ہم دہنِ تنگ کا بوسہ لے کر ☆ توڑنی چاہیئے اب مُہر دہانِ واعظ جاہؔ

چشمِ بد دور، اسی رُخ سے ہوئی تھی روشن ☆ مشعلِ وادیٔ ایمن، شجر طور کی شمع نظیرؔ
چھپے ہی کب چھپائے سے اہل کرم کی شان ☆ ہوتی ہے خود بخود دلِ سائل کو اطلاع داغؔ

چھیڑ ناحق نہ اے نسیمِ بہار! ☆ سیرِ گُل کا یہاں کسے ہے دماغ حسرتؔ
چھوڑا نہ لالہ زار میں ساتھ اُس نے غیر کا ☆ سو بار سینہ چیر کے میں نے دکھائے داغ مومنؔ

چلتے ہیں وہ شرم سے نیچی نظر کئے ☆ آنکھیں لگی ہیں شوخیٔ رفتار کی طرف داغؔ
چمن کی سیر کو وہ شوخ طبع آ نکلے ☆ گلوں کے کان بھی ہوں گوشمال سے واقف آتشؔ

چاہیئے پرہیز اس سے مصحفیؔ ☆ دیکھ اے ناداں! بُرا ہوتا ہے عشق — مصحفیؔ
چار آنکھیں ہوتے ہی دل کی خبر دل کو ہوئی ☆ بے زبانوں نے دیا جا کر اُنہیں پیغامِ عشق — جاہؔ

چونکا ہوں دردؔ! جب سے اُسے دیکھ خواب میں ☆ لگتی نہیں ہے تب سے پلک سے مری پلک — دردؔ
چلے ہے باغ کی صبا کیا خاک ☆ دل جلا کوئی ہو گیا کیا خاک؟ — میرؔ
چال اُس سروِ رواں کی دیکھنے کی چیز ہے ☆ شاخِ گُل میں بھی نظر آئے نہ شاید یہ لچک — فراقؔ

چہرۂ عاشق ہے پژ مُردہ ☆ کیا ہوئے وہ مئے شباب کے رنگ — حسرتؔ
چلنے میں کم نہیں نسیمِ بہار ☆ لائے مگر کہاں سے تری بادِ پا کا رنگ — صباؔ
چہرے سے جب نقاب اُٹھا، اور ہی رنگ جم گیا ☆ قصرِ زمردیں بنا، صاف مکانِ سبزہ رنگ — صباؔ

چھیڑ نہ چارہ گر مجھے، چھوڑ دے مرے حال پر ☆ دردِ محبت آپ ہی، چارۂ دِل، دوائے دِل — کیفؔ
چاہتا ہوں میں تو مسجد میں رہوں مومنؔ! و لے ☆ کیا کروں؟ بُت خانہ کی جانب کھنچا جاتا ہے دِل — مومنؔ
چادرِ گُل تو کہاں، دو پھول بھی لائے نہ تم ☆ آئے خالی ہاتھ میری قبر پر پہلے پہل — معروفؔ

چھوٹ کر دام سے اُس کاکُلِ مشکیں کو نظیرؔ ☆ یاد کرتے ہیں اسیری کے اب آرام کو ہم — نظیرؔ
چشمِ ساقی کا یہ تصرّف تھا ☆ بے پیے ہی رہے خُمار میں ہم — کیفؔ
چاہیں گے راسخؔ کسو کو، کم ہو، تا اُن کا غرور ☆ ہے یہی تدبیر باقی یہ بھی کر دیکھیں گے ہم — راسخؔ

چمنِ کوچۂ جاناں سے جو نکلے باہر ☆ اے صباؔ! خاک اُڑاؤ گے بیابانوں میں — صباؔ
چلا نہ اُٹھ کے وہیں، چپکے چپکے پھر تو میرؔ ☆ ابھی تو اُس کی گلی سے پکار لایا ہوں — میرؔ
چند باتیں وہ جو ہم رندوں میں تھیں ضرب المثل ☆ اب سُنا مرزا کہ وردِ اہلِ عرفاں ہو گئیں — رُسواؔ
چلتا ہوں تھوڑی دیر ہر ایک تیز رو کے ساتھ ☆ پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں — غالبؔ

غرض ہر طرح اک نظر دیکھتے ہیں ☆ چھپا کر، دغا کر، نظیرؔ! اُس صنم کو — نظیرؔ
ربط ہر اک سے بڑھایا نہ کرو ☆ چھپ کے گھر غیر کے جایا نہ کرو — رندؔ
تم اپنے مرنے والے کی نشانی دیکھتے جاؤ ☆ چلے بھی آؤ، وہ ہے قبرِ فانیؔ، دیکھتے جاؤ — فانیؔ
اے دل! کہ جلائیں تجھ کو اسی قابل تو ہے ☆ چھوڑ کر ہم کو، مِلا شمع رخوں سے جا کر — جوہرؔ۔ل
چھوڑ اس بُت کے آستانے کو ☆ چل کے کعبے میں سجدہ کر مومنؔ — مومنؔ

ہزار پھول کھلائے ہمارا ویرانہ ☆ چمن کے نام سے قدر بہار ہوتی ہے — شفیقؔ
چلئے بُت خانے بُتِ ترسا کے ساتھ ☆ چھوڑ کے کعبے کو بس اب اے احدؔ — احدؔ
بے خبر کو کیا خبر، کتنا مزا دیتے ہیں یہ ☆ چارہ گر نادان ہے، زخموں پہ مرہم رکھ دیا — فکرؔ

اگر آسانیاں ہوں، زندگی دشوار ہو جائے ☆ چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موجِ حوادث سے — اصغرؔ
اک حسیں ہر وقت ہو، انکو منانے کے لئے ☆ چھیڑ کیسی، بات کہتے روٹھ جاتے ہیں ریاضؔ — ریاضؔ
چاہ رہو گے بہتیروں کو، سر جو میرؔ سلامت ہے ☆ چھوڑو اُس اوباش کا ملنا ورنہ سر کٹواؤ گے — میرؔ
دنیا تو عرضِ حال سے بے آبرو کرے ☆ چُپ چاپ اپنی آگ میں جلتے رہو فرازؔ — فرازؔ
آپ کی صورت تو دیکھا چاہیئے ☆ چاہتے ہیں خوب رویوں کو اسدؔ — غالبؔ
اُسی کے سامنے مضطرؔ ہنسی میں گرے ☆ چھپا چھپا کے جو اُس سے رکھے تھے چند آنسو — مضطرؔ

ح

حیا سے وصل میں کہتی ہیں شوخیاں اُن کی ☆ یہی تو وقت ہے بیخودؔ سے منہ چھپانے کا — بیخودؔ
حالِ دل یار کو لکھوں کیوں کر ☆ ہاتھ دل سے جُدا نہیں ہوتا — مومنؔ
حیاتِ قصہ دل یوں تو کہہ دیا سب سے ☆ سُنا سکے نہ اُسے ہم، جسے سُنانا تھا — حیاتؔ
حسرت! بہت ہے مرتبۂ عاشقی بلند ☆ تجھکو تو، مُفت لوگوں نے مشہور کر دیا — حسرتؔ
حوریں نہیں مومنؔ کے نصیبوں میں، جو ہوتیں ☆ بت خانے ہی سے، کیوں یہ بد انجام نکلتا — مومنؔ
حشر میں کھینچے لئے جاتا ہے دنیا کو جلیلؔ! ☆ شوقِ نظارہ کسی کے رُوئے پُر تنویر کا — جلیلؔ

حسرتؔ سے کچھ وہ آتے ہیں ایسے ہوئے خفا ☆ پھر ہو سکے نہ اُن سے صفائی تمام شب — حسرتؔ
حشر کے دن دیکھنا بد مستیاں مجھ رِندؔ کی ☆ گور سے کہتا اٹھے گا "ساقی کوثر! شراب" — رندؔ
حق پرستی کا جنھیں دعویٰ تھا اپنی اے ظفرؔ ☆ عشق کے ہاتھوں سے ہیں وہ بت پرستی میں خراب — ظفرؔ
حساب سے دمِ حشر معاف ہی رکھو ☆ فرشتو! پی کے ہم آئے ہیں بے حساب شراب — ریاضؔ

حالت غش میں جو شب ہے ہے تیرا بیمار چپ ☆ سر بزانو اُس کے ہیں بستر پہ سب غم خوار چُپ — معروفؔ
حضرتِ زاہد! ہر اک نشہ کو عادت شرط ہے ☆ مرنہ جائیں گے شرابِ چشمۂ کوثر سے آپ — داغؔ
حضرتِ زاہد نکل آیا فلک پر آفتاب ☆ پیرو مرشد اب تو اٹھیئے میکدے کے در سے آپ — داغؔ
حضرتِ واعظ پسینے میں ہیں تر اس رنگ سے ☆ ڈوب کر نکلے ہیں گویا چشمۂ کوثر سے آپ — ریاضؔ

حلقے آنکھوں میں پڑ گئے منہ زرد ☆ ہو گئی میرؔ تیری کیا صورت — میرؔ
حالِ دل سُن کے یہ جواب مِلا ☆ اب نہ ہوگی مری تمہاری بات — داغؔ
حالِ دل کم کہا کرو حسرتؔ ☆ اُن کو ہوتا ہے ناگوار بہت — حسرتؔ
حجاب کیسا، لطافتؔ ہے دید کا مشتاق ☆ شب وصال میں تو اے صنم نقاب اُلٹ — لطافتؔ

حالِ دل پوچھتا ہے جب وہ یار ☆ تو دکھا دیتی ہے صفائی چوٹ — لطافتؔ
حولِ دل سمجھو مجھے خواہ بتاؤ خفقاں ☆ ہے یہ جو کچھ سو تمہاری خفگی کے باعث — ظفرؔ
حقِ اُلفت کو مرے صفحۂ خاطر سے بتو ☆ نقشِ باطل کی طرح اُس کو مٹاتے ہو عبث — احدؔ
حیا آتی ہے شاید ہم سے، چار آنکھیں نہیں ہوتیں ☆ جو پٹی باندھتا آنکھوں پہ ہے جلاّد کیا باعث — لطافتؔ

حیراں ہوں میں یہ بات ہے کیا، مجھکو تو بتا ☆ دھڑکا لگا ہے کیا یہ تجھے، کس کا ڈر ہے آج — جرأتؔ
حسرتِ قید بھی اب دِل سے نکل جائے گی ☆ مژدہ اے شوق کہ خالی کفِ صیاد ہے آج — جگرؔ
حال بُرا ہے تم کو ہم سے اتنی غفلت کیا ہے آج ☆ کوئی گھڑی تو پاس رہو یاں پھر دن فرصت کیا ہے آج — میرؔ
حیرت کو مری دیکھ کے حیرت میں ہیں وہ بھی ☆ پھرتی ہی نہیں ہے مری جانب سے نظر آج — جلالؔ

حرف زن مت ہو کسی سے تو کہ اے آفتِ شہر ☆ جاتے رہتے ہیں ہزاروں کے سر اک بات کے بیچ — میرؔ
حریمِ عشق کے پردوں سے لَو نکلتی ہے ☆ یہ سوز و ساز ہے کچھ نغمۂ رباب کی آنچ — فراقؔ
حُسن بیتاب، ہے محدود انھیں دو چار کے بیچ ☆ میری گفتار کے اندر، تری رفتار کے بیچ — حسرتؔ

حضرتِ عشق نے کیا تفرقہ ڈالا افسوس ☆ گھر میں تن، زلف میں دل، کوچۂ دلدار میں روح — لطافتؔ
حالِ دل کیوں کر کریں اپنا بیاں اچھی طرح ☆ رو برو ان کے نہیں چلتی زباں اچھی طرح — ظفرؔ
حُسنِ بُتاں میں ہووے نہ قدرت کا گر ظہور ☆ معلوم پھر خدا کی خدائی ہو کس طرح — ظفرؔ
حیا نے روک لیا جذبِ دل نے کھینچ لیا ☆ چلے وہ تیر کی صورت کھنچے کماں کی طرح — داغؔ
حال سے بے حال ہیں ہم اِس زمانے میں قمرؔ ☆ آپ ہی بتلایئے ہم مسکرائیں کس طرح — قمرؔ

حسرت گراں ہے خلق پہ گو سہل ہے نماز ☆ بدلا ہے اُنکے منھ کا مزا یوں غذا ہے تلخ — حسرتؔ
حُسنِ بے باک نے کی دور مرے دل کی جھجک ☆ تیری شوخی نے کیا مجھ کو مری جاں گستاخ — طاہرؔ

حُسن کی گرمیٔ بازار فقط عشق سے ہے ☆ چند دیوانوں سے تھا کوچۂ جاناں آباد — شفیقؔ

حُسن ،غمزے کی کشاکش سے چُھٹا میرے بعد ☆ بارے آرام سے ہیں اہلِ جفا میرے بعد — غالبؔ
حُسنِ یوسف بھی اُس کے آگے ماند ☆ چہرہ زلفوں میں جیسے ابر میں چاند — شوقؔ

حال پر اجداد و آباء کے تفاخر کیا امیرؔ ☆ ہیں وہ ناداں جن کو ہے قصہ کہانی پر گھمنڈ — امیرؔ
حُسن ہی اللہ نے ایسا دیا ☆ تجھ کو زیبا، سب کو نازیبا گھمنڈ — ریاضؔ

حسابِ حشر کے غم سے نہ اے تسلیمؔ غافل ہو ☆ ترے اعمال کا دیں گے تجھے اے بے خبر کاغذ — تسلیمؔ
حُب کے منگواتے ہیں لکھوا کے ہم اکثر تعویذ ☆ اور رکھتے ہیں وہ ہم جاں کے برابر تعویذ — عیشؔ

حسرتؔ مجھے بھاتی ہے پریشانئ دل بھی ☆ آتی ہے جو اُس گیسوئے ابتر سے نکل کر — حسرتؔ
حفیظؔ ایسی کسی کو کیا پڑی ہے ☆ جو لے جائے وہاں تم کو منا کر — حفیظؔ
حال کہہ چُپ رہا میں، تو بولا ☆ کِس کا قصہ تھا ہاں کہے جا میرؔ — میرؔ
حرف شکایت کا کہیں لب پر نہ لانا عزیزؔ ☆ اسمیں حرف آجائے گا الفت کے ننگ و نام پر — عزیزؔ
حضرتِ زاہد ہماری چھیڑ کی عادت نہیں ☆ گدگدی ہوتی ہے دِل میں پارسا کو دیکھ کر — داغؔ

حور کی وضع دیکھی نہ پری کا انداز ☆ سارے عالم سے جُدا یار کا پایا انداز — قلقؔ
حلقہ زن ہے تجھ دہن کی یاد ☆ خاتمِ دستِ سلیمانی ہنوز — ولیؔ
حرف تم اپنی نزاکت پہ نہ لانا ہرگز ☆ ہاتھ بیداد و ستم سے نہ اٹھانا ہرگز — مجروحؔ

حشر تک بھولوں نہ احساں میں ترا بادِ صبا ☆ مجھکو پہنچا دے اُڑا کر جو مرے یار کے پاس — احمدؔ
حیراں ہوں میرؔ! نزع میں اب کیا کروں بھلا ☆ احوالِ دل بہت ہے، مجھے فرصت اِک نفس — میرؔ
حشر کے دن چلوا کر کہوں گا، اے خدا ☆ اس خرامِ ناز نے مجھکو کیا برباد بس — احدؔ

حضرتِ داغؔ کا یہ سنِ شریف ☆ اور پھر شوخ سیم بر کی تلاش — داغؔ

حشر تک یارب طفیلِ خاد مانِ مے فروش ☆ اک درِ توبہ کھلا رکھ، اک دکانِ مے فروش ریاضؔ
حضرت کو گر نہیں مری پروا تو غم نہیں ☆ بندے کو کب ہے قبلۂ حاجات کی تلاش امیرؔ

حرص پیری میں سیاہ کاری کی ☆ ہائے مجھ پیرِ سیاہ کار کی حرص ریاضؔ
حیراں ہوں کہ پیرِ مغاں کے لباس میں ☆ آئے کہاں سے جامۂ احرام کے خواص جلیلؔ
حرص سے خالی ہیں خاص و عام کم تر اے امیر ☆ خاص استغنا سرائے دہر میں ہے عام حرص امیرؔ

حرم سے کام نہ مطلب ہے دیر سے ہم کو ☆ سرِ نیاز کو ہے تیرے آستاں سے غرض امیرؔ
حُسن کا جلوہ نہ آئینے سے آخر چھپ سکا ☆ رُخ ترا رکھتا ہے اپنی چشم حیراں سے غرض تسلیمؔ۔م
حُسن کہتا ہے سرِ بزم ہو جلوے کا ظہور ☆ شرم کہتی ہے نہ پردے سے باہر ہو عارض امیرؔ

حوروں سے ملئے خُلد بریں کو سدھاریئے ☆ دنیا میں آپ کا نہیں ہونے کا غم غلط داغؔ
حالِ دل اُس میں جو میں نے لکھ دیا ☆ لے کے نامہ بر ہوا بیمار، خط احدؔ

حلاوت اتنی ہے اِس داغ دل کے گننے سے ☆ کہ جو بخیل کو درہم کی ہوشمار سے حظ سوداؔ
حال معلوم ہوا نار و جناں کا کیوں کر ☆ اِس قدر تو نہیں اونچا ہے مکانِ واعظ صباؔ

حیرت فزا ہے حُسن بہت کیا عجب اگر ☆ تھم جائے تیری بزم میں اشک روانِ شمع مومنؔ
حلق پر میرے چھری پھرتی نہیں ☆ کیجئے خاطر دمِ تکبیر جمع داغؔ

حیف اِس گلشن میں عاشق سے کوئی راضی نہیں ☆ گل سدا بُلبُل سے ناخوش، مجھ سے تو نت بے دماغ سوداؔ
حُسنِ شبابِ یار کی تابش کے روبرو ☆ اے آفتاب تیری تمازت کو کیا فروغ تسلیمؔ

حیرتِ حُسنِ یار سے چُپ ہیں ☆ سب سے حرف و کلام ہے موقوف میرؔ

حشر میں بھی نہ ہوگا واعظ کا ☆ گنہہ آرزوئے حور معاف حسرتؔ
حد نہیں ہے مرے گناہوں کی ☆ پھر بھی کردے جو وہ غفور معاف حسرتؔ

حالت کو غیر دیکھ کے میری وہ بول اٹھے ☆ اب اُن کے بعد کون رہا مہربانِ عشق احدؔ
حلقۂ چشم غزالاں خانۂ زنجیر ہے ☆ کھینچ کر لے جائے صحرا کو دیوانے کا شوق نصیرؔ
حُسن پر قربان مشتاقوں کے دِل ☆ اس کے صدقے میں اُتارے ذوق شوق داغؔ

حسین چہروں پہ گردِ حسرت، لطیف تلوؤں میں خارِ غربت ☆ ظہور فرمائے گی مشیت برسم الطاف عام کب تک شفیقؔ
حیا سے جھکی تھیں کب آنکھیں تری ☆ لڑی ہے کسی سے نظر دیر تک داغؔ

حشر کو اُس نے چُن لئے داغِ گناہگارِ عشق ☆ تاڑ گئی ہزار میں اُس کی نظر الگ الگ داغؔ
حرص و ہوا ہے خانۂ دل میں بھری ہوئی ☆ ممکن نہیں سمائے جو فقر و فنا کا رنگ صباؔ

حسرت وہ سوزِ خاص جو ہو حاصلِ فراق ☆ تیرے سُخن میں اُس کی بھی لذت ہے آج کل حسرتؔ
حیرتِ دیدار! بس آئینہ رکھ دے ہاتھ سے ☆ اپنی حالت دیکھ کر، ظالم! کٹا جاتا ہے دل مومنؔ
حُسن کا گنج گراں مایہ تجھے مل جاتا ☆ تو نے فرہاد! نہ کھودا کبھی ویرانۂ دل اقبالؔ

حسرتؔ بھی اور جا کے کریں کس کی بندگی ☆ اچھا، جو سر اٹھائیں بھی اس آستاں سے ہم حسرتؔ
حسرت خیالِ غیر سے بیگانہ ہو گئے ☆ مانوس ہو کے اُس نگہِ آشنا سے ہم حسرتؔ
حُسن کو اِک حُسن ہی سمجھے نہیں اور اے فراقؔ ☆ مہرباں، نامہرباں کیا کیا سمجھ بیٹھے تھے ہم فراقؔ
حُسن یہ ہے کہ دل رُبا ہو تم ☆ عیب یہ ہے کہ بے وفا ہو تم جلیلؔ

حالئ زار کو کہتے ہیں کہ ہے شاہد باز ☆ یہ تو کچھ آثار اُس مردِ مسلماں میں نہیں حالیؔ
حقیقت کُھل گئی حسرت ترے ترکِ محبت کی ☆ تجھے تو اب وہ پہلے سے بھی بڑھ کر یاد آتے ہیں حسرتؔ

حضرتِ داغؔ کی بھی بات ہے دنیا سے نئی ☆ آپ ہی دیتے ہیں دِل آپ ہی غم کرتے ہیں داغؔ
حال کُھل جائے گا بے تابیِ دل کا حسرتؔ ☆ بار بار آپ انھیں شوق سے دیکھا نہ کریں حسرتؔ
حالیؔ نشاطِ نغمۂ و مے ڈھونڈتے ہو اب ☆ آئے ہو وقت صبح رہے رات بھر کہاں حالیؔ
حِنا لگا کے پہنچتے ہیں گُل رُخوں میں ریاضؔ ☆ کچھ اُن کی ریشِ مبارک کا اعتبار نہیں ریاضؔ

حالِ دل پر ولیؔ کے، اے جاناں ☆ نظر لطف گاہ گاہ کرو ولیؔ
حرمتِ مے کدہ کہتی ہے یہ مجھ سے کہ جلیلؔ ☆ دل سے شیشے کو لگا، آنکھ سے پیمانے کو جلیلؔ
حفیظؔ بے نوا بھی ہے انھیں افراد عالم میں ☆ کبھی تو پوچھ اُس سے کیوں یہ سرگرم نغاں ہے تو حفیظؔ
حورانِ خلد اُن کو ہی راقمؔ! پسند آئیں ☆ واقف ہو اُن کے ناز سے ماہر زباں سے ہو راقمؔ
حُسن کے دامن پہ پڑھنی ہے نمازِ عشق اگر ☆ اے ثمرؔ! پہلے شراب بیخودی سے کر وضو ثمرؔ۔س

حدیثِ زُلف، چشم یار سے پوچھ ☆ درازی رات کی بیمار سے پوچھ غالبؔ
حُسن کو اب سلام کر، عشق کا احترام کر ☆ درسِ جنوں کو عام کر، عشق کی بے کسی نہ دیکھ سہیلؔ
حسرت جُدا، امید جُدا، آرزو جُدا ☆ دنیائے دل میں ہیں ترے بسمل جگہ جگہ فانیؔ

حسن بے تابِ تجلّی خود ہے، لیکن اے جگرؔ ☆ ایک ہلکا سا حجابِ چشم حیراں چاہیئے جگرؔ
حالِ دل اُن سے کہہ چکے سو بار ☆ اب بھی کہنے کی بات باقی ہے خمارؔ
حرف و حکایت، شکر و شکایت، تھی اک وضع و تیرہ پر ☆ میرؔ کو جا کر دیکھا ہم نے ہے مرد معقول کوئی میرؔ
حضرتِ بیخودؔ نے آخر جان دے دی عشق میں ☆ کیسے دانش مند سے، کس درجہ نادانی ہوئی بیخودؔ
حشر میں لطف ہو جب اُن سے ہوں دو دو باتیں ☆ وہ کہیں کون ہو تم، ہم کہیں مرنے والے داغؔ

خ

خطا معاف، تم اے داغ! اور خواہشِ وصل ☆ قصور ہے یہ فقط اُن کے منھ لگانے کا — داغ
خوش ہو رہے ہو آپ ہی تم پڑھ کے اے شرف ☆ ہم بھی سُنیں جوابِ خط آیا وہاں سے کیا — شرف
خدا کے ہاتھ ہے اپنا، قلق! انصاف ☆ بتوں سے حشر میں ہوگا مقابلہ دل کا — قلق
خانقاہوں میں اثر کو ڈھونڈتے پھرتے تھے ہم ☆ اے لو حضرت جھومتے نکلے وہ میخانے سے کیا — اثر
خیر تو ہے کیا ہوا بگڑی کہیں اُس یار سے ☆ آج کیوں تو اے ظفر! پھرتا ہے گھبرایا ہوا — ظفر

خوباں میں اس طرح وہ دل خواہ سب سے خوب ☆ جوں وقتِ شب ستاروں میں ہے ماہ سب سے خوب — نظیر
خضر و الیاس رہے زندۂ جاوید کیا ☆ دو اگر شاد ہیں دنیا میں تو ناشاد ہیں سب — رشک
خواب کہیئے اس تماشے کو نظیر اب یا خیال ☆ کچھ کہا جاتا نہیں، واللہ اعلم بالصّواب — نظیر
خانماں کچھ ہم بھی رکھتے تھے کبھو لیکن بیاں ☆ اب یہی در ہے، یہی گھر خانۂ الفت خراب — بیاں

خاک میں بھی مِلا چکے ہم کو ☆ نہ ملے اب تو کب ملیں گے آپ — امیر
خط کے ملاحظے پہ نہ لِلّٰہ ٹالیئے ☆ کچھ اور پوچھیئے تو، مرے نامہ بر سے آپ — شاد
خط ہے نیاز مند کا مجمل بہت مگر ☆ مطلب نکال لیں گے اسی مختصر سے آپ — شاد
خوف ہے مجھ سے، عبث میں نے کیا اپنا وکیل ☆ فیصلہ میرا ابھی کر لیں داورِ محشر سے آپ — داغ

خیالِ خام ہے، اُن سے اگر خواہش ہے ملنے کی ☆ اُنہیں غیروں کے ملنے سے نہ ہوگی بالیقیں فرصت — احد
خوابِ مستی میں بسر ہوتی ہے جب شامِ حیات ☆ کس قدر تاریک ہو جاتا ہے انجامِ حیات — شفیق
خیر، کیا بات ہے پتھر ہے اگر دل تیرا ☆ ہم بھی اِس سنگ میں رہتے ہیں شرر کی صورت — اقبال
خوش ہوا دیکھ کے کیا کیا چمنستاں کو نظیر ☆ جب وہ گلشن میں گیا اپنے گُل اندام سمیت — نظیر
خُدا کے واسطے اے گردشِ ایام لے کروٹ ☆ رقیبوں کی طرف سے وہ بُت گلفام لے کروٹ — احمد

خباثت کا ابھی تک شائبہ ہے ☆ ابھی ہے ساغرِ بادہ میں تلچھٹ ناشاد

خدایا کیا کہوں گا جب عدم میں لوگ پوچھیں گے ☆ نہ توشہ ہے نہ کچھ ہمراہ لائے زاد کیا باعث لطافت
خفا رہتے ہو اکثر، کیا سبب، کیا وجہ، کیا باعث ☆ ستم ہوتے ہیں مجھ پر، کیا سبب، کیا وجہ، کیا باعث داغ
خموشی خوب ہے ایسی جگہ، اے مصحفی چپ رہ ☆ کسو سے دردِ دل کا کیجئے اظہار کیا باعث مصحفی

خاکِ پائے یار ہاتھ آتی نہیں بے رنج برق ☆ بہر صندل خلق میں ہے دردِ سر کی احتیاج برق
خود بخود دِل مرا افسردہ ہوا جاتا ہے ☆ کچھ سمجھ میں نہیں آتا، مرا کیا حال ہے آج رند
خوب پہنچا، لے کر آغوشِ تصور میں اُسے ☆ کیا ہی بن آئی یہ دِل سے جرأتِ مردانہ آج عیش

خلوت کدۂ یار میں جب ہو نہ رسائی ☆ بزم رؤسا گرد ہے، جشنِ امرا ہیچ رزمی
خواب میرا سُن کے ہمدم مُنھ سے بول ☆ یوں نہ تو آہیں دمِ تعبیر کھینچ داغ

خدا کے واسطے بک بک کے میرا مغز نہ کھا ☆ نہ ترک ہوگی کبھی الفتِ بُتاں ناصح قلق
خوف کیا ہو شبِ دیجورِ لحد سے مجھ کو ☆ ہے یہاں صبحِ کفن جلوۂ مہتاب کی طرح تسلیم
خدا قبول کرے داغ، تم جو سوئے عدم ☆ چلے ہو عشق بتاں لے کے ارمغاں کی طرح داغ

خونِ عُشاق اسی غم سے ہے پانی پانی ☆ کس لئے رنگِ حنا سے کفِ دل دار ہے سُرخ جوہر
خط ہے یا جام کا خط، رنگ ہے یا رنگِ شراب ☆ واہ کیا ساقئی دوراں نے بنایا ہے وہ رُخ تسلیم۔م
خلق کو معجزہ موسیٰ کا دکھاتا ہے وہ رُخ ☆ اژدہا گیسوئے کافر ید بیضا ہے وہ رُخ تسلیم۔م
خبر اچھی سنائی نامہ بر نے ☆ کہ بیٹھے تھے وہاں دو چار گستاخ داغ
خون کرتی ہے پارسائی کا ☆ سبز بوتل میں ہے جو صہبا سُرخ جلیل

خون مرا کر کے بہت ہاتھ ملے قاتل نے ☆ نہ جما پر نہ جما رنگِ حنا میرے بعد امیر

خواہشِ کسبِ ہوائے وصل گر ہو مثلِ صبح ☆ کھول دے پیراہنِ ہستی کے تو اے یار بند — تسلیم
خود چمک جائے گی تقدیر زمیں والوں کی ☆ اے فلک ہو تو کوئی صاحبِ ایماں آباد — شفیق

خاکسارانِ جہاں سے مل کے چل ☆ کر نہ دے رسوا تجھے تیرا گھمنڈ — حافظ
خاک میں چھپنا ہے تو کیسا غرور ☆ خاک میں ملنا ہے تو کیسا گھمنڈ — ریاض

خط اپنا کیوں کر پہنچتا اُسے کہ اے جرأت! ☆ لکھا جو سوزِ جگر کچھ تو جل گیا کاغذ — جرأت
خط اُن کا آیا ہے، رکھ لوں میں اپنے سینہ پر ☆ کہ ہے یہ مرے دلِ بیقرار کا تعویذ — امیر

خدا کو مان اپنی راہ لے، کعبہ کو جا مومن ☆ صنم خانے میں کیا لیوے گا، اے گم گشتہ، رہ کر — مومن
خدا جانے اجل کو پہلے کس پر رحم آئے گا ☆ گرفتارِ قفس پر یا گرفتارِ نشیمن پر — یاس
خُدا اگر دل فطرت شناس دے تجھکو ☆ سکوتِ لالہ و گل سے کلام پیدا کر — اقبال
خدا جانے وہ کیا سمجھے دمِ نزع ☆ جو روئے مجھ کو سینے سے لگا کر — حفیظ
خدا کے واسطے سودا نہ لے تو نام اُس کا ☆ غضب کرے ہے تری گفتگو مرے دل پر — سودا

خرامِ یار کے نزدیک ہے بہت نزدیک ☆ وگرنہ فتنۂ محشر ظفر ہے دور دراز — ظفر
خنجرِ ناز و ادا نے کیا ہے گشتہ ☆ جان لے گا قلق اُس آفتِ جاں کا انداز — قلق
خاطر سے میں ہوں آپ کی سُننا کلامِ تیز ☆ ورنہ زبان تو رکھتا ہے یہ بھی غلام تیز — ظفر

خط پہ خط بھیجتا تھا لکھوا کر ☆ جب تلک یار نہ تھا حرف شناس — میر
خاکدانِ جہاں کو ہیچ نہ جان ☆ ذرّہ ذرّہ ہے صاحبِ احساس — فراق
خوب شطرنج محبت میں ہوئے حیران احد ☆ دیکھ لی ہم نے تمہاری چال اے استاد بس — احد

خدائی کا جلوہ ہے مومن! کہ تو ☆ گر اُس بُت کو دیکھے تو ہو جائے غش — مومن

خطرہ نہیں کچھ اور ہمیں، روزِ حشر سے ☆ گر دل میں ہے تو اپنے ہی کردار کی خلش — سودا
خدا کی شان کی نیرنگیاں دکھاتی ہے ☆ بتوں کی چشمِ سفید و سیاہ کی گردش — امیر

خلوص کیسا ہے عالم میں اور کیا اخلاص ☆ صفائے قلب یہی کہتی ہے کجا اخلاص — سحر
خضر! باتیں ہیں کہ ہے چشمۂ حیواں، جاں بخش ☆ ہے یہ خاصیت اُسی کے لب دشنام میں خاص — ذوق
خوابِ راحت سے اٹھے وہ تو پئے زینتِ حُسن ☆ رونق صبح ہوئی آئینہ دارِ عارض — حسرت
خرمنِ گل کے تماشے کی تمنا ہے اُسے ☆ اک نہیں ہے لالۂ اشکِ شہیداں سے غرض — تسلیم

خامی جاتی ہے کوئی گھر بیٹھے ☆ پختہ کاری کے تئیں سفر ہے شرط — میر
خط نہ لکھے گا اگر شکوہ کروں میں اے ظفر ☆ کہتے ہیں وہ کیوں لکھیں ہم ایسے آواروں کو خط — ظفر
خواہ اے رشک چمن راست سمجھ خواہ غلط ☆ گُل ترے عہد میں بلبل کا ہو دلخواہ غلط — سودا

خیر جاتے ہو جس جگہ جاؤ ☆ ہم سے ہو کر نہاں، خدا حافظ — احد
خون کا پیاسا تھا مرا جن نے کھلائے تجھکو پان ☆ کیا بلا لاوے گی تیرے لب کی لالی الحفیظ — ناجی
خدا کے واسطے چپ رہ اُتر تو منبر سے ☆ حدیث و آیت کو مت پڑھ تو بے وضو واعظ — سودا

خواہش جنھیں ہے مُلک کی انکو نہیں یہ فہم ☆ دو گز زمیں ندان تہ سنگ ہے وسیع — سودا
خونِ دل کا چشمِ تر ٹھیکا نہ لے ☆ اس سے ہونے کی نہیں توفیر جمع — داغ

خوب دیر و حرم کو دیکھ آئے ☆ ہم کو کچھ بھی لگا نہ اُن کا سراغ — مجروح
خوش کبھی اس بزم میں دو دل نہ دیکھے ایک جا ☆ دم بدم مینا بھی روتا ہے جو ہنستا ہے ایاغ — سودا

خاطر اُسی کی جگ میں مکدّر نہ ہو کبھی ☆ رکھے جو خواہشوں سے دل اپنا تراب صاف — تراب
خوف بدنامی کا اس کو ہے تو ہم کو بھی آہ ☆ یہ وہ ٹھہری ہے مثل جو ایک ذر دونوں طرف — نظیر

خواب میں تم کو کس نے روکا ہے ☆ آنے جانے کے ہیں ہزار طریق — داغ
خواری ان عاشقوں کی، وے جو ہوئے ☆ تجھ سے نا قدر دان پر عاشق — مصحفی

خاک ہی میں ملائے رکھتے ہو ☆ ہو کوئی تم سے آشنا، کیا خاک — میر
خضر خود کھو جائیں تجھ کو ڈھونڈنے نکلیں اگر ☆ اے دلِ آوارہ تو ایسا بھٹک، اتنا بھٹک — فراق

خود فریبی کی انھیں عادت سی شاید پڑ گئی ☆ ہر نئے رہزن کو سینے سے لگا لیتے ہیں لوگ — قتیل
خیلِ خوباں سے ایک میں بھی نہیں ☆ آپ کے حُسنِ لا جواب کے رنگ — حسرت
خوگر ہو درد کا کہ یہی ہے علاجِ درد ☆ یہ کس کے بس کا روگ ہے، اس کی دوا نہ مانگ — ناطق

خوب رویوں کو نہیں کچھ غمِ فردا اے داغ ☆ ہوں گے مغرور زیادہ یہ حسیں آج سے کل — داغ
خُم کہیں، بادہ کہیں، ساقی کہیں، ساغر کہیں ☆ دیدنی ہے اِن دنوں ویران میخانے کا حال — احقر
خنداں ترے آگے نہ ہوں اے رشکِ چمن پھول ☆ ہنسنے سے ترے ہو گئے ہیرے کی کرن پھول — عرش

خطرناک تھی وادیٔ عشق میر ☆ گئے اس پہ بھی ہم قدم پر قدم — میر
خبر اُس رشکِ گُل کی لا صبا تو پاس آنے کی ☆ یہ رنگ غنچہ ہے یعنی دلِ دلگیر کا عالم — معروف
خدا گواہ ہے کیا کیا مصیبتیں جھیلیں ☆ یہ لُطف ہے کہ نہ آئے خیالِ یار میں ہم — احد

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں ☆ صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں — داغ
خدا نا خواستہ ناداں نہیں ہیں حضرتِ بیخود ☆ مگر ہاں آپکی پیچیدہ باتیں کم سمجھتے ہیں — بیخود
خدا نے دی ہیں تجھے لاکھ خوبیاں واعظ ☆ مگر یہ عیب ہے تجھ میں کہ بادہ خوار نہیں — کیف
خُدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے ☆ کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں — اقبال
خدا رکھے محبت نے کئے آباد دونوں گھر ☆ میں اُن کے دِل میں رہتا ہوں، وہ میرے دل میں رہتے ہیں — داغ
خوب رو خوب کام کرتے ہیں ☆ یک نگاہ میں غلام کرتے ہیں — ولی

خوبی یہی نہیں کہ انداز و ناز ہو ☆ معشوق کا ہے حُسن اگر دل نواز ہو میرؔ
خام ہے جب تک تو ہے مٹی کا اک انبار تو ☆ پختہ ہو جائے تو ہے شمشیر بے زنہار تو اقبالؔ
خود بھی جاکر ملوں تو کہتے ہیں ☆ تم تو مجروحؔ بے مروّت ہو مجروحؔ
خبر زاہد کو کب ہے شورِ محشر کی، جو بتلائے ☆ اگر یہ پوچھنا ہے تو خرام یار سے پوچھو معروفؔ
خوب ہی اُس گل کو لائے راہ پر ☆ اے صبا تم بھی بڑے استاد ہو صباؔ

خرد نے مجھ کو عطا کی نظر حکیمانہ ☆ سکھائی عشق نے مجھ کو حدیث رندانہ اقبالؔ
خیر ہے دل کہیں لگا بیٹھے ☆ کیوں ہے اُترا ہوا تمہارا منھ مجروحؔ
خط دے کے دل میں تھا کہ زبانی بھی کچھ کہے ☆ رکھا مگر کسی نے دلِ نامہ بر پہ ہاتھ ذوقؔ

خدا کا گھر ہے، بُت خانہ ہمارا دل نہیں آتشؔ ☆ مقامِ آشنا ہے، یاں نہیں بیگانہ آتا ہے آتشؔ
خرابہ ہوگیا اے وائے حسرت، شادؔ! مے خانہ ☆ نہ ساقی ہے، نہ ساغر ہے، نہ خم ہے اور نہ مینا ہے شادؔ
خدا کے واسطے زاہد، اٹھا پردہ نہ کعبے کا ☆ کہیں ایسا نہ ہو یاں بھی وہی کافر صنم نکلے ظفرؔ
خرد کا نام جنوں پڑ گیا، جنوں کا خرد ☆ جو چاہے آپکا حُسنِ کرشمہ ساز کرے حسرتؔ
خوش ہے امید خُلد پر حالیؔ ☆ کوئی پوچھے کہ کیا کیا تو نے حالیؔ
خدمتِ واعظ میں جاتے ہیں اثرؔ ☆ ہاتھ میں چھلکا ہوا اک جام ہے اثرؔ

د

درد مِنّت کشِ دوا نہ ہوا ☆ میں نہ اچھا ہوا بُرا نہ ہوا غالبؔ
داغؔ کی قبر مٹا کر بولے ☆ یہ نشاں تھا اُسی سودائی کا داغؔ
دیکھیں گے مومنؔ یہ ایمان بالغیب آپ کا ☆ اُس بُت پردہ نشیں نے، جلوہ گر دکھلا دیا مومنؔ
دلچسپ ہے، آفت ہے، قیامت ہے، غضب ہے ☆ بات ان کی، ادا اُن کی، قد ان کا، چلن ان کا اکبرؔ
دِل لے کے چاہتے ہیں وہ بیدلؔ سے اور کیا ☆ حاضر جو تھا، غریب نے نذرانہ کر دیا بیدلؔ
دیر و کعبہ یکساں ہے عاشقوں کو، اے مومنؔ! ☆ ہو رہے وہیں کے ہم، جی لگا جہاں اپنا مومنؔ

دِل نہیں قابو میں رہتا اُن کی محفل کے قریب ☆ یہ وہ طوفاں ہے کہ جو اُٹھتا ہے ساحل کے قریب کیفؔ
دھوکے سے پلا دی تھی اُسے بھی کوئی دو گھونٹ ☆ پہلے سے بہت نرم ہے واعظ کی زباں اب ریاضؔ
دوستی کر کے قلقؔ اُن سے بہت پچھتایا ☆ دشمنِ جاں مرے، خوبانِ جفا کار ہیں سب قلقؔ
داغؔ ہے بدچلن تو ہونے دو ☆ سو میں ہوتا ہے اک غلام خراب داغؔ
دل کسی بُت کو دیا اے حضرتِ مومنؔ کہیں ☆ وعظ میں کیوں برہمن کو دیکھ کر رُکتے ہیں آپ مومنؔ
دِل کسی غنچہ لب کو تم نے دیا ☆ اے ظفرؔ تم جو رہتے ہو چُپ چُپ ظفرؔ
دمِ رُخصت یہ چھیڑ تو دیکھو ☆ مجھ سے کہتے ہیں کب ملیں گے آپ داغؔ
دِن رات آرزوئیں کریں گی طوافِ دل ☆ اِس بتکدے کو قبلہ نما کیجئے گا آپ شفیقؔ

دل تو پہلے ہی کیا پیش کشِ یار اے رندؔ ☆ جان کر اُس کے قدم پر نثار آج کی رات رندؔ
دیکھنا یہ ہے کہ اُس تک کوئی پہنچا یا نہیں ☆ جانے والے تو ہزاروں جا چکے ہیں سوئے دوست مخمورؔ
دیکھ کر کہتا ہے دل رنگینیٔ رخسارِ دوست ☆ عمر بھر کرتے رہو گُل چینیٔ گلزارِ دوست شفیقؔ
دو گھڑی بیٹھیئے تکلیف جو کی ہے صاحب ☆ بعد مدّت کے تم آئے ہو ادھر آج کی رات آتشؔ

دشمنوں پر ہے عنایت کی نظر، سچ ہے کہ جھوٹ ☆ دشمنوں کے کان بہرے، یہ خبر سچ ہے کہ جھوٹ — شفیق

دل کو میرے اُڑا لیا جھٹ پٹ ☆ واہ خوب آپ کی ہے جھپٹ — مجروح

دی اسے اکسیر بھی کوئی تو وہ کھاتا ہے کب ☆ جس نے یک باری لیا ہے تری خاکِ در کو چاٹ — ظفر

دفن کر دو کہیں مجھ کو درِ دلدار کے پاس ☆ لیے جاتے ہو جنازے کو مرے دور عبث — قلق

داد بھی دے گا وہی جس نے کی ہے بیداد ☆ دوڑتی پھرتی ہے ہر سو مری فریاد عبث۔ — امیر

دُور سے تم مجھے دکھلاتے ہو تلوار عبث ☆ پاس آنے کی قسم کھائی ہے کیا یار عبث — آغا

دِل تو نہ دیتے ہم آہ، لیکن لے گئی نظیر ☆ اُس کی جبیں کی حیا اور وہ آنکھوں کی لاج — نظیر

دیکھوں تو کیوں کر پری ہوتی نہیں شیشے میں بند ☆ بعد مدت ہوش میں آیا ہوں میں دیوانہ آج — آتش

دولتِ ساقی سے مالا مال ہے پیمانہ آج ☆ بادشاہِ وقت ہے اپنا دلِ دیوانہ آج — آتش

دیکھوں حسرت سے اُسے، تو کہے کیا دیکھے ہے ☆ سیکڑوں مر گئے تجھ ایسے اِس ارماں کے بیچ — جرأت

دردا! جو آتا نہیں اب تو نظر ظاہر کے بیچ ☆ چھپ رہا ہوگا کسو کے گوشۂ خاطر کے بیچ — درد

دل دیتے وقت سمجھے نہ افتادِ عشق کی ☆ بیجا ہے اب یہ اے قلق! دل فگار سوچ — قلق

دل کو صلاح کار بنا کر ہوئے خراب ☆ دشمن وہی ہے دے جو بُری بات کی صلاح — داغ

دیکھنی منظور ہو صورت جسے اُس یار کی ☆ دل کو صاف اپنے کرے آئینہ ساں اچھی طرح — ظفر

دیا نہ راہ عدم میں کسی نے ساتھ مرا ☆ ہر اک نے چھوڑ دیا گردِ کارواں کی طرح — حفیظ

دل ہے گستاخ، دلرُبا گستاخ ☆ ایک سے ایک ہے سوا گستاخ — حسرت

دستِ وحشت سے اُلجھنے ہی نہ پائیں طاہر ☆ چاک ہو جائیں جو ہوں جیب و گریباں گستاخ — طاہر

دو فقروں میں کر دیتے ہیں دل لاکھوں کے بے چین ☆ ان شوخ بیانوں کا ہے اندازِ سخن شوخ — قلق

دامانِ صبر ہاتھ سے حسرت نہ دیجیو ☆ گر خواہشِ طرب ہے ہجوم بلا کے بعد — حسرت

دُور ہو جانا ہی بہتر ہے چمن سے اے شفیق ☆ اور بھی تڑپائے گی بادِ بہاری اُن کے بعد — شفیق

دے چکی اک عمر تک دنیا فریب ☆ اب نہ اس دھوکے کے اندر آؤ شاؔد — شاؔد
دکھایا کُنجِ قفس مجھ کو آب و دانہ نے ☆ وگر نہ دام کہاں، میں کہاں، کہاں صیّاد — رنؔد
دیکھ کر دشت محبت میں مجھے، بولا قیس ☆ کوئی دیوانہ نہیں تیرے سوا میرے بعد — معرؔوف

دُخترِ رز کو ذرا محفل میں تم آنے تو دو ☆ دیکھ لیں گے آج سب کی پارسائی کا گھمنڈ — ظفؔر
دو آنسوؤں میں ہوتے ہیں دونوں جہان غرق ☆ ناحق ہے آسماں کو برسات کا گھمنڈ — جوہؔر
دھانی لباس تم بھی پہن کر کبھی چلو ☆ کرتے ہیں سبز ہو کے چمن میں شجر گھمنڈ — لطافؔت
دشنام کس مزے سے ہیں عشاق کھا رہے ☆ شیریں دہن ہے یار تو ہیں گالیاں لذیذ — لطافؔت
دل پسیجا نہ کسی دن اُن کا ☆ روز لکھ لکھ کے جلایا تعویذ — حفیظ

داغؔ کا عشق بھی دنیا سے نرالا دیکھا ☆ دل جب آتا ہے تو آتا ہے دل آزاروں پر — داغؔ
دولت، نہ حکومت ہے، نہ شہرت ہے نہ شوکت ☆ اے شاؔد! کرے آکے کوئی کیا ترے در پر — شاؔد
دیکھ لیں گے سال آئندہ اگر جیتے رہے ☆ گُل روانہ ہو گئے، اے رنؔد! جاتی ہے بہار — رنؔد
دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر ☆ نیا زمانہ نئی صبح و شام پیدا کر — اقباؔل
دیکھنا شوخی، یہ کہتے ہیں مرے دشمن سے وہ ☆ کیا ہنسی آئی مجھے تسکیںؔ کو روتا دیکھ کر — تسکیںؔ

دل کو برباد نہ کر اے بدخو ☆ ہے یہ مجروؔح کا بڑا دم ساز — مجروؔح
دکھا دیا تھا ظفؔر ہم نے داغِ دل اک دِن ☆ فلک پہ خوف سے کانپے ہے آفتاب ہنوز — ظفؔر
دل کو لے کر ترے مُلزم وہ ہوئے کیا جو کہا ☆ اس کو لے جاؤ رکھے کون یہ الزام کی چیز — ظفؔر

دیکھے ہیں حُسن و عشق کے ہم نے نرالے شعبدے ☆ موسیٰ کی جو مُٹھی میں تھا وہ داغ نکلا دل کے پاس — داغؔ
دیکھ کر طرز قیامت قامتِ دلدار میں ☆ گڑ گیا غیرت کے مارے باغ میں شمشاد بس — احؔد
دیر و حرم کی پوج چکا ہے وہ سنگ و خشت ☆ جس کو ہے تیرے سایۂ دیوار کی ہوس — سوؔدا

دریا میں نہ ڈال پائے رنگیں ☆ پانی میں لگے گی یار آتش — خیالؔی
دِل، زُلف و رُخ یار میں سودا نہ پھرے کیوں ☆ خوش آئے اُس کو شب مہتاب کی گردش — سوداؔ
دِل پہلے پھنسا زُلف میں، جاں حُسن کے، پیچھے ☆ دونوں ہوئے وابستۂ زنجیر پس و پیش — ظفرؔ

داغؔ سا مخلصِ خالص نہ ملے گا تم کو ☆ اُس کا اخلاص، پھر اِس درجہ کا اخلاص — داغؔ
دل کو ہے زلفِ سیاہ فام کی حرص ☆ ورنہ کس مرغ کو ہے دام کی حرص — امیرؔ
دُنیا سے بے نیاز ترے خاکسار ہیں ☆ ہیں تیری خاکِ پا میں بھی اکسیر کے خواص — امیرؔ
دولتِ غم سے جو معمور ہیں عشاق کے دل ☆ سب نے پایا ہے مری خاطرِ ناشاد سے فیض — حسرتؔ
دل کو ہمارے اُلفتِ عارض ہے عارضی ☆ کیا اے قلقؔ رہا ہے کسی کا سدا مرض — قلقؔ
دیکھنے کے واسطے یوں تو ہیں تصویریں بہت ☆ آدمی کہتے ہیں اُس کو جس سے کوئی پائے فیض — مجروحؔ

دِل رباؤں کو ہے جفا لازم ☆ دل فگاروں کو بیقراری شرط — داغؔ
دونوں سے ہم نے اثر دل میں نہ پایا اُس کے ☆ نالۂ شب ہے عبث، آہِ سحر گاہ غلط — سوداؔ
داغوں کی اپنے کیوں نہ کرے درد پرورش ☆ ہر باغباں کرے ہے گلستاں کی احتیاط — دردؔ
دل جلوں سے نہ جہنم کا کیا کر مذکور ☆ کہیں اُن کو بھی نہ آجائے حرارت واعظ — امیرؔ
دیکھ میخانے پہ گھنگھور گھٹا چھائی ہے ☆ سر پہ مستوں کے ہے اللہ کی رحمت واعظ — امیرؔ
دیکھتا ہے نہ سمجھتا ہے کہ مے ہے کیا چیز ☆ نہ بصیرت ہی تجھے ہے نہ بصارت واعظ — امیرؔ

دیکھا جب سے اُس مہ تاباں کو مصحفیؔ ☆ کچھ زرد ہوگیا ہے تبھی سے عذارِ شمع — مصحفیؔ
دامانِ سیل اشک مرا ہجر میں ترے ☆ مانند دامنِ جمن و گنگ ہے وسیع — سوداؔ

دل میں قمر کے جب سے ملی ہے اُسے جگہ ☆ اُس دِن سے ہوگیا ہے فلک پر دماغِ داغؔ — داغؔ
دل کی گرہ میں غنچۂ لالہ کے رنگ میرؔ! ☆ سوزِ دروں سے کچھ نہیں ہے اب سوائے داغ — میرؔ

دیکھئے قسمت کا لکھا ہوگا اُس دن کیا ظفرؔ ☆ ہوگا اعمالِ بد کا اپنے جب دفتر بکف ظفرؔ
دی جان کس خوشی میں بتہِ تیغ داغؔ نے ☆ لب پر تبسم اور نظر یار کی طرف داغؔ
درِ قفس ہی پہ صیاد کی وجہ تھی ☆ مگر نگاہ ہے اب فوقؔ! بال و پر کی طرف فوقؔ

دامانِ عاشق نہ کہیں داغدار ہو ☆ اے دل تو اس قدر نہ ہو آزردۂ فراق کیفؔ
دل خواہ کوئی دلبر ملتا تو دل کو دیتے ☆ گر چاہنے میں ہوتا کچھ اختیار عاشق میرؔ
داغؔ اب فاقہ مست بن بیٹھے ☆ مانگ کھانے کے ہیں ہزار طریق داغؔ

دعائیں دیتے ہیں ہم، گالیاں دیتے ہو تم ہم کو ☆ یوں ہی کیا ظلم ہوگا، وعدۂ دیدار ہونے تک احدؔ
دم جب تلک ہے دم میں، سہوں گا ترے ستم ☆ دیکھوں تو ظلم و جور کرے گا کہاں تلک رندؔ
درندو! جنگلوں سے آؤ اور اسکی گواہی دو ☆ کہ انساں سے نہیں پائی ہے انساں نے اماں اب تک جوشؔ
دھواں اُٹھتا ہے دل سے وقتِ گریہ ☆ بُجھا دی تو نے کیا اے چشمِ تر! آگ مومنؔ
دو دن اگر خزاں ہے تو دو دن بہار ہے ☆ اک رنگ پر کبھی نہیں رہتا ہوا کا رنگ صباؔ
دل میں شوقِ دیدِ روئے یار ہے ☆ لائے گی کچھ حسرتِ دیدار رنگ احدؔ

دل گرفتارِ بلا ہے، جانِ الجھن میں شفیقؔ ☆ ہم ہوئے جب سے اسیرِ دامِ گیسوئے جمال شفیقؔ
دیکھ کر رکھو قدم معروفؔ راہِ عشق میں ☆ خامہ ساں اس راہ میں کٹتا ہے سر پہلے پہل معروفؔ
دم بھر کو تری وعظ میں ہم بیٹھ کے واعظ ☆ برسوں نہ رہے بزمِ خرابات کے قابل جلالؔ

دوست نے پھیرلی نگاہ شفیقؔ ☆ ہوگئی کیا خطا، نہیں معلوم شفیقؔ
دُکھ پہنچے جو کچھ تم کو، تمہاری یہ سزا ہے ☆ کیوں اُس کے ہوسؔ عاشق جاں باز ہوئے تم ہوسؔ
دل جو لیتے ہو تو آدھوں آدھ دو حصے کرو ☆ ایک میرے پاس رکھو، ایک اپنے پاس تم داغؔ
دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ☆ ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں دردؔ

داغؔ جا کر نہ پھرے سوئے عدم اپنے رفیق ☆ ہم یہ سمجھے تھے کہ دم بھر میں چلے آتے ہیں داغؔ
دیر نہیں، حرم نہیں، در نہیں، آستاں نہیں ☆ بیٹھے ہیں رہ گزر پہ ہم، غیر ہمیں اٹھائے کیوں غالبؔ
دنیا سے یاسؔ! جانے کو جی چاہتا نہیں ☆ واللہ! کیا کشش ہے اِس اُجڑے دیار میں یاسؔ
دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں ☆ روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں غالبؔ

دیکھ لینا پھر بڑی مشکل سے نکلے گا ظہیرؔ ☆ تم نہ دو دل میں جگہ اُس خانماں برباد کو ظہیرؔ۔د
دل جو مارا گیا فراقؔ! تو کیا ☆ زندگی بھر اُسی کا ماتم ہو فراقؔ
دلِ فانی سے گو نکلی، مگر آساں نہیں نکلی ☆ عجب شے تھی خدا بخشے، امیدِ وصلِ جاناں کو فانیؔ
دیر و حرم میں شیخ و برہمن رہیں خراب ☆ ملتا ہے وہ کہاں، کہیں جس کا مکاں نہ ہو آتشؔ
دِلؔ کی مانو تو ایک کام کرو ☆ ہو کے بد نام خوب نام کرو دِلؔ

دستور ہے کہ آئے جو بزم خیال میں ☆ تابِ نظر بھی لے کے وہ آئے نظر کے ساتھ نظرؔ
دل پیچ و تاب میں ہے ولیؔ کا مثالِ موج ☆ تجھ زلفِ تابدار کا پُر پیچ حال دیکھ ولیؔ
دل گیا، ہوش گیا، صبر گیا، جی بھی گیا ☆ شغل میں غم کے ترے ہم سے گیا کیا کیا کچھ میرؔ
دردِ دل، زخمِ جگر، کلفتِ غم، داغِ فراق ☆ آہ! عالم سے مرے ساتھ چلا کیا کیا کچھ میرؔ

دیا دکھائی مجھے تو اُسی کا جلوہ میرؔ ☆ پڑی جہاں میں جا کر نظر جہاں میری میرؔ
دھوئیے جان سے اب ہاتھ اثرؔ ☆ کیجیے اور محبت کیجیے اثرؔ
دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے ☆ آخر اِس درد کی دوا کیا ہے غالبؔ
داغؔ اُن سے دماغ کرتے ہیں ☆ نہیں معلوم کیا سمائی ہے داغؔ
دعوائے عاشقی ہے تو حسرتؔ کرو نباہ ☆ یہ کیا کہ ابتدا ہی میں گھبرا کے رہ گئے حسرتؔ
دیکھیے، موت آئے فانیؔ یا کوئی فتنہ اُٹھے ☆ میرے قابو میں، دلِ بے صبر و تاب آنے کو ہے فانیؔ

ڈ

ڈھونڈتے پھرتے ہیں اسکو دل میں جو موجود ہے ☆ آرزو کچھ بھی نہیں یہ پھیر ہے تقدیر کا — آرزو
ڈال دے سایہ اپنے آنچل کا ☆ ناتواں ہوں کفن بھی ہو ہلکا — ناسخ
ڈرتا ہوں دیکھ کر دلِ بے آرزو کو میں ☆ سُنسان گھر یہ کیوں نہ ہو مہمان تو گیا — داغ
ڈورے نہیں ہیں سُرخ تری چشمِ مست میں ☆ شاید چڑھا ہے خون کسی بے گناہ کا — سراج
ڈرو اللہ سے اے داغ دیکھو ہوش میں آؤ ☆ بتوں کی یاد میں غافل خدا سے اِس قدر رہنا — داغ
ڈر گیا اُس نگاہِ برہم سے ☆ دل کو یارائے التجا نہ ہوا — حسرت
ڈرے جو حشر میں وہ، مجھ کو دیکھتے ہی کہا ☆ مرا رفیق، مرا داغِ جاں نثار آیا — داغ

ڈھونڈتا پھرتا ہوں جس کو اے فلک ملتا نہیں ☆ کیا ہوا وہ نوجواں میرا مثالِ آفتاب — احمد
ڈوب کر پانی میں ناحق جان کیوں دیتا ہے تو ☆ ڈوبنا گر ہے تجھے تو فکر کے دریا میں ڈوب — فکر
ڈالتا ہے مغربی معشوق کِس انداز سے ☆ خوش لباسی سے زیادہ خوش گریبانی کا رعب — مقصد
ڈار سے اپنی بچھڑے ہوئے ہیں ☆ اِن پرندوں کو گھر دینا یا رب — انجم

ڈرتے ڈرتے کہوں گا رازِ نہاں ☆ خواب میں مجھ سے جب ملیں گے آپ — داغ
ڈھونڈتے پھیریئے اگر لے کے چراغ ☆ مجھ سا عاشق جو کہیں پایئے آپ — رند
ڈھونڈتا ہے عبث امیر سبب ☆ ایک دن بے سبب ملیں گے آپ — امیر

ڈر ہے یہی کہ ایسا نہ ہو بعد مرگ بھی ☆ لگنے نہ دے زمیں سے دلِ بیقرار پشت — ذوق
ڈرتے ڈرتے جو کہا کہ میں ترا عاشق ہوں ☆ قہقہہ مار لگا کہنے، وہ طناز، دُرست — سودا
ڈھونڈتے اُس کو کوچے کوچے پھرے ☆ دل نے ہم کو کیا خراب بہت — میر
ڈھونڈا ہزار پر نہ کوئی آدمی ملا ☆ سب کچھ ہے اس جہاں کے اندر سوائے دوست — سحر

ڈرتا نہیں ہوں میں بھی، اب اے عشق! بلا سے ☆ جس طرح کی چاہے، تو مرے سر پہ بلا بھیج — مصحفیؔ
ڈبڈبا آئے مری آنکھوں میں اشک ☆ جب کسی نے ہجر میں پوچھا مزاج — حفیظؔ
ڈبو رہا ہے مجھے بحر کس خطا پہ امیر ☆ حباب کا نہ مخالف ہوں میں نہ دشمنِ موج — امیرؔ
ڈر ڈر کے ملک بھی ہوئے کاندھوں سے گریزاں ☆ اب ہجر میں کوئی نہ اِدھر ہے نہ اُدھر آج — امیرؔ
ڈوبا ہے شفق بیچ صنم! پنجۂ خورشید ☆ یا مہندی کا ہاتھوں پہ ترے رنگ رہا رچ — سوداؔ

ڈالی بازار جو سوداؔ نے متاع دل کو ☆ لٹ گئی دیکھتے ہی جنس خریدار کی طرح — سوداؔ
ڈرتا ہوں چاک دل کو مرے پلکوں سے وہ سیئے ☆ نازک نظر پڑی ہے بہت اس رفو کی طرح — میرؔ
ڈھئی دیئے ہوئے بیٹھا ہوں تیری چوکھٹ پر ☆ کہ پائے بوس رہوں سنگِ آستاں کی طرح — سحرؔ
ڈالوں کبھی نہ آنکھ پری ہو کہ حور ہو ☆ ایسی کھنچی ہے دل میں ستمگر تری طرح — تسلیمؔ

ڈالیاں پھولوں کی خم ہونے لگیں بہرِ سلام ☆ نظر آئے جو کوئی دستِ گل اندام میں شاخ — سحرؔ
ڈھونڈ ہی لے گی نگہ میری دمِ نزع اُسے ☆ دل سے پوشیدہ نہیں کوچۂ دلدار کا رُخ — کلیمؔ

ڈھونڈ کر مارے گی اِک اِک کو قضا میرے بعد ☆ نہ بچے گا کوئی بد خواہ مرا میرے بعد — احمدؔ
ڈوب جاتا ہے سفینہ جا کے خود گرداب میں ☆ ناخدا کو ہوتا ہے جب ناخدائی پر گھمنڈ — شبنمؔ
ڈھل جائے گا شباب پہر دو پہر کے بعد ☆ ماہِ دو ہفت سالہ نہ کر حسن پر گھمنڈ — شبنمؔ
ڈر ہے تلاش یار میں ہو جائے تو نہ گم ☆ ہرگز نہ اس کو اے دلِ خانہ خراب ڈھونڈ — شبنمؔ
ڈھونڈو عبث نہ فصل خزاں میں بہار کو ☆ پیری میں میرے یار نہ عہدِ شباب ڈھونڈ — شبنمؔ
ڈھونڈتا پھرتا ہوں لیکن نہیں ملتا کاغذ ☆ تپ فرقت میں ہوا مجھ کو مسیحا کاغذ — احمدؔ

ڈالے نظر تمہاری بلا لالہ زار پر ☆ تم بجلیاں گراؤ دل داغدار پر — ریاضؔ
ڈرتا ہوں کہ تیرا کہیں سینہ نہ تڑق جائے ☆ اے مصحفیؔ! اس طرح نہ فریاد کیا کر — مصحفیؔ
ڈوبنے والے پہ طاری تھا وہ عالم یاس کا ☆ آسماں کی سمت دیکھا سوئے ساحل دیکھ کر — کیفؔ

ڈھلا ہے حُسن لیکن رنگ ہے رُخسارِ جاناں پر ☆ ابھی باقی ہے کچھ کچھ دھوپ دیوارِ گلستاں پر — مشتاق
ڈریئے شکستِ رونقِ بازار دیکھ کر ☆ بک جایئے نگاہِ خریدار دیکھ کر — صفی
ڈرو تم بھی اثر کرتی ہے جب یہ سنگ و آہن پر ☆ مِلا ہے فوق آہِ آتشیں کو برق خرمن پر — سحر

ڈالے ہیں سوز ہجر نے کانٹے زبان پر ☆ لِلّٰہ تو ہی اب مجھے اے چشم تر نواز — کیف
ڈھونڈتا ہے دل شوریدہ بہانے مطرب! ☆ درد انگیز غزل کوئی نہ گانا ہرگز — حالی

ڈھونڈتا ہے مشام شاعر کا ☆ خندۂ گل میں درد کی بو باس — فراق
ڈوبا جو کوئی آہ کنارے پہ آگیا ☆ طغیانِ بحرِ عشق ہے ساحل کے آس پاس — مومن
ڈر ہے دلوں کے ساتھ امیدیں بھی پس نہ جائیں ☆ اے آسیائے گردشِ لیل و نہار بس — حالی

ڈھونڈ لیتی ہے، لاکھ میں یکتا ☆ کوئی دیکھے مری نظر کی تلاش — داغ
ڈھونڈا جو آکے ہوش میں، پایا نہ پیرہن ☆ کانٹوں میں دھجیاں تھیں، جو دستار کی تلاش — شرف
ڈرا نہ رندوں کو گرمئی حشر سے واعظ ☆ تو میکدہ میں نہ مضمونِ آفتاب تراش — سحر

ڈھونڈ لے تسلیم اک راہ صحیح ☆ ہے یہ سب دنیا و مافیہا غلط — تسلیم ۔ م
ڈرتا ہے کوئے دل صف مژگاں سے اے اسیر ☆ ہمّت ہے مرد کے لئے وقتِ مصاف شرط — اسیر
ڈر مری آہ سے ظالم نہ جلا جی، کہ نہیں ☆ جہنم سے تو کم شعلہ فشاں، اے واعظ — مومن
ڈر اس میں کیا جو میں اُس بُت کا ہوگیا بندہ ☆ ہر ایک حال میں اللہ ہے مرا حافظ — کلیم
ڈروں ہوں میں، نہ کریں رند تیری داڑھی کا ☆ تبرکات میں داخل ہر ایک مُو واعظ — سودا

ڈر گئی یہ دیکھ کر میری شب دیجور شمع ☆ پاؤں رکھتے ہی لگن میں ہوگئی کافور شمع — اسیر
ڈر کر ترے آگے یہ ہوئے مائلِ پرواز ☆ پیدا ہوئے پروانہ صفت بال و پر شمع — اسیر
ڈوبتا ہے شرم سے جب مہر تجھ کو دیکھ کر ☆ خاک ہوگا پھر ترے ہوتے کوئی روشن چراغ — پرتو

ڈرتے ہیں ہم کہیں نہ وہ سمجھیں شکایتیں ☆ نازک ہو، کیا سنو گے مرا ماجرائے عشق — کلیم
ڈھونڈے گا جو لے کر بھی تو خورشید کی مشعل ☆ پرتو کے برابر کا نہیں پائے گا عاشق — پرتو

ڈھونڈنے کی کسی پرواہ ہے حسین لاکھوں میں ☆ پرچہ اخبار کا لاتا ہے خبر ایک نہ ایک — سحر
ڈرا کر آہ سے آغا کی تو بھی ☆ جلا دیوے گی اک دن لامکاں تک — آغا
ڈوبیں دریا و کوہ و شہر و دشت ☆ تجھ سے سب کچھ ہے چشمِ تر نزدیک — میر
ڈرتی ہے خاروں سے مرا دامن نہ چاک ہو ☆ آتی نہیں ہوا مری شمع مزار تک — فصاحت
ڈرتے ہیں منکر و نکیر، بھاگے مبشر و بشیر ☆ شکل میری دیکھ کر سوکھتی ہے جانِ مرگ — اختر

ڈھونڈتا رہتا ہوں مضمون ابروے خمدار کا ☆ میں پڑھا کرتا ہوں بس شمشیر خانی آج کل — مہر
ڈھونڈتے ہم کیوں دوائے دردِ دل ☆ کاش تم ہوتے بجائے دردِ دل — مضطر

ڈھب کوئی یار سے ملنے کا نکلتا نہیں، آہ ☆ مشورہ کرتے ہیں پہروں دلِ دلگیر سے ہم — عیش
ڈرتے ہیں چشم و زلف و نگاہ و ادا سے ہم ☆ ہر دم پناہ مانگتے ہیں ہر بلا سے ہم — داغ
ڈرتے نہیں ہیں پرسشِ روزِ جزا سے ہم ☆ عاصی بنے ہیں رحمتِ بے انتہا سے ہم — بیدل
ڈرتے ہیں اپنی بڑھتی ہوئی بے حسی سے ہم ☆ ہو جائیں دیوتا نہ کہیں آدمی سے ہم — وفا۔ع
ڈرایا مت کرو عاشق کو ہر دم ☆ اِتنا ہوّا بھی نہیں ہوتا ہے آدم — آبرو

ڈوبی تھی فضا نکہتِ گیسو دوتا میں ☆ وہ رات کی خوشبو ترے کوچے کی ہوا میں — شفیق
ڈراتا کیوں ہے اے تسلیم، واعظ مجھکو دوزخ سے ☆ مراحصہ نہیں ہے کیا خدا کے فضل و احساں میں — تسلیم
ڈرتا ہوں آسماں سے بجلی نہ گر پڑے ☆ صیّاد کی نگاہ سوئے آسماں نہیں — مومن
ڈریئے خرام ناز سے خوباں کے، ہم نشیں ☆ ٹھوکر سے یہ اُٹھاتے ہیں آفات کے تئیں — میر
ڈراتے کیا ہو کہہ کہہ کر، یہ خنجر ہیں یہ بھالے ہیں ☆ یہ خنجر اور یہ بھالے سب ہمارے دیکھے بھالے ہیں — حلم
ڈھونڈتا پھرتا ہوں اے اقبال اپنے آپ کو ☆ آپ ہی گویا مسافر، آپ ہی منزل ہوں میں — اقبال

ڈرستم کرنے سے، اے ظالم! یہ کچھ لازم نہیں ☆ آہ ہر مظلوم کی میری سی بے تاثیر ہو — قائم
ڈرتے نہیں رسوائی عقبیٰ سے بھی حسرت ☆ دنیا میں تو پروائے ملامت نہیں تم کو — حسرت
ڈالا نہ بے کسی نے کسی سے معاملہ ☆ اپنے سے بھی کھنچتا ہوں، خجالت ہی کیوں نہ ہو — غالب
ڈرایا ہے، مٹایا ہے یہ کہہ کر وصل میں اُس نے ☆ بگڑ جائیں گے ہم بس بس شکایت اپنی رہنے دو — داغ
ڈھونڈتا ہے دل اُسے جس میں ادا مستانہ ہو ☆ ہر ادا میں ناز ہو اور نازِ معشوقانہ ہو — راقم
ڈر ہے کہ تم نے خون کسی کا کیا نہ ہو ☆ اتنا بھی شوخ ہاتھ کا رنگِ حنا نہ ہو — ریاض

ڈھونڈ پہلے جذبۂ اُلفت کی پاکیزہ زمیں ☆ حسرتِ دل کے محل کی پھر کہیں بُنیاد رکھ — وفا
ڈر ہے اُس چشم سے یارو کہ دم خوں ریزی ☆ نہ وہ کافر پہ کرے ہے نہ مسلماں پہ نگاہ — مصحفی
ڈھونڈا ہے جس نے اسکو تو پایا ہے آپ میں ☆ دیکھو کہ قرب بندے کو ہے کیا خدا کے ساتھ — وزیر

ڈھونڈ اے فطرت کسی کو دلرُبائی کے لئے ☆ دل ترستا ہے مذاقِ آشنائی کے لئے — سیماب
ڈر لگا ہے نہ خدا سے کوئی فریاد کرے ☆ سر جھکائے ہوئے محشر میں مرا قاتل ہے — جاہ
ڈھونڈتی ہے جس کو دنیا کعبہ و بت خانہ میں ☆ وہ نہ کعبے میں ہے نشتر اور نہ بتخانے میں ہے — نشتر۔ ہ
ڈرا تو ہم کو نہ قبضے پہ ہاتھ رکھ رکھ کر ☆ قسم ہے تیری ہی، اپنی تو آرزو یہ ہے — سودا
ڈرتا ہوں کہیں دم نہ نکل جائے خدا را ☆ اے برق شب ہجر میں باتیں نہ کر ایسی — برق
ڈرتا ہوں کہ بوخونِ تمنا کی نہ چھوٹے ☆ اے دل بُری حالت ہے جدائی میں جگر کی — احد
ڈالا ہے بیخودی نے عجب راہ پر مجھے ☆ آنکھیں ہیں، اور کچھ نہیں آتا نظر مجھے — جگر
ڈھونڈے ہے تجھے تمام عالم ☆ ہر چند کہ تو کہاں نہیں ہے — درد
ڈھونڈتے پھرتے ہیں اک عالم میں شیدائی تجھے ☆ لگ گئی کس کی نظر اے حُسنِ زیبائی تجھے — داغ
ڈھونڈتی ہیں تجھے مری آنکھیں ☆ اے وفا کچھ ترا پتا بھی ہے — داغ

ذ

ذکرِ بُتاں سے پہلی سی نفرت نہیں رہی ☆ کچھ اب تو کُفرِ مومنؔ دیں دار کم ہوا مومنؔ
ذکر اُس پری وش کا، اور پھر بیاں اپنا ☆ بن گیا رقیب آخر، تھا جو راز داں اپنا غالبؔ
ذوق میں صورتِ موج آ کے فنا ہو جاؤں ☆ کوئی بوسہ تو بھلا اے لبِ ساحل دینا آسیؔ
ذکرِ شراب و حور، کلامِ خدا میں دیکھ ☆ مومنؔ! میں کیا کہوں؟ مجھے کیا یاد آ گیا؟ مومنؔ
ذوقؔ کے مرنے کی سُن کر پہلے تو کچھ رُک گئے ☆ پھر کہا تو یہ کہا منھ پھیر کر، اچھا ہوا ذوقؔ
ذرا دم لو کہیں گے حالِ دل بھی ☆ ہمارے لب پہ رکھا ہے گلہ کیا داغؔ
ذوقؔ بیمارِ محبت ہے خدا خیر کرے ☆ کہ یہ آزار ہوا جس کو وہ جاں بر نہ ہوا ذوقؔ
ذکر اہلِ وفا کا جب آیا ☆ داغؔ، اُن کی زباں سے نکلا داغؔ

ذوقؔ جلدی مئے گلرنگ سے بھر ساغرِ مُل ☆ لبِ نازک کو ہے اُس کے ہوسِ جامِ شراب ذوقؔ
ذوقِ پرواز کو مل جائیں گے کہسار بہت ☆ رفعتِ کوہ بھی پائے گی طلب گار بہت رفیقؔ
ذرّہ ذرّہ ہے ثنا خواں حُسنِ عالم تاب کا ☆ حشرؔ پوچھے مجھ سے کوئی گرمیٔ بازارِ دوست حشرؔ
ذرا کام لے ضبط سے دیدۂ تر ☆ اُٹھانی نہ پڑ جائے مجھ کو ندامت کیفؔ
ذرا تو معنی قُلقُل پہ غور کر واعظ ☆ ابھی سے تو نہ اُگل شیشہ و سبو کے گھونٹ سحرؔ
ذرا تو رحم کر اے جوشِ گریہ فرقت میں رُلا رُلا کے نہ یوں دیدۂ پُر آب اُلٹ لطافت

ذکرِ حسرتؔ پہ وہ بولے، مری رسوائی کا ☆ یہی دیوانہ، یہی بے سرو پا ہے باعث حسرتؔ
ذکرِ عشق کے ڈرتے ہیں بشر سب اے برقؔ ☆ اٹھ گیا نامِ وفا اس کی جفا کے باعث برقؔ

ذکر کرنا قیس کا، لیلیٰ کا ہے دیوانہ پن ☆ پوچھتا ہے کون تیرے سامنے مجنوں کو آج عیشؔ
ذکرِ بہار کل تھا خزاں کا فسانہ آج ☆ صیّاد کا قفس ہے مرا آشیانہ آج سحرؔ

ذوقِ جنوں نہیں ہے ابھی پیرہن شناس ☆ وحشت بھٹک رہی ہے کف و پیرہن کے بیچ — رفیق
ذرا سی جان کو لاکھوں طرح کے کھٹکے ہیں ☆ چمن نہ لائے کہیں رنگ آسماں کی طرح — ریاض
ذکر بھی کرتا نہیں کوئی جہاں میں بعد مرگ ☆ اُٹھ گئی دنیا سے مری داستاں میری طرح — تسلیم
ذکر اُس شیریں دہن کا ہے مرے وردِ زباں ☆ ہو نہ شیرینی بھلا میرے سُخن میں کس طرح — عیش
ذکرِ رقیب چھیڑنا اور مجھ سے پوچھنا ☆ نشتر چبھو کے گھر سے اُٹھانا کسی طرح — راقم

ذرا یونہی تجھے چاہے ہوئے زمانہ ہوا ☆ نہ مٹ سکی مگر اس آرزوئے خام کی یاد — فراق
ذبح ہونا کوچۂ الفت میں، ہے ان کی نماز ☆ ہے صدا تکبیر کی، گویا اذانِ اہلِ درد — اقبال
ذبح کوئی نہ کوئی ہوا میرے بعد ☆ چال خنجر کی وہ کس روز چلا میرے بعد — احمد
ذہن بھٹکا کیا ماضی کے شبستاں میں سلامؔ شبِ غم نیند مجھے آئی بہت دیر کے بعد — سلام

ذکرِ حُسن یوسفی سُن کر وہ ہوتا ہے خفا ☆ اِس قدر ہے اُس بُتِ ظالم کو صورت کا گھمنڈ — سالک۔ غ

ذوقِ دل سوختہ دیواں لکھے اپنا کیا خاک ☆ متحمل نہیں گرمئی سُخن کا کاغذ — ذوق
ذکر تھا وصفِ خط و لب کا جو خط میں احمدؔ ☆ مور ہر حرف بنا، قندِ مکرر کاغذ — احمد

ذرا گرم نظروں سے دیکھے جو ساقی ☆ ابھی مے سے پتلا ہو شیشہ پگھل کر — امیر
ذرّہ و پروانہ آسا گردش ایام سے ☆ ہیں پریشاں حال دن بھر ہم، تو سوزاں رات بھر — امیر
ذکر اُس مُصحف عارض کا بھی ہوتا ہے ضرور ☆ جمع ہوتے ہیں جہاں حافظ قراں دو چار — امیر
ذبح کرنے کو مرے پوچھتے کیا ہو تکبیر ☆ تم چھری پھیر بھی دو نام خدا کا لے کر — ذوق
ذوقِ بیداری بجز خواب پریشاں کچھ نہیں ☆ خواب گویا اک خیالِ خام ہے تیرے بغیر — بسمل
ذرا تو چین دے، میں باز آیا تیرے رہنے سے ☆ نکل پہلو سے، اے دل! اسقدر مت شوروغوغا کر — جرأت
ذرّے ذرّے سے عیاں ایک پریشانی ہے ☆ کیا تری راہ سے گزرے ہیں پریشاں دو چار — داغ
ذرا یہ دورِ گلچین جائے پھر تم چہچہے سُننا ☆ ابھی تو نغمہ سنجانِ چمن ہیں زیرِ دام اکثر — ملا

ذبح ہو کر پیاس کم ہو تشنۂ دیدار کی ☆ اس قدر پانی کہاں قاتل ترے خنجر کے پاس — امیرؔ
ذبح کرنے سخت جانوں کے چلے ہیں آپ اگر ☆ اک چھری بھی ڈاب میں رکھ لیجئے خنجر کے پاس — فصاحتؔ

ذکرِ ساقی میں بھی مے خواروں کو ملتا ہے مزا ☆ شاہدِ شیریں سخن ہے داستانِ مے فروش — جاہؔ
ذکرِ درویش خموشی اُس کی ☆ بے زبانی ہے زبانِ درویش — سحرؔ

ذوقِ دل مست مجھے رکھتا ہے ☆ جم نہیں ہوں جو کروں جام کی حرص — امیرؔ
ذوقؔ! اسمائے الٰہی ہیں سب اسمِ اعظم ☆ اُس کے ہر نام میں عظمت ہے، نہ اک نام میں خاص — ذوقؔ
ذکر و فکر و ریاض و صوم و صلوٰۃ ☆ سارے جھگڑے ہیں اک برائے خلوص — حسرتؔ
ذی فہم جو ہیں وہ نہ ہوئے مبتلائے حرص ☆ مہمل ہیں سر سے پاؤں تلک حرف ھائے حرص — سحرؔ

ذات سے ہوں میں بے خبر، کیف سے بے نیاز ہوں ☆ قلبِ حزیں نہ ہو کبھی کاسۂ جم سے مستفیض — حافظؔ
ذاتِ واحد کے تصوّر میں رہو محو جلیلؔ ☆ یادِ گیسو ہے نہ اچھی، نہ خیالِ عارض — جلیلؔ

ذکرِ حورانِ جناں ہے سرِ منبر ہر روز ☆ آج کل اَوج پہ ہے حُسنِ بیانِ واعظ — جاہؔ
ذکر تو دخترِ رز کا ہو کسی رنگ سے ہو ☆ وعظ میں تیرے بھی کچھ ملتی ہے لذّت واعظ! — امیرؔ
ذکرِ مے وعظ میں جب آتا ہے ☆ جھومتا ہے سرِ منبر واعظ — جلیلؔ
ذرا سی بات میں کہتے ہو ترک ربط کیا ☆ یہ زود رنجی ہے تو بے وفا خدا حافظ — رندؔ

ذکرِ حق سے دل کو روشن کر جلاتا کیا ہے شمع ☆ گُل نہیں ہوتا ہے اے گویاؔ یہ تا محشر چراغ — گویاؔ
ذرّہ افشاں کا خمِ ابرو میں رکھتا ہے فروغ ☆ طاق کعبہ میں نظر آتا ہے یا روشن چراغ — وزیرؔ

ذہن جانے نہیں دیتے تری ذات اور طرف ☆ نہ یہ ذات اور طرف ہے، نہ صفات اور طرف — سحرؔ
ذرا سی دیر کرو امتحان کی تکلیف ☆ اُٹھاؤ میرے لئے ایک آن کی تکلیف — داغؔ

ذرا سی دیر ہی ہو جائے گی تو کیا ہوگا ☆ گھڑی گھڑی نہ اٹھاؤ نظر گھڑی کی طرف — اکبر

ذکر کرتے ہوئے ان آنکھوں کا ☆ ہم چلے آئے ہیں میخانے تک — عدم
ذرا سا جو اُلجھا یہ تارِ نگاہ ☆ دباتے رہے وہ کمر دیر تک — داغ
ذرّہ بھی نہیں ہے زرِقاروں کی یہاں قدر ☆ دنیا کو سمجھتے ہیں ترے در کے گدا خاک — داغ
ذکر جب چھڑ گیا قیامت کا ☆ بات پہنچی تری جوانی تک — فانی

ذہن و دل پُر نور ہیں گو علم کی تنویر سے ☆ ہاں مگر اسرار ہستی کو کہاں سمجھے ہیں لوگ — وفا

ذکرِ دردِ دل پہ ہنستے تھے جلیل ☆ ہوگئے خود مبتلائے دردِ دل — جلیل
ذبح صیاد کرے گا تجھے کل، ہے یہ خبر ☆ آج جو کچھ ہو سنانا وہ سُنا لے بُلبُل — امیر
ذلیل وخوار ہیں اب تو وگرنہ غیر کی صورت ☆ کبھی ہم بھی تھے تیری بزم میں توقیر کے قابل — تسلیم

ذکرِ نشاطِ خلد پہ ہنستا ہے میرا دل ☆ اِس غم کدے کو جب سے بسائے ہوئے ہو تم — بسمل
ذرا بھی ہوتے جو عاقل تو مر گئے ہوتے ☆ خدا کا شکر ہے مسؔتر کہ بیوقوف ہیں ہم — مسؔتر
ذہن کے پردے پہ تصویرِ ہوس کو کھینچ کر ☆ جذبۂ ایثار سے وابستگی بیچو نہ تم — وفا
ذہن و دل پر حکمراں ہو جائے گی تیرہ شبی ☆ میری مانو علم و فن کی روشنی بیچو نہ تم — وفا

ذکر اس کا رات دن ہے پھر بھی وہ راضی نہیں ☆ کچھ کمی ہے فکر صاحب آپ کے اخلاص میں — فکر
ذوقؔ اِس صورت کدہ میں ہیں ہزاروں صورتیں ☆ کوئی صورت اپنے صورت گر کی بے صورت نہیں — ذوق
ذکر کیا جوشِ عشق میں اے ذوقؔ ☆ ہم سے ہوں صبر و تاب کی باتیں — ذوق
ذکرِ عاشق سے نہیں ایک دم اُن کو فرصت ☆ ناز و انداز وہ ایجاد کیا کرتے ہیں — آتش
ذرا ہم بھی سُنیں تم نے کہا کیا ☆ عدو سے، جب سر محفل ہو، ہم ہوں — ریاض
ذرا اے آرزوئے وصل موقع ہاتھ آنے دے ☆ کہ وہ روٹھے ہوئے پہروں کے اب کچھ من کے بیٹھے ہیں — ریاض

ذرا سی بات پہ آنکھیں چھلکنے لگتی ہیں ☆ ذرا سی بات پہ کتنا ملال کرتے ہو شادؔ۔خ
ذی نظر ہو، ہوش مند ہو، صاحبِ ادراک ہو ☆ سازشِ اغیار کا کچھ تو پتہ کرتے چلو وفاؔ
ذرا دل چور ہو جائے تو دیکھ ☆ یہ شیشہ لائقِ اہلِ نظر ہو شفیقؔ
ذرا وہ دن تو آنے دو کہ پیشِ داورِ محشر ☆ ہمارا ہاتھ ہو اور بے وفا تیرا گریباں ہو شفیقؔ
ذکر شراب کر کے زباں دھو رہا ہے شیخ ☆ ہو، لیکن اس قدر بھی کوئی پارسا نہ ہو رضاؔ
ذرّہ ذرّہ ہے یہاں ٹوٹے ہوئے دل کا جواب ☆ کہتے ہیں درد کی دنیا مرے ویرانے کو بیخودؔ۔م

ذوقِ جمال، وشوقِ خیال و امیدِ یار ☆ کتنے ہجوم ہیں دلِ ہنگامہ زا کے ساتھ مجروحؔ
ذکرِ گل کیا ہے صبا اب، کہ خزاں میں ہم نے ☆ دل کو ناچار لگایا خس و خار کے ساتھ میرؔ
ذرا او ناز والے یاد رکھ میں بھی ہوں دیوانہ ☆ چھلک جائے نہ میری ناز برداری کا پیمانہ شفیقؔ

ذوقِ برہم چاہئے، شوق گریزاں چاہئے ☆ مجھ کو اب تیرے سوا سب کچھ پریشاں چاہئے جگرؔ
ذکرِ مہر و وفا تو ہم کرتے ☆ پر تمہیں شرمسار کون کرے داغؔ
ذات پر اُس کے بس ختم ہے معشوقیت ☆ جو بشر دنیا میں ہے منجملۂ عشاق ہے سوداؔ
ذرّوں کو یہاں چین نہ اجرامِ فلک کو ☆ یہ قافلہ بیتاب کہاں گرمِ سفر ہے اصغرؔ
ذرا آہستہ لے چل کاروانِ ہوش و مستی کو ☆ کہ سطحِ ذہنِ انساں سخت ناہموار ہے ساقی جوشؔ
ذوق کو بس نزع میں بھی رہے گا تیرا انتظار ☆ جانبِ در دیکھ لے ہے جبکہ ہوش آجائے ہے ذوقؔ
ذرا تو آنکھ کھلے، عقل میں شعور آئے ☆ ہم اپنے آپ میں آئیں تو وہ ضرور آئے جگرؔ
ذبح کرنے میں پڑیں چھینٹیں جو میرے خون کی ☆ آپ کی پوشاک میں بوئے محبت ہوگئی تعشقؔ
ذرا سی بات پر اے داغؔ! تم اُن سے بگڑتے ہو ☆ اسی کا نام اُلفت ہے محبت ایسی ہوتی ہے داغؔ

ر

رہِ اُلفت میں کھو بیٹھا حواس و ہوش و دل اپنے ☆ پتہ کیا خاک ڈھونڈیں بیدلِ گم کردہ ساماں کا — بیدلؔ
رشک کو کیا پوچھتے ہو دوستو ☆ نقشِ فنا تھا، سو فنا ہو گیا — رشکؔ
روئے جو یادِ گیسوئے جاناں میں اے صباؔ ☆ دامانِ ابر بھیگ کے رومال ہو گیا — صباؔ
روزِ ازل سے یاد میں ساقی کی اے قلقؔ ☆ میں مست کیفِ جامِ شرابِ طہور تھا — قلقؔ
رکھے رہتے ہیں دل پر ہاتھ اے میرؔ ☆ یہیں شاید کہ ہے سب غم ہمارا — میرؔ

رکھ لے سر اپنے زانوئے نازک پہ شوق سے ☆ تیرا مریضِ عشق بہت ناتواں ہے اب — مومنؔ
رشک سے ہونٹھ چبایا کئے سب بزم میں ہم ☆ لبِ ساغر سے بہم دیکھ کے اغیار کے لب — معروفؔ
رنج فراق اُن سے جو میں نے بیاں کیا ☆ اتنا ہی کہہ کے چپ وہ ہوئے یہ ترا نصیب — داغؔ
راہ سے کعبے کے ہم نے ریزۂ مینا چُنے ☆ کیا عجب اس کے عوض ہم کو ملے حج کا ثواب — ریاضؔ

روتے نہ بن پڑے گا مبادا اثر جو ہو ☆ آنکھیں لڑائیے نہ مری چشم تر سے آپ — سحرؔ
روٹھنے کا بھی سبب کوئی ہوا کرتا ہے ☆ آپ ہو جاتے ہیں باتوں میں خفا آپ ہی آپ — داغؔ
رات کیا روزِ طرب دیکھ لیا اے جوہرؔ ☆ آگیا وہ صنم مہر لقا آپ سے آپ — جوہر۔لؔ
رنج و غم دونوں یہ مدّت سے مرے ہیں غمگسار ☆ ترک مجھ سے کیونکر ہو ان غمگساروں کا ملاپ — ظفرؔ

روز و شب کی اپنی معیشت، نقل کریں کیا تم سے میرؔ ☆ دن کو قیامت جی پہ رہے ہے، شب کو بلا لاتی ہے رات — میرؔ
رنگ لائے گا ترا دستِ حنائی کافر ☆ ایک دن لائیں گے اس ہاتھ پہ ایمان بہت — داغؔ
رہتا ہے ہجراں میں غم غصّے سے کام ☆ اور وے بھی، سُن کے ہیں برہم بہت — میرؔ
رشک جن پر ہے فرشتوں کو حفیظؔ ☆ ایسے دنیا میں ہیں انسان بہت — حفیظؔ
روز لیتا ہے جو خونِ عاشقِ مضطر کو چاٹ ☆ لگ گئی کیا ہے اے قاتل ترے خنجر کو چاٹ — ظفرؔ

رو برو اُس زلف و خط کے یک سر مو ہو نہ قدر ☆ باندھ کر رکھ دے کوئی گر سنبل و ریحاں کی پوٹ ظفر
رُک رُک کے دل ہمارا بیتاب کیوں نہ ہووے ☆ کثرت سے دردِ غم کی رہتا ہے اس پہ جھرمٹ میر

رکھ دیں لحد میں لاش تردّد فضول ہے ☆ دیتے ہیں مجھ شہید کو غُسل و کفن عبث رند
رہا میں اُس سے گرفتہ اک عمر تک لیکن ☆ کیا جو خوب تامّل تو کچھ نہ تھا باعث قائم
رہتے ہیں میرے چارہ ساز فکر میں مبتلا عبث ☆ مجھ کو مزا ہے درد کا، کرتے ہیں یہ دوا عبث امیر

رونقِ باغ جہاں کا کچھ نہیں ہے اعتبار ☆ کل جو تھی نغمہ سرا بُلبُل، اُسے دیکھا نہ آج گلشن
رہ رہ کے ہچکیاں مجھے آتی ہیں کیوں امیر ☆ کرتے ہیں یاد کیا وہ مجھے بار بار آج امیر
رشک آیا عند لیبانِ چمن کو مجھ پہ رند ☆ باغ میں لپٹا جو اُس گُل سے میں گستاخانہ آج رند
رات دن لب پر دعا ہے موت کی ☆ پوچھتے کیا ہو کہ کیسا ہے مزاج حفیظ

رہتے تھے ہم تو شاد نہایت عدم کے بیچ ☆ اس زندگی نے لا کے پھنسایا ہے غم کے بیچ سودا
رونا کڑھنا عشق میں دیکھا مرا جن نے، کہا ☆ کیا جئے گا یہ ستم دیدہ ان آزاروں کے بیچ میر
رونقِ خانہ گئی یار کے ہمراہ، اب آہ ☆ خاک اُڑتی ہے پڑی خانۂ ویراں کے بیچ جرأت

رویا کریں گے آپ بھی پہروں اسی طرح ☆ اٹکا کہیں جو آپ کا دل بھی، مری طرح مومن
رہتا ہے جہاں وہ یار، ہم کو ☆ بھاتی ہے اُسی دیار کی صبح نظیر
رنجِ فراق یار میں مرجاؤں یا جیوں ☆ میں تجھ سے پوچھتا ہوں یہ اے بیکسی صلاح داغ

رہتا ہے دل میں بادۂ گل رنگ کا خیال ☆ ساقی رہے نہ کیوں مری چشم پر آب سُرخ امیر
رکھے ہے وہ نامِ خدا کیا ادا و ناز شوخ ☆ برتے ہے عشاق سے ہر دم پے انداز شوخ عیش
رہتی ہے خونِ دل پہ معاش اپنی مصحفی ☆ ہے رنگِ چہرہ اپنا تو اس کیمیا سے سُرخ مصحفی
راسخ اب ترکِ عشق کرتے ہیں ☆ اُس کے صدموں سے ڈر گئے شاید راسخ

رنگِ رخسارِ گُل ولالہ دگر گوں ہوگا ☆ نہ رہے گی یہ گلستاں کی ہوا میرے بعد آتشؔ
رغبت نہ شیخ سے نہ برہمن سے اے صباؔ ☆ دونوں میں ایک کی بھی نہیں ہے دُکاں پسند صباؔ

رہی جو خط و کتابت کی چھیڑ چھاڑ ظفرؔ ☆ بہت سیاہ ہوئے اس چھیڑ چھاڑ میں کاغذ ظفرؔ
رقم جو کی تھی اُسے اپنی خاکساری کچھ ☆ تو دیکھا وہ خس و خاشاک میں پڑا کاغذ جرأتؔ
راسخؔ مزے سے اُن کے بھی ٹک تم ہو آشنا ☆ اس نخل نامُراد کے ہیں کیا ثمر لذیذ راسخؔ

رکھتا نہیں جہاں میں کسی کا خُدا گھمنڈ ☆ جتنے ہیں عیب ان میں ہے سب سے بڑا گھمنڈ شوقؔ
رات اور دن کی ہے سردی کا برابر عالم ☆ ایک ہی آٹھ پہر یار ہے مدراس کی ٹھنڈ پرتوؔ

رشکؔ! ناداں ہوئے جاتے ہو دانا ہو کر ☆ سامنا قطروں کا کرنے لگے دریا ہو کر رشکؔ
روح اربابِ محبت کی لرز جاتی ہے ☆ تو پشیماں نہ ہو، اپنی جفا یاد نہ کر فانیؔ
رازِ ہستی تشنۂ تعبیر ہے تیرے بغیر ☆ زندگی تقصیر ہی تقصیر ہے، تیرے بغیر ملّاؔ
رعنائیِ خیال کو ٹھہرا دیا گناہ ☆ زاہد بھی کس قدر ہے مذاقِ سخن سے دور حسرتؔ
روح سے قدر ہے اس پیکر خاکی کی امیرؔ ☆ کیا حقیقت ہے صدف کی جو ہو گوہر باہر امیرؔ

رات کوں دیکھا تھا تیری زلف کوں ☆ دل میں ہے باقی پریشانی ہنوز ولیؔ
روزِ اوّل سوں چمن ہے حُسن کے ☆ نیئں ہوا پیدا ترا ثانی ہنوز ولیؔ
رنجش و التفات و ناز و نیاز ☆ ہم نے دیکھے بہت نشیب و فراز حالیؔ

راسخؔ! اے بے شرم، اے بیدرد، اے ننگِ وفا ☆ ہے تجھے دل کی اسیری سے رہائی کی ہوس راسخؔ
رہتے کھنچے ہوئے ہیں ہمیشہ بُلا کے پاس ☆ گویا کہ دور رکھتے ہیں مجھ کو بٹھا کے پاس بیدلؔ
رہے ہم جوں صبا آوارہ تیرے عشق میں لیکن ☆ نہ پائی بوئے اُلفت تجھ میں اے گلفام سو سو کوس معروفؔ
راسخؔ ہیں عجب عاشقِ معشوق طبیعت ☆ تعظیم اگر بھولے تو ہوں یار سے ناخوش راسخؔ

رنگی سی آ گئی سُنتے ہی راسخ کے تئیں ☆ چلنے کی اُس کے کی ہے جو میں نے بیاں روش — راسخ
روئے رنگیں بھی بہارِ حُسن سے گلزار ہے ☆ چشم نرگس ہے دہن، غنچۂ گُل ہیں اُس کے گوش — رند

روز ہوتا ہے بیاں غیر سے اپنا اخلاص ☆ چشم بد دور تمہیں ہم سے بھی ہے کیا اخلاص — مومن
رکھے ہے جیسے کہ عاشق کے دل سے غم اخلاص ☆ جہاں میں کوئی رکھتا ہے ایسا کم اخلاص — عیش

روح کو بالیدگی ہو جس میں اب وہ دل نہیں ☆ ہم نشیں مجھ کو بہارِ جاں فزا سے کیا غرض — بسمل
روزِ ازل سے پاک ہیں رندانِ بے ریا ☆ اُن کو وضو سے اور تیمّم سے کیا غرض — داغ

راسخ جفائے یار کا شاکی ہے گاہ گاہ ☆ ننگِ وفا ہے تو اُسے کیا وفا سے ربط — راسخ
روشن ہے اے سراج کہ فانی ہے سب جہاں ☆ مطرب غلط ہے، جام غلط، انجمن غلط — سراج

روٹھ کر مجھ سے جاتے ہو جاؤ ☆ ہو گئے بد گماں، خدا حافظ — احد
رند آپے سے جو باہر ہیں تو ہوں ☆ تو نہ ہو جامے سے باہر واعظ — جلیل

رند اگر روئے انور سے الٹ دیوے نقاب ☆ سات پردوں میں چھپا دے منھ کو پہ شرمائے شمع — رند
روئے عرق فشاں سے کرے گی جو سامنا ☆ طاہر کہاں سے لائے گی یہ آب و تاب شمع — طاہر
راتوں کو چھپ کے جب وہ گئے ہیں عدو کے گھر ☆ اے داغ ہو گئی ہے مرے دل کو اطلاع — داغ

روشن ہو آفتاب قیامت کا اے ظفر ☆ ہم دلوں کی شمعِ سرِ گور سے چراغ — ظفر
رعب ایسا چھا گیا ہے سخت جانی کا امیر ☆ موت میری دور ہی سے مجھ کو دکھلاتی ہے تیغ — امیر
روشنی میں شرم سے وہ منھ چھپائے رہتے ہیں ☆ وصل میں ہوتا ہے اپنا دوستو دشمن چراغ — احمد

رہے زیرِ عارض کہاں شب کو پھول ☆ نظر آتے ہیں سب نشاں صاف صاف — داغ

روتا ہوں غم میں کسی آئینہ رو کے اب ☆ ہوں کیوں نہ سیلِ اشک سے میرے مکان صاف معروفؔ
ریاضِ دہر میں اس رنگ سے گزرتی ہے ☆ خبر خزاں کی نہ فصلِ بہار سے واقف قلقؔ

رسوائے محبت جو ترے ہیں وہ کسی جا ☆ تعظیم کے قابل ہیں نہ توقیر کے لائق فیض۔م
رنگ سے چہرے کے رُسوا ہوا بیمارِ عشق ☆ عشق کو یارو چھپا سکتا نہیں انکارِ عشق سوداؔ
رہا ہوں بارِ مصائب سے اس قدر دو چار ☆ مری نگاہ میں آساں ہے آج راہِ دقیق وفاؔ

راہِ عدم میں دردؔ! میں اتنا ہوں جلد رَو ☆ پہنچا صبا کا ہاتھ نہ میرے غبار تک دردؔ
رندوں کی راہ بدلی، ان کی نگاہ بدلی ☆ میخوار ہی نہیں تو میخانہ گر کہاں تک شفیقؔ
رشتۂ الفت نے بندھوائے ہیں لاکھوں دل یوں ہی ☆ یہ نہیں موقوف کچھ تسبیح کے دانوں تلک عیشؔ

رندِ عالی مقام ہے اکبرؔ ☆ بُو ہے تقوے کی اور شراب کا رنگ اکبرؔ
روشنی ہے اُن کا ایماں، روک مت اُن کو قتیلؔ ☆ دل جلاتے ہیں یہ اپنا، تیرا کیا لیتے ہیں لوگ قتیلؔ
رازِ نیرنگیٔ حقیقت ہوں ☆ میں ہوں فانیؔ! حقیقتِ نیرنگ فانیؔ

رندؔ دنیا سے گیا داغِ غم فرقت لئے ☆ ایک دن چل کر چڑھاؤ قبر پر دو چار گُل رندؔ
رازِ دل اپنا کس سے کہوں ہائے مصحفیؔ ☆ ملتا نہیں مجھے تو کوئی راز دارِ دل مصحفیؔ
رات دن تنہائیاں، مجبوریاں، بے تابیاں ☆ کاش احقرؔ دیکھتے وہ اپنے دیوانے کا حال احقرؔ

روزِ جزا کا خوف نہیں کچھ ہمیں قلقؔ ☆ پائیں گے خلد اُلفتِ شاہِ اُمم سے ہم قلقؔ
رہیں گے کب تلک اے رندؔ خواب غفلت میں ☆ ہیں کس خیال میں اہل جہاں نہیں معلوم رندؔ
رات بھر تو رند رہتے ہیں جلیلؔ ☆ صبح کو کچھ اور ہو جاتے ہیں ہم جلیلؔ
روشن جمالِ یار سے ہے انجمن تمام ☆ دہکا ہوا ہے آتشِ گل سے چمن تمام حسرتؔ
رنج سے خوگر ہوا انساں، تو مٹ جاتا ہے رنج ☆ مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر، کہ آساں ہو گئیں غالبؔ

راتدن سوتا ہے اے رشکِ قمر فرقت میں برقؔ ☆ یہ توقع ہے کہ شاید تجھ کو دیکھے خواب میں — برقؔ
راتیں وہی ہیں، دن بھی وہی ہیں، مگر خمارؔ ☆ دل وہ نہیں تو اور ہی عالم ہے اِن دنوں — خمار
راہ پر اُن کو لگا لائے تو ہیں باتوں میں ☆ اور کُھل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں — داغؔ
رشک سے بات بھی کرتے نہیں اب ☆ کہیئے اس بات کو کیا کہتے ہیں — رشکؔ

روزِ محشر بھی ہوش اگر آیا ☆ جائیں گے ہم شراب خانے کو — مومنؔ
رتبہ کمالِ عشق کا حاصل نہیں ہوا ☆ اب داغؔ کو ہے مرشدِ کامل کی آرزو — داغؔ
رہیئے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو ☆ ہم سخن کوئی نہ ہو اور ہم زباں کوئی نہ ہو — غالبؔ
رنگ فق ہے آج اے جوہرؔ تمہارا کیا سبب ☆ کیا اُسی محبوب کو بے پردہ دیکھا رات کو — جوہرؔ۔ل
رندؔ! حاضر ہیں شیشہ و ساغر ☆ مے نہ سمجھو اگر حرام، تو لو — رندؔ

رندوں کو بہت نہ چھیڑ واعظ ☆ ان میں بھی ہیں کچھ خدا رسیدہ — جگرؔ
رشک پری انہیں جو کہا یہ ملا جواب ☆ جب ہم پری ہیں کیا ہمیں آدم سے واسطہ — داغؔ
رقعہ ہے چوری کا اور بھیجا ہے انجان کے ہاتھ ☆ یا الٰہی کہیں پڑ جائے نہ دربان کے ہاتھ — ذوقؔ

ریاضؔ ایسا گیا گذرا نہیں جو شان جانے دے ☆ گدائی کے لئے وہ لے کے جام جم نکلتا ہے — ریاضؔ
رکھیو غالبؔ! مجھے اِس تلخ نوائی سے معاف ☆ آج کچھ درد مرے دل میں سِوا ہوتا ہے — غالبؔ
رگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں قائل ☆ جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا، تو پھر لہو، کیا ہے — غالبؔ
رندؔ! موقع ہے عرضِ حال کرو ☆ یار تنہا ہے وقتِ فرصت ہے — رندؔ
روٹھا ہے وفاؔ جب سے میرا جانِ بہاراں ☆ خانہ دلِ برباد کا آباد نہیں ہے — وفاؔ
ریاضِؔ خضر صورت جب سوئے میخانہ آتے ہیں ☆ تو فوراً سر بمہر اک خُم لئے پیمانہ آتا ہے — ریاضؔ

ز

زیست کا اعتبار کیا ہے امیرؔ ☆ آدمی بُلبلہ ہے پانی کا امیرؔ
زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب ☆ موت کیا ہے انہیں اجزا کا پریشاں ہونا چکبستؔ
زندگی اب کس طرح ہو دیکھیے معروفؔ کی ☆ بے طرح پھرتا ہے پچھ اس کو وہ قاتل ڈھونڈتا معروفؔ
زاہدا! جوہرِ میکش سے تجھے کیا مطلب ☆ اُس کا پیمانہ جُدا ہے تیرا پیمانہ جُدا جوہر۔ل
زباں جو اُن کی شرفؔ نشے میں بہکتی ہے ☆ مزے مزے کی وہ کرتے ہیں گفتگو کیا کیا شرفؔ

زلف ہے چور، چشمِ یار شریر ☆ حُسن کا سب ہے انتظام خراب داغؔ
زُلفیں کُھلیں عزیزؔ! شب وصل بڑھ گئی ☆ دو طول شوق سے سخنِ مختصر کو اب عزیزؔ
زُلفِ بُتاں کی یاد میں، اے عیشؔ! کیا کروں ☆ دل نے مرے اٹھائے ہیں کیا پیچ و تابِ شب عیشؔ
زاہدا! چھوڑیں نہ ہم رندی و شاہد بازی ☆ عمل بد نظر آتا ہے ان اعمال سے خوب جراؔت

زباں تو کیا ہے لگی ضرب جب بھی مذہب پر ☆ ہمارا کیا ہے، رہا تو بھی اے خدا چُپ چاپ وفاؔ
زہے قسمت، خوشا نصیب، مگر ☆ آپ! وعدہ وفا کریں گے آپ ناشادؔ
زور پر پھر ہوئی آشفتہ سری آپ ہی آپ ☆ پھر بہلتا نہیں کچھ کام میں جی آپ ہی آپ سحرؔ
زندہ کرتے ہیں دلِ مُردہ کو اک ٹھوکر سے آپ ☆ داد اسکی ہم سے لیں یا داورِ محشر سے آپ جلالؔ

زندگی کی روح تیری شاعری میں ہے شفیقؔ ☆ تیرا اخلاقِ ادب دیتا ہے پیغامِ حیات شفیقؔ
زمانے کو بھلا سودا کوئی کس طرح پہچانے ☆ کہ اِس ظالم کی کچھ سے کچھ ہے ہر اک آن میں صورت سوداؔ
زاہدا! جنت مبارک ہو تجھے ☆ ہے مجھے جنت سے بہتر کوئے دوست فراقؔ۔خ
زیادہ دیکھ لطافت نہ وہ رُخِ روشن ☆ مُضر ہے چشم و بصارت کو آفتاب بہت لطافتؔ
زلف کے حلقے سے اس روئے عرق آلودہ نے ☆ چادرِ شب میں باندھی ہے انجمِ تاباں کی پوٹ ظفرؔ

زندگانی کا کیا بھروسہ ہے ☆ سارے جھگڑے نبیں تو جھٹ پٹ مجروح
زمانہ جلد پھر بدلے گا کروٹ ☆ نظامِ دہر میں ہے تھرتھراہٹ ناشاد

زلفِ جاناں تک رسائی ہو چکی ☆ اے صبا! ہے آپ کو سودا عبث صبا
زاہد! نہیں ہے اپنی تجھے پاسِ آبرو ☆ رندوں سے تو کرے ہے جو وقتِ خمار بحث سودا
زیست وہ ہے جو کٹے مشغلۂ عشق میں عمر ☆ اور نہ اِس شغل میں گزرے تو ہے اوقات عبث جرأت

زنجیرِ زُلف میں دلِ دیوانہ ہے اسیر ☆ اب یہ قرارِ واقعی اس کا ہوا علاج جرأت
زُلفِ پُر پیچ کا گر عکس پڑے اُس رُخ پر ☆ ہو عیاں چشمۂ خورشیدِ جہاں تاب میں موج عیش
زُلف گر اُس رُخ پہ اُلجھی ہے تو بس لازم ہے عیش ☆ پنجۂ خورشید سلجھا دے بجائے شانہ آج عیش
زُلف کو لٹکاتے ہیں رُخسار پر سَو سَو طرح ☆ آئینہ اُن کا مصاحب ہے، مقرب شانہ آج آتش

زندگی! کِس کے بھروسے پہ محبت میں کروں ☆ اِک دل غم زدہ ہے سو بھی ہے آفات کے بیچ میر
زلفِ پُرخم کی صفت سہل نہیں ہے طاہر ☆ نبدشِ شعر کو درکار ہیں گفتار کے بیچ طاہر
زیرِ زمیں تو چین ہو، رکھ دیجیو کوئی ☆ اُس کی گلی کی خاک، ہمارے کفن کے بیچ جرأت

زُلفِ دراز چلنے میں لپٹے ہے پاؤں سے ☆ اے ماہ! شام چومتی ہے یا کہ پائے صبح گویا
زاہدو! ہم اُس صنم کا دھیان چھوڑیں کس طرح ☆ اپنا وہ ایمان ہے، ایمان چھوڑیں کس طرح ظفر
زبانِ خار ہوئی تر ہماری وحشت سے ☆ کہ چھالے پھوٹے بھی چشمِ خوں فشاں کی طرح داغ
زیبا ہے قدِ یار پہ دھانی لباس کیا ☆ تازہ ہری بھری ہے یہ سروِ چمن کی شاخ لطافت
زرد پڑ جاتا ہے گو صاحبِ آزار کا رُخ ☆ مگر ایسا بھی نہیں ہے ترے بیمار کا رُخ کلیم

زاہد بھی میکدے کی طرف کیا چلے گئے ☆ مدّت سے ہے امیرؔ! درِ خانقاہ بند امیر
زاہد چشمۂ کوثر ہو مبارک تجھ کو ☆ ہم کو کافی ہے خانۂ خُمار کی بوند داغ

زندگی تک ہیں قیامت کے یہ سارے دھڑکے ☆ مجھ کو کیا غم ہے اگر حشر ہوا میرے بعد — آتشؔ
زباں کاٹیو صیّاد ہم اسیروں کی ☆ قفس سے جائے اگر تا بہ آشیاں فریاد — صباؔ

زاہدو! ہم کو نہیں اپنی عبادت کا گھمنڈ ☆ ہاں اگر کچھ ہے تو حق کی جوشِ رحمت کا گھمنڈ — سالکؔ۔ غ
زور تعویذ کا چلتا تو عرب میں یارو ☆ کیا کوئی ایک بھی مجنوں کو نہ دیتا تعویذ — نظیرؔ
زاہد خدا کی یاد میں کرتا ہے کاہلی ☆ دیتے نہیں مریض کو ہرگز دوا لذیذ — اخترؔ

زمیں سے زیرِ زمیں کچھ تو لے جا ☆ کہ آنا نہیں پھر دو بارہ زمیں پر — جرأتؔ
زمانہ حضرتِ بیخودؔ کبھی یکساں نہیں رہتا ☆ کہیں گذرے ہے دنیا میں کسی کی ایک حالت پر — بیخودؔ
زیرِ دیوار ذرا جھانک کے تم دیکھ تو لو ☆ ناتواں کرتے ہیں دل تھام کے آہیں کیوں کر — داغؔ
زندگی، موت کے قابو میں ہے آنا بیدلؔ ☆ گل کو مرجھانا ہی رہ جاتا ہے پیدا ہو کر — بیدلؔ
زاہد ڈرانہ حشر سے بڑھتی ہے اپنی ضد ☆ دانستہ ہم قصور کریں گے قصور پر — برقؔ

زخم شمشیر ستم گر نے کیا اپنا کام ☆ یارو تم ڈھونڈتے ہو مرہم زنگار ہنوز — سوداؔ
زمزمہ سنجیاں سنائیں کسے ☆ ہمصفیر اپنے کر گئے پرواز — مجروحؔ
زخم دل پر ہے مرے تیغ جنوں کا ناصح ☆ تو گریبان کا ناداں سیئے ہے چاک ہنوز — سوداؔ
زندگی میں خود ہے پنہاں مرگِ انسانی کا راز ☆ دامنِ گُل میں ہے گُل کی شعلہ سامانی کا راز — نشترؔ
زخم جو تیغِ تبسم سے دئے ہیں تم نے ☆ صورتِ گُل وہ آتے ہیں خنداں ہر روز — جلیلؔ

زاہد! دیر میں چھپ چھپ کے نہ تو جایا کر ☆ پاس اچھا نہیں تسبیح کا زنار کے پاس — احمدؔ
زیبا ہو خاکِ عشق کا جامہ رقیب کو ☆ کیوں کر خوش آئے، مرد کا پہنے جو زن لباس — امیرؔ
زندگی میں خوشی نہ دور نہ پاس ☆ وصل کی رات اور اتنی اُداس — فراقؔ
زیرِ دیوار خانہ باغ اُس کے ☆ ہم کو جا ملتی خانہ دار اے کاش — میرؔ
زمیں پر، زیرِ فلک، کیا رہے زباں خاموش ☆ پڑے ہیں زیرِ زمیں مہرِ آسماں خاموش — برقؔ

زاہد کو یاد خُلد ہے، کوثر کی موج ہے ☆ کیا کیا اُڑائے پھرتی ہے اسکو ہوائے عیش — حفیظ

زُہرہ بھی جو تعلیم لے آکر تو بجا ہے ☆ اے رشک پری اب تو ترا ہے وہ بلا رقص — صبا
زنداں سے جو اے جوشِ جنوں چھوٹیں پاؤں ☆ صحرا میں کروں جا کے بگولے سے سوا رقص — صبا
زہد و تقویٰ سے نہیں ہوتیں دعائیں مستجاب ☆ وقت ہیں کچھ خاص خاص اور ہیں ادائیں خاص خاص — حالی

زلف کو دیکھ کر مجھے رشک آتا ہے ☆ کہ میسّر ہے اُسے بوس و کنارِ عارض — مصحفی
زاہد عبث تو رغبتِ جنّت دلاتا ہے ☆ رکھتا ہوں میں تو کوچۂ دلدار سے غرض — احد
زاہد نگاہ بھر کے وہ بے دید دیکھ لے ☆ اتنا ہوا نہ خدمتِ اہلِ نظر سے فیض — مومن

زخمِ خنجر سے جو مِلا مجروح ☆ ہم نے غیروں سے چھپایا وہ خط مجروح — مجروح
زینۂ منبر ہے لغزش کی جگہ ☆ جانیو واعظ اسے راہِ صراط — حالی
زہے وہ معنی قران کہے جو تو واعظ ☆ پھٹے دہن کے تئیں اپنے کر رفو واعظ — سودا
زلفِ جاناں بڑھ آئی ایڑی تک ☆ سُنبل بوستاں خدا حافظ — احمد

زاہد! جگہ نہ دان ہو تو حاضر ہے گھر مرا ☆ میخانہ شکلِ کعبہ نہیں تنگ، ہے وسیع — سودا
زندۂ جاوید پروانے بھی کہلانے لگیں ☆ سیکھ لے تجھ سے جلانے کا اگر دستور شمع — قلق

زمانہ کود پڑا آگ میں یہی کہہ کر ☆ کہ خون چاٹ کے ہوجائے گی یہ آگ بھی داغ — فراق
زُلفیں اٹھاؤ رُخ سے کہ دل کی جلن مٹے ☆ بُجھ جائے ہے جہاں میں وقتِ سحر چراغ — مومن

زلفِ مشکیں کی طرف منھ پھیر کر کہنے لگے ☆ آئی ہے صبحِ وطن شامِ غریباں کی طرف — احد
زُلفوں کی یہ سرگوشیاں سر پر بلائیں لائیں گی ☆ غمّاز بھی گرمِ سخن، ایک اس طرف ایک اُس طرف — داغ
زخموں سے دل چھن گیا تسلیم کا ☆ آئے اس مژگان سے پیکاں صف بہ صف — تسلیم

زمانِ عیش کے انجام پر نظر ہے مجھے ☆ صبا وصال میں یاں ہے نگاہ سوئے فراق — صبا
زندگی کیوں نہ ہووے مجھ پر شاق ☆ یار بے اعتنا و دِل مشتاق — سودا
زخم جب بھرتا نظر آتا ہے کچھ ☆ دل میں رکھ لیتے ہیں ہم شمشیر عشق — داغ

زباں سے تھا نہ ممکن شکوۂ جور ☆ اشاروں سے کہا آخر کہاں تک — داغ
زندگی! یادوں سے تیری، بھیگ جاتی ہے پلک ☆ ساتھ تو نے ہی دیا ہے، بے کسی کی موت تک — فراق
زمانہ عقل کو سمجھا ہوا ہے مشعلِ راہ ☆ کسے خبر کہ جنوں بھی ہے صاحبِ ادراک — اقبال
زاہد تمام عمر رہا محوِ وعظِ خشک ☆ لیکن وہ اختتام پہ آپہنچا حور تک — اُمّ ہانی

زاہدوں کو چھپ کے دے آتے ہوے پیر مغاں ☆ اور ہی کچھ اب تمہارا اے سخی داتا ہے رنگ — امیر
زبس غیروں سے ہے وہ گرمِ صحبت ☆ مرا جلتا ہے جی کیا، دیکھ کر آگ — مومن
زہد و اصرارِ اجتناب گناہ ☆ جس سے پیدا ہیں ارتکاب کے رنگ — حسرت
زردیِٔ رُخ نے بنایا اس کو کشت زعفران ☆ ہنس رہے ہیں دیکھ کر سب ترے دیوانے کا رنگ — گویا

زلف مشکیں میں کا ہے کو رکھتے ☆ کیا خبر تھی انھیں فگار ہے دل — مومن
زلف کو مکھڑے پہ کیوں دیتے ہو تکلیف عبث ☆ مرغِ دل کا ہے مرے دام میں لانا مشکل — عیش
زمانہ اُس کا قائل ہے، وہ جو کچھ ہے ترا کوچہ ☆ بڑھی ہے آسماں سے جور میں جس کی زمیں قاتل — کیف

زہرِ غم کر چکا تھا میرا کام ☆ تجھ کو کس نے کہا کہ ہو بدنام؟ — غالب
زندگی ہوگئی عذاب ہمیں ☆ گزرے زاہد ترے ثواب سے ہم — صبا
زلف سے بچتے تو تھی گھات میں وہ چشمِ سیاہ ☆ ہوتے شاہیں کا شکار اُڑتے اگر دام سے ہم — رند

زندگی زندہ دلی کا نام ہے ☆ مُردہ دل کیا خاک جیا کرتے ہیں — ناسخ
زیست سے تنگ ہوا ے داغ تو کیوں جیتے ہو ☆ جاں پیاری بھی نہیں جان سے جاتے بھی نہیں — داغ

زمانہ گرم رفتاری سے اپنی برق جلتا ہے ☆ رکھیں ہم پاؤں جس جا داغ پڑ جائے بیابانوں میں — برقؔ
زائران کعبہ سے اقبال یہ پوچھے کوئی ☆ کیا حرم کا تحفہ زم زم کے سوا کچھ بھی نہیں — اقبالؔ
زاہد! بتوں کی دیکھ کبھی جلوہ باریاں ☆ رہ جائیں گی دھری یہ عبادت گذاریاں — فراقؔ

زاہد شرابِ ناب سے جب تک وضو نہ ہو ☆ قابل نماز پڑھنے کے مسجد میں تو نہ ہو — امیرؔ
زندگی کرتے ہیں مرنے کے لئے اہل جہاں ☆ واقعہ میرؔ ہے درپیش عجب یاروں کو — میرؔ
زہے وحدت کہ کثرت میں بھی ہے انداز یکتائی ☆ ہر آئینے میں دیکھا ایک ہی مہر درخشاں کو — شفیقؔ
زاہد شراب پینے دے مسجد میں بیٹھ کر ☆ یا وہ جگہ بتا کہ جہاں پر خدا نہ ہو — داغؔ
زلف وہ دام کہ جس دام سے آزاد نہ ہو ☆ آنکھ وہ چور کہ جس چور کی فریاد نہ ہو — داغؔ

زندگی کے ساتھ ہیں اے داغؔ سب آرائشیں ☆ قبر میں لے جا کے کیا کرتا سکندر آئینہ — داغؔ
زاہد کو تعجب ہے، صوفی کو تحیّر ہے ☆ صد رشکِ طریقت ہے یہ لغزشِ مستانہ — اصغرؔ
زاہد نہ کھینچ رنج تو سوداؔ کی وضع کا ☆ جا مدرسے میں کھینچ تو چلّے سمجھ سمجھ — سوداؔ
زاہد کو ایک قطرۂ زم زم پہ ناز ہے ☆ یاں خُم کا خُم اڑاتے ہیں پیرِ مغاں کے ساتھ — داغؔ

زمانہ بڑے شوق سے سُن رہا تھا ☆ ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے — ثاقبؔ
زباں کھلتے ہی اُس کافر نے یہ کہہ کر زباں سی دی ☆ اثرؔ اچھا نہ ہوگا اب جو شکوے درمیاں آئے — اثرؔ
زاہد صد سالہ آیا میکدے میں بھول کر ☆ لا شرابِ کہنہ ساقی، اِس پُرانے کے لئے — داغؔ
زمینِ چمن گُل کھلاتی ہے کیا کیا؟ ☆ بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے؟ — آتشؔ
زباں پہ حوروں کی ہوتی صدائے صلی علیٰ ☆ درود پڑھ کے، جو اے شادؔ! ہم سُبو لیتے — شادؔ
زلفِ سیاہ جو رُخ پہ کسی کے بکھر گئی ☆ اہلِ نظر کے دل پہ قیامت گزر گئی — شبنمؔ

س

سمجھے تھے ہم تو میرؔ کو عاشق اسی گھڑی ☆ جب سُن کے تیرا نام وہ بیتاب سا ہوا — میرؔ
سُن کے مرنے کی خبر رندؔ کی بولا یارو! ☆ آج دنیا سے مرا چاہنے والا اُٹھا — رندؔ
سمجھتا یا نہ اے آتشؔ سمجھتا ☆ دلِ مضطر کو سمجھایا تو ہوتا — آتشؔ
سخت کافر تھا جس نے پہلے میرؔ ☆ مذہب عشق اختیار کیا — میرؔ
سامنے یار کے اے ذوقؔ بہانا آنسو ☆ ہے تو چاہت کے جتانے کو بہانا اچھا — ذوقؔ

سب کتابوں کے کُھل گئے معنی ☆ جب سے دیکھی نظیرؔ! دل کی کتاب — نظیرؔ
سُن کے یہ قبلے سے ابر اُٹھے تو ہے پینا ثواب ☆ لٹ رہا تھا میکدے میں، ہم نے بھی لوٹا ثواب — ریاضؔ
سجدے پہ سر قلم ہو، دعا پر زباں کٹے ☆ گویا نہ وہ زمیں ہے، نہ وہ آسماں ہے اب — مومنؔ
سرمہ ایسا کوئی آنکھوں میں لگا دے معروفؔ ☆ میں تو دیکھوں رہوں پر اس کی نظر سے غائب — معروف

سحرؔ تڑپا کرے گا بستر پر ☆ غیر سے، ہے غضب، ملیں گے آپ — سحرؔ
سونے نہ دے گی آپ کو بستر پہ میری یاد ☆ تارے تمام رات گنا کیجئے گا آپ — شفیقؔ
سنبھل سنبھل کے چلو اکیتا کرو پیدا ☆ بچھا چکا کوئی بارود جا بجا چپ چاپ — وفاؔ
سہہ سہہ کے ستم ہو گئے مشاق بہت ہم ☆ جب جانیں کہ کوئی ستم ایجاد کریں آپ — فصاحتؔ

سچ تو کہہ کس مے کدے میں آج سوداؔ پی ہے مے ☆ دیکھ کر مستی کو تیری ہو گئے ہشیار مست — سوداؔ
سُنی نہ بات کوئی اُس سے ہم نے جُز دشنام ☆ یہی اک آئی ہے اُس شوخ بدگماں کو بات — ظفرؔ
سمجھتا ہوں الفت میں ہر غم کو راحت ☆ تمہارا کرم ہے، تمہاری عنایت — کیفؔ
سچ یہ ہے کی مرے قاصد نے بڑی چالاکی ☆ کر کے تسلیم، خط شوق گزارا جھٹ پٹ — داغؔ
سو بار کہا آنے کو یک بار نہ آئے ☆ کتنا وہ ظفرؔ بولتے ہیں ہائے ستم جھوٹ — ظفرؔ

سلام میں نے کیا رکھ کے ہاتھ سینے پر ☆ وہ جانتے ہیں مجھے دیکھ کر چھپائی چوٹ — داغ
سلامت میرا ایماں ہے، تو میں انسان ہوں بے شک ☆ وگرنہ چلتی پھرتی لاش ہوں اور وہ بھی لاوارث — فکر
سودائے زلفِ یار مناسب نہ تھا تمہیں ☆ طاہر تم اِس بلا میں ہوئے مبتلا عبث — طاہر
سُن کے دردِ دلِ عشاق یہ کہتا ہے وہ بُت ☆ بندے اللہ کے ہو، مجھ سے ہے فریاد عبث — امیر

سچ ہے خدا کی دین میں کیا دخل ہو سکے ☆ اک داغ کا مزاج ہے اک آپ کا مزاج — داغ
سچ ہے بُتوں کے حُسن خدا داد کو قلق ☆ زینت کی احتیاج نہ زیور کی احتیاج — قلق
سوزشِ رُخسار کو اوشمع رُو اپنے نہ پوچھ ☆ صورت پروانہ نظارے جلے جاتے ہیں آج — احد
سودا نے اپنے یار سے چاہا کہ کچھ کہوں ☆ ایسی کی اک نگہ کہ رہی من کے من بیچ — سودا
سیکڑوں پیچ وہ ہر بات میں کرتا ہے ظفر ☆ ایک ہو تو کہوں اُس شوخ کی تقریر کا پیچ — ظفر
ساقیِ بزم کو تلچھٹ کے ہے دینے میں دریغ ☆ ذلتیں جا کے وہاں رندِ قدح خوار نہ کھینچ — مجروح
سازشیں کرتے ہیں وہ اب مرے دشمن سے رئیس ☆ کل تلک ساتھ جو رہتے تھے مشیروں کی طرح — رئیس
ساقیا دے بھر کے جام اچھی طرح ☆ سیر ہو یہ تشنہ کام اچھی طرح — داغ
سب طرحیں اُس کی اپنی نظر میں تھیں کیا کہیں ☆ پر ہم بھی ہو گئے ہیں گرفتار اک طرح — میر
سرخیِ رنگ میں خورشید سے یکتا ہے وہ رُخ ☆ شفقِ صبح تجلّی کا تماشہ ہے وہ رُخ — تسلیم
سر چڑھے ہیں رقیب منھ پا کر ☆ کوئی ہوتا ہے بے سبب گستاخ — حفیظ
ساقی شرابِ سُرخ وہ مجھ مست کو پلا ☆ یاقوتِ آبدار سے جس کا ہو رنگ شوخ — امیر

ساغر و مینا پہ رونق پھر نہ آئی میرے بعد ☆ میرے ساقی نے بہت محفل سجائی میرے بعد — شفیق
سب غم تھے فراموش جہاں تجھ کو کیا یاد ☆ ہر درد کی ہے مجھ کو یہی ایک دوا یاد — سہیل
ساری رونق ہے یہ دیوانوں کی اُن کے آتش ☆ طوق و زنجیر سے ہوتا نہیں زنداں آباد — آتش
سامنے اُن کے جو قابو میں رہے ☆ چاہئے ایسی طبیعت پر گھمنڈ — حفیظ
سوز و گریہ سے دیا کرتے ہیں دھمکی چرخ کو ☆ کیا دل دیدہ کو ہے اِس آگ پانی پر گھمنڈ — تسلیم
سجودِ شوق کی رعنائیاں پوچھے کوئی ہم سے ☆ کہ خود سنگِ حرم آتا ہے مشتاق جبیں ہو کر — سہیل

سر پھوڑنا وہ غالبؔ شوریدہ حال کا ☆ یاد آگیا مجھے تری دیوار دیکھ کر غالبؔ
سیکھ لے ہم سے کوئی ضبطِ جنوں کے انداز ☆ برسوں پابند رہے پر نہ ہلائی زنجیر شہیدیؔ
ساتھ چھوڑا سفرِ ملکِ عدم میں سب نے ☆ لپٹی جاتی ہے مگر حسرتِ دیدار ہنوز آسیؔ
سیکڑوں چھوٹ گئے قیدِ محبت سے سرور ☆ زلفِ خوباں کا رہا تو ہی گرفتار ہنوز سرورؔ
ساقی کو اپنے دیکھ لوں جی بھر کے اور میں ☆ لبریز ہو نہ عمر کا پیمانہ چند روز قلقؔ

ساقئ مست کی آنکھوں نے کیا تم کو خراب ☆ ہے یہی اُس کی سزا بیٹھے جو مے خوار کے پاس معروفؔ
سمجھاؤ لاکھ دل کو، پر آتا نہیں قرار ☆ اِس کا بھی کچھ علاج بھلا ہے تمہارے پاس حسرتؔ
ساقی کو حیرت ہوگئی، مطرب کو وحشت ہوگئی ☆ برباد صحبت ہوگئی پہنچا جو میں محفل کے پاس امیرؔ
ساقی گئی بہار، رہی دل میں یہ ہوس ☆ تو منتوں سے جام دے اور میں کہوں کہ بس سوداؔ
سرخیِ خونِ شہیدانِ وفا سے منظورؔ ☆ اور بھی شوخ ہوا رنگِ حنا، اب کی برس منظورؔ
سوالِ وصل پہ سحرؔ اُن سے ہو سکے نہ جواب ☆ تو اپنے دل سے وہ مضمون لاجواب تراش سحرؔ
ساقی کا لطف دیکھ کے کہتے ہیں جل کے غیر ☆ کرتا ہے آج کل قلقؔ بادہ خوار عیش قلقؔ
سودائی ہو کے مفت میں بک جاؤ گے شرفؔ ☆ ناحق ہے تم کو حُسن کے بازار کی تلاش شرفؔ

سیدھی نگاہ میں ہیں تری تیر کے خواص ☆ ترچھی ذرا ہوئی تو ہیں شمشیر کے خواص امیرؔ
سودا بسر ہو خوبی سے اوقات ہر طرح ☆ پر درمیاں نہ ہووے بشرطِ کہ پائے حرص سوداؔ
ساغرِ دل کی تو واقف نہیں کیفیت سے ☆ دیکھ عکسِ رُخِ ساقی ہے اسی جام میں خاص ذوقؔ
ستم سے یار کے مطلب نہ کچھ جفا سے غرض ☆ ہمیں تو کام سے ہے کام، مدعا سے غرض رندؔ
سُنتا ہوں جوشِ وحشتِ دل میں کسی کی کب ☆ دیوانے کو ہے کب کسی ہشیار سے غرض احدؔ
سُرخیِ حُسن ہے ملبوسِ نگاہِ عارض ☆ یا عیاں نور کے پردے میں ہے نارِ عارض حسرتؔ

ساقی نہ ہو تو سیرِ چمن کا ہے کیا مزا ☆ جانا بغیر بادہ سوئے بوستاں غلط سوداؔ
سُن سُن کے عرضِ حال کی تکرار بار بار ☆ کہنا کسی کا ناز سے وہ دم بدم غلط داغؔ

سمجھے تھے ہم جو دوست تجھے، اے میاں غلط ☆ تیرا نہیں ہے جُرم، ہمارا گماں غلط سودا
ساقی کی بے رُخی کی کہاں تاب تھی مگر ☆ پیرِ مغاں کی روح کا کرنا پڑا لحاظ قلق
سخت گوئی سے تجھے چاہئے اے یار لحاظ ☆ بات بڑھ جاتی ہے، کھو دیتی ہے تکرار لحاظ آتش
سفر کے وقت جو رخصت کے واسطے میں گیا ☆ کچھ اور بات نہ کی بس کہا خدا حافظ رند

سارے جہاں کو گردشِ مجنوں کی ہو خبر ☆ لیکن نہ ہو تو صاحب محمل کو اطلاع داغ
سب گرمئ نفس کی ہیں اعضا گدازیاں ☆ دیکھو نہ زندگی ہے سراپا زبانِ شمع مومن
ساقیا ہے بہار زینتِ باغ ☆ دے چھلکتے ہمیں بھی مے کے ایاغ نظیر
سرد آہیں نہ دل کو مار رکھیں ☆ ہے ہوا تُند بجھ نہ جائے چراغ مجروح

ساقی یہ پلا اُس کو جو ہو جام سے واقف ☆ ہم آج تلک مے کے نہیں نام سے واقف قلق
ساحل پہ دیکھتے ہیں سبھی غور سے مجھے ☆ جس دن سے ہو گیا ہے سمندر مرے خلاف شاد۔خ
سفر کے جانے کی کیوں کر تمہیں اجازت دیں ☆ کہو یہ اُس سے جو رکھتا ہو آرزوئے فراق صبا
سودا یہ قصہ خط سے نہ کوتاہ ہو سکے ☆ ہے حُسنِ زلف یار سے عمر دراز عشق سودا

سہیلؔ اس چلتی پھرتی چھاؤں سے دلگیر کیا ہونا ☆ یہ دنیا کروٹیں لیتی رہی ہے بار بار اب تک سہیل
سراپا پاک ہیں دھوئے جنھوں نے ہاتھ دنیا سے ☆ نہیں حاجت کہ وہ پانی بہائیں سر سے پاؤں تک سودا
سب اسی عشق کے کرشمے ہیں ☆ ورنہ کیا اے مجازؔ! ہیں ہم لوگ مجاز
سیکھیئے دل کے چھیننے کے ڈھنگ ☆ نہ گئی دل کے ساتھ دل کی اُمنگ فانی
سوز اُلفت ہے مرے دل سے نکلتی ہوئی آگ ☆ یہ مئے تُند ہے ساغر سے اُبلتی ہوئی آگ فرحت

ساقی سے فصل گُل میں کریں کیوں سوال مئے ☆ کیا التماس کی بھی ضرورت ہے آج کل حسرت
سُنے ہے مصحفیؔ! اب تو بھی فی الحال ☆ مُنڈا کر سر کو ہو جا فارغ البال مصحفی
سامنا ہر روز کا ہے اُس بُتِ سفّاک سے ☆ اے صباؔ اللہ ہے اپنا نگہباں آج کل صبا

ساغرِ بادۂ اُلفت جو پلایا تھا ہمیں ☆ آج تک مست ہیں اے رندؔ! اُسی جام سے ہم — رندؔ
سُن قُربِ قیامت کا اک یہ بھی نشاں ہوگا ☆ بولیں گے زیادہ ہم، سمجھیں گے نہایت کم — فکرؔ
سیماب کی بھی اصل نہیں اپنے سامنے ☆ طاہرؔ! ہیں ہجرِ یار میں وہ بیقرار ہم — طاہرؔ

سب کو ہوتا ہے جہاں میں، پاس اپنے نام کا ☆ ہم بھی تو مومنؔ ہیں، دِل نذرِ صنم کیوں کر کریں؟ — مومنؔ
ستالو جس قدر چاہو مگر پھر مجھ سا دیوانہ ☆ چراغِ روئے زیبا لے کے ڈھونڈو گے زمانے میں — شفیقؔ
ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں ☆ ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں — اقبالؔ
سب کہاں، کچھ لالہ وگُل میں نمایاں ہوگئیں ☆ خاک میں کیا صورتیں ہوں گی جو پنہاں ہوگئیں — غالبؔ
سُنتا ہوں خفا بیٹھے ہیں وہ، تیوری پہ ہے بل، آنکھیں ہیں چڑھی ☆ خوش کر کے نہ آئے آج اُن کو، تو شادؔ ہمارا نام نہیں — شادؔ

سمجھو اُس بُت کے پیچ کیا مجروحؔ ☆ تم تو سیدھے سے اک مسلماں ہو — مجروحؔ
سوئے ہم چین سے تھے خوابِ عدم میں بیدلؔ ☆ حضرتِ عشق چلے آئے جگانے ہم کو — بیدلؔ
سارے بازارِ جہاں کا ہے یہی مول اے میرؔ ☆ جان کو بیچ کے بھی دل کے خریدار رہو — میرؔ
سارے عالم سے طبیعت برقؔ میری ہٹ گئی ☆ سازؔ سے خالی نہ پایا میں نے دنیا ساز کو — برقؔ
سُنتے ہی جس کو خلق میں کہرام مچ گیا ☆ جوہرؔ وہ تیری ہی تو کہیں داستاں نہ ہو — جوہرؔ
سرگرمِ تجلّی ہو، اے جلوۂ جانانہ! اُڑ جائے دھواں بن کر، کعبہ ہو کہ بُت خانہ — اصغرؔ
سنبھال پیرِمغاں نظمِ جام و پیمانہ ☆ ہلا نہ دیں کہیں مے کش بنائے میخانہ — شفیقؔ
سرفرازی کسے ہوتی ہے درِ جاناں پہ جلیلؔ ☆ ہم بھی پامال رہے سایۂ دیوار کے ساتھ — جلیلؔ

سلامؔ ایسی ہوا اب لغزش کہ نکلیں بزمِ دنیا سے ☆ کہانی خُلد و آدم کی پرانی ہوتی جاتی ہے — سلامؔ
سبق ایسا پڑھا دیا تو نے ☆ دل سے سب کچھ بھُلا دیا تو نے — داغؔ
سرہانے میرؔ کے آہستہ بولو ☆ ابھی ٹک روتے روتے سو گیا ہے — میرؔ
سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے ☆ دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے — بسملؔ۔ع
سوداؔ! نہ پوچھ کس سے وہ گل رو ہے آشنا ☆ ہوویں جو ایک دو تو بتاؤں، ہزار سے — سوداؔ

ش

شکایت ہے مجھے یارب! خداوندانِ مکتب سے ☆ سبق شاہیں بچوں کو دے رہے ہیں خاکبازی کا — اقبالؔ
شادؔ! کچھ پوچھو نہ مجھ سے میرے دل کے داغ کو ☆ ٹمٹماتا سا چراغ اک اپنے ویرانے میں تھا — شادؔ
شوقِ دیدار میں عاجز کا ہے بس ایک ہی کام ☆ تیرے بدلے تیری تصویر کو دیکھا کرنا — عاجزؔ
شریفِ مکہ رہا ہے تمام عمر اے شیخ! ☆ یہ میرؔ، اب گدا ہے شراب خانے کا — میرؔ
شوقِ وصالِ یار کے قابل بنا دیا ☆ دل کیا تھا؟ عاشقی نے اُسے دل بنا دیا — حسرتؔ

شرفؔ! وصیتِ آرائش لحد نہ کرو ☆ فنا کے بعد تمہیں کرّ و فر سے کیا مطلب — شرفؔ
شکوہ عبث ہے میرؔ! کہ کڑھتے ہیں سارے دن ☆ یا دل کا حال رہتا ہے درہم تمام شب — میرؔ
شب کو جو اُس کی زلف کا بندھ جائے ہے خیال ☆ ہم دیکھتے ہیں خواب پریشاں عجب عجب — ظفرؔ
شوق سے لکھیں مرے عصیاں فرشتے رات دن ☆ ایک رحمت اس کی ہے اس سارے دفتر کا جواب — امیرؔ

شبنم کی طرح اس چمنِ روز گار میں ☆ روتے ہی راتیں کٹتی ہیں جب سے جدا ہیں آپ — جوہرؔ
شوقِ پابوس تھا قاتل کا یہ مجھ کو دمِ قتل ☆ جا پڑا پاؤں پہ اور گر پڑا سر آپ ہی آپ — ظفرؔ
شیخ صاحب پارسائی آپ کی تسلیم ہے ☆ سوئے میخانہ مگر ہر روز کیوں جاتے ہیں آپ — شمیمؔ
شرم سے گو اب کسی جانب پلک اُٹھتی نہیں ☆ چٹکیاں لیں گے کلیجے میں اسی نشتر سے آپ — داغؔ

شبِ ہجر چمکائے گی داغِ دل ☆ فلک تجھ کو تارے دکھائے گی رات — داغؔ
شب کاٹتے ہیں ہم قلق و اضطراب میں ☆ سوتے ہیں آپ چین سے کیوں کر تمام رات — رندؔ
شوق میں اُس کے مزا، درد میں اُس کے لذت ☆ ناصحو! اُس سے نہیں کوئی مفر کی صورت — حالیؔ
شب کو میخانے میں کیوں پہنچے تھے اے حضرتِ شیخ ☆ کہیے اچھی تو کٹی قبلۂ حاجات کی رات — ریاضؔ

شرابِ ناب سے تر تھی زمینِ مے خانہ ☆ پھسل کے محتسب سنگ دل نے کھائی چوٹ — داغؔ
شبِ غم نے بچھادئے کانٹے ☆ چین آتا نہیں کسی کروٹ — مجروحؔ
شکوۂ غیر کیا میں نے تو وہ کہنے لگے ☆ میرے آگے یہ کیا کرتے ہو مذکور عبث — قلقؔ
شوخی و شرم نبھ نہیں سکتی ☆ منہ دکھا کر ہے پھر چھپانا عبث — مجروحؔ
شمع بزم عدو ہے وہ مجروحؔ ☆ تیرا ہر دم ہے دل جلانا عبث — مجروحؔ

شکوہ کرنے کی خو نہ تھی اپنی ☆ پر طبیعت ہی کچھ بھر آئی آج — حالیؔ
شوخی سے ٹھہرتی نہیں قاتل کی نظر آج ☆ یہ برقِ بلا دیکھیئے گرتی ہے کدھر آج — داغؔ
شام نزدیک جب آئی تو کہا اُس نے نظیرؔ ☆ کیا سبب ہے نہیں آیا جو وہ سودائی آج — نظیرؔ
شاید کسی دلبر پہ امیرؔ آہی گیا دل ☆ کیوں ہاتھوں سے تھامے ہوئے پھرتے ہو جگر آج — امیرؔ

شکلِ مجنوں کل جو دیکھی ہم نے تصویروں کے بیچ ☆ ایک مشتِ استخواں تھی لاکھ زنجیروں کے بیچ — ترقیؔ
شیشے کو بھی توڑو تو نکلتی ہے اک آواز ☆ عاشق ہی کا وہ دل ہے کہ ٹوٹے تو صدا ہیچ — سوداؔ
شب گئی، آئے نسیم سحری کے جھونکے ☆ منتِ خواب، اب اے دیدۂ بیدار نہ کھینچ — رندؔ

شام تک دیکھا کئے ہم سوئے در حیران سے ☆ خوب آنے کا کسی کے آہ تھا پیغام صبح — جرأتؔ
شیشۂ دل مرے پہلو میں مگر ٹوٹ گیا ☆ اشک آنکھوں سے ٹپکتے ہیں مئے ناب کی طرح — تسلیمؔ-م
شیخ جی کے ہاتھ میں پکڑا دی لکڑی رند نے ☆ نشہ بھی تھا اور پیری بھی تھی چلتے کس طرح — داغؔ
شیریں طبیعتوں سے ہے تلخی بہت بعید ☆ تسلیمؔ! نے شکر کا سُنا کس نے آب تلخ — تسلیمؔ-م
شعلۂ شمع مقابل ہو کہاں اے تسلیمؔ ☆ شجرِ طور وہ قد، برقِ تجلّی ہے وہ رُخ — تسلیمؔ-م

شربت خضر کو منھ بھی نہ لگاؤں ہرگز ☆ ہو میسر جو لعاب دہنِ یار کی بوند — داغؔ
شُکر ہے کچھ تو محبت میں ہوا رنگِ اثر ☆ تین دن اُس نے لگائی نہ حنا میرے بعد — امیرؔ
شفیقؔ اکثر پہنچتا ہے وہاں خود نامہ بر بن کر ☆ وہ کہنے کو ہے دیوانہ مگر چالاک ہے قاصد — شفیقؔ

شاعری ہے اور ہی چیز اے حفیظ ☆ لوگ کرتے ہیں لیاقت پر گھمنڈ — حفیظ
شوق سے لکھئے اگر جانب جاناں کاغذ ☆ ہو کبوتر کی طرح آپ پرافشاں کاغذ — مصحفی
شور ہے اشک کے باراں کے مرے، عالم میں ☆ چشم وا کیجئے تو البتہ یہ برسات ہے شاذ — مصحفی

شاید کہ آج حسرتِ جوہر نکل گئی ☆ اک لاش تھی پڑی ہوئی گور وکفن سے دور — جوہر
شرک ہے نظارۂ گل، روئے جاناں چھوڑ کر ☆ کفر ہے سُنبل کا چھونا، زلف پیچاں چھوڑ کر — معروف
شراب ناب سے اُبکائی جس کو آتی ہو ☆ وہ کیا کرے گا الٰہی، مئے طہور کی قدر — داغ
شامِ غم تیرے تصور ہی سے آنکھوں میں چراغ ☆ ورنہ میرے گھر میں ہو، اور روشنی تیرے بغیر — ملاّ

شیخ! اس بُت شکنی پر نہ ہو اتنا مغرور ☆ تو نے توڑا نہیں اپنا بُت پندار ہنوز — راسخ
شمع کی ہوتی ہے پروانے سے بڑھ کر تعریف ☆ یہ جلانے کا نیا یار نے سکھایا انداز — قلق
شیخ! اللہ رے تیری عیاری ☆ کس توجہ سے پڑھ رہا ہے نماز — داغ

شب جان زار رُک گئی لبِ دہن کے پاس ☆ پھر اُٹھ کے رہ گیا یہ مسافر وطن کے پاس — ذوق
شکوۂ آزار غیر کا جو کروں ☆ ہنس کہ کہتا ہے وہ کہ ہاں افسوس — مومن
شورشِ آلام ہے اے کیف ملتی کچھ مدد ☆ کاش ہوتا دوسرا اک اور دل بھی دل کے پاس — کیف

شیریں کو لائی ہے کششِ عشق بعدِ مرگ ☆ ہے بستیوں پہ تربتِ فرہاد کی تلاش — فصاحت
شاہراہِ عام سے گزرا یہ کیسا ازدہام ☆ لب پہ نعرے، حلق سوکھا، سینہ ساکن، دل خموش — رزمی
شیخ مفتون برہمن سے چھڑی رزمی کی بحث ☆ وہ تو یہ کہئے کیا ہم نے بصد مشکل خموش — رزمی
شاید کہیں گزرا ہے تو دامن کو جھٹک کر ☆ وبکی نہیں سینے میں مرے بے سبب آتش — مصحفی

شب کہا میں نے جو کہیئے تو یہیں رہ جاؤں ☆ تو کہا ہنس کے کہ رہتا ہے یہاں ایک ہی شخص — معروف
شدتِ اندوہ انسان کو بھلا دیتی ہے بھوک ☆ خاک دانے کی کریں مرغانِ زیرِ دام حرص — امیر

شریکِ بزمِ جہاں ہیں مثالِ بیگانہ ☆ نہ کام غیر سے رکھیں نہ آشنا سے غرض — رندؔ
شعر جب میرے مہکتے ہیں تو کہہ اٹھتے ہیں لوگ ☆ آج تک باقی ہے اس شاعر پہ گلفاموں کا قرض — ضیاءؔ

شوقِ اظہارِ رازِ دل سے ظفرؔ ☆ کھل گیا خود بخود ہمارا خط — ظفرؔ
شیشہ ہے زیرِ بغل، آبلہ دل ہے سوداؔ ☆ مے سے ہم کو نہیں بے ساقیٔ گلفام نشاط — سوداؔ
شرط بھی اور پھر تمہاری شرط ☆ جیت لی تم نے، میں نے ہاری شرط — داغؔ
شرم کی بات نہیں ہے یہ اثر ہو کیوں کر ☆ نہ میں مومن ہوں نہ تو پیرِ مغاں اے واعظ — مومنؔ
شفقِ زخم سے مرے نہ رہی ☆ سرِ چادرِ کفن محفوظ — تسلیمؔ۔م

شمع پروانے پہ روئے گل ہنسے بلبل پہ، آہ ☆ حق میں دل سوزی کے بہتر اس سبب ہے گل سے شمع — معروفؔ
شاعر ہوں لاجواب مرے دم سے اے احدؔ ☆ روشن ہے آج دیکھئے بزمِ سخن میں شمع — احدؔ
شاید وہ اپنے حسن کی دکھائے گا نمود ☆ کہتا ہے گھر میں شب کو نہ کوئی جلائے شمع — مجروحؔ

شام سے جلتے ہیں آہِ آتشیں سے تا سحر ☆ دل میں، سینے میں، جگر میں، خانۂ تن میں چراغ — احدؔ
شہیدِ عشق ہوں روشن رہے گی گور مدام ☆ بنیں گے داغ لہو کے مرے کفن میں چراغ — برقؔ
شرمِ یاں آئی تو خود ہنس کے وہ بے پردہ ہوا ☆ روبروگل کے ہے بلبل کی ندامت کو فروغ — تسلیمؔ۔م

شیخِ حرم یہ سچ کہا کعبہ ہے اس کی جلوہ گاہ ☆ سہل ہے یہ جو کریں ہم کعبۂ دل ہی کا طواف — کیفؔ
شوخی سے دیکھنا نہیں آتا ابھی اُنھیں ☆ غرفے سے جھانک لیتے ہیں بازار کی طرف — داغؔ
شراب دے مجھے ساقی میں رندِ مشرب ہوں ☆ فقیہ ہوں گے حرام و حلال سے واقف — آتشؔ

شیدا ہوں اس کے چہرے کا، عاشق ہوں زلف کا ☆ سب ہے مری نظر میں سپید و سیاہِ شوق — امیرؔ
شب کو چھپ چھپ کے نظر کرتے ہیں سارے مشتاق ☆ ہم سے افزوں ہیں کہیں آپ کے تارے مشتاق — برقؔ
شیخ تم جانتے ہو کیا ہے عشق ☆ عشق بازوں کا پیشوا ہے عشق — مجروحؔ

شاید کہ سرنوشت میں مرنا ہے گھٹ کے میرؔ ☆ کاغذ نہ محرمِ غمِ دل، نے قلم شریک — میرؔ
شبِ غم کاٹ دی تھی جس کے جاں پرور تصور میں ☆ چھپی ہے کہر کی تہہ میں وہ صبح زرنگار اب تک — سہیلؔ
شب اسکی بزم میں جو گئے ہم تو مصحفیؔ ☆ ایسے جمے کے وہاں سے نہ اُٹھے سحر تلک — مصحفیؔ

شاعرؔ اُن کی دوستی کا اب بھی دم بھرتے ہیں آپ ☆ ٹھوکریں کھا کر تو سُنتے ہیں سنبھل جاتے ہیں لوگ — شاعرؔ
شمند کر دیا آتش رُخوں نے ☆ کہ گر پڑتا ہوں آتے ہی نظر آگ — مومنؔ
شوقِ مے دل میں لب پہ ہجو شراب ☆ ہم پہ روشن ہیں سب جناب کے رنگ — حسرتؔ

شاید نکل گیا ہے جنازہ خلوص کا ☆ مُرجھا چکے ہیں آج میری دوستی کے پھول — وفاؔ
شبِ ہجراں کو سمجھا روزِ جزا ☆ مومنؔ ایسا سیاہ کار ہے دل — مومنؔ
شکوہ کیا کہ شکر کیا تیرا بار بار ☆ تھم تھم کے نرم نرم کچھ آئی صدائے دل — داغؔ

شبِ وصال یہ مضطر ہیں شوقِ یار میں ہم ☆ نگاہِ دیدۂ بسمل ہیں انتظار میں ہم — احدؔ
شاید آوے حال پُرسی کرنے، اِس امید پر ☆ کب سے ہیں دارالشفا میں، اُس کے بیماروں میں ہم — میرؔ
شورشِ دیوانگی اُس کی نہیں جائے گی میرؔ ☆ ایک دو دن میرؔ کو زنجیر کر دیکھیں گے ہم — میرؔ

شامیں کسی کو مانگتی ہیں آج بھی فراقؔ ☆ گو زندگی میں یوں مجھے کوئی کمی نہیں — فراقؔ
شوق اُن کا، سو مِٹ چکا حسرتؔ ☆ کیا کریں ہم؟ اگر وفا نہ کریں — حسرتؔ
شاہدِ مقصد تمہیں بے واسطہ مل جائے گا ☆ اے صباؔ چومو نہ شیخ و برہمن کے ہاتھ پاؤں — صباؔ
شریف کعبہ کو کعبہ مبارک، ہم تو اے آتشؔ ☆ بتوں کو گھورنے کو جاتے ہیں دیرِ برہمن میں — آتشؔ
شرمِ گناہ سے جانبِ دوزخ چلا جو میں ☆ رحمت پکار اٹھی ارے ظالم کہاں کہاں — دردؔ

شامِ غم کچھ اُس نگاہِ ناز کی باتیں کرو ☆ بیخودی بڑھتی چلی ہے راز کی باتیں کرو — فراقؔ
شہیدِ عشق تمہارے کی نعش اٹھتی ہے ☆ بنے جو آپ سے چلئے نماز پڑھنے کو — مشتاقؔ

شکایت کی نہ ملنے کی تو فرمانے لگے دیکھو ☆ نظر آئے وہ کیوں کر جو نظر سے آپ پنہاں ہو — احد
شفیق رندِ دور افتادہ کی آہوں سے اے ساقی ☆ ہلا کرتی ہے زنجیرِ در میخانہ راتوں کو — شفیق
شکوہ کیا تھا از رہِ اُلفت طنز سمجھ کر روٹھے ہو ☆ ہم بھی نادم اپنی خطا پر آؤ تم بھی جانے دو — اثر

شمع بھی جل کے بجھی، صبح نمودار ہوئی ☆ پوچھوں اب دردؔ! میں کس سے خبرِ پروانہ — درد
شیشہ و ساقی و ساغر بھی حاضر ہیں نظیرؔ ☆ مے کشی کیجئے، اب دیر ہے کیا بسم اللہ — نظیر
شیخ! تو نے خوب سمجھا میر کو ☆ واہ وا! اے بے حقیقت! واہ واہ! — میر
شکر اُس کی جفا کا ہو نہ سکا ☆ دل سے اپنے ہمیں گلا ہے یہ — میر
شہر میں حشر کیوں نہ برپا ہو ☆ شور ہے میرے سر میں کیسا کچھ — میر
شریعت سے، طریقت سے، محبت اور عقیدت سے ☆ اگر جائز ہو تو لیجے لبِ و رُخسار کا بوسہ — شبنم

شکرِ خدا عشق نے کچھ کچھ اثر کیا ☆ وہ دیکھتے ہیں داغؔ کا دیواں کبھی کبھی — داغ
شمع ایماں کو خدا روشن رکھے ☆ قبر میں جوہرؔ کی پہلی رات ہے — جوہر
شرفؔ کو ڈھونڈ چکے سیرگاہِ عالم میں ☆ رہی ہے مجمعِ محشر میں جستجو باقی — شرف
شریعت کس کو کہتے ہیں، نہیں معلوم اثرؔ لیکن ☆ وہیں اک بن گیا کعبہ جہاں میں نے جبیں رکھ دی — اثر
شفیقِ باوفا نے آج تک دیکھا نہیں اُن کو ☆ نہ جانے کیوں اُسے اُن سے محبت غائبانہ ہے — شفیق
شیخ صاحب سوئے میخانہ ریاضؔ آتے ہیں آج ☆ فرشِ راہِ میکدہ دستار رہنے دیجئے — ریاض
شرماؤ ریاضؔ مے کشی سے ☆ لمبی داڑھی ہے ہاتھ بھر کی — ریاض

ص

صد شکر کام آئی مری لاغری حفیظؔ ☆ مجھ ناتواں سے بوجھ نہ اٹھا گناہ کا — حفیظؔ
صورت کوئی نباہ کی تھی ہی نہیں اثرؔ ☆ وہ بے نیاز اور مجھے دل پہ ناز تھا — اثرؔ
صبح تک فانیؔ ہر آوازِ شکستِ دل کے ساتھ ☆ کیا قیامت تھا وہ تیرا جانب در دیکھنا — فانیؔ
صورت اپنی جسے یک بار دکھائی اُس نے ☆ اے ظفرؔ! صورتِ آئینہ و حیران بنا — ظفرؔ
صفحہ دہر پہ صورت گر قدرت نے امیرؔ ☆ اُس کی تصویر وہ کھینچی کہ قلم توڑ دیا — امیرؔ

صبحِ دم وہ ماہ رُو منہ سے اگر الٹے نقاب ☆ مثلِ آئینہ رہے حیران و ششدر آفتاب — برقؔ
صاف تو یہ ہے کہ افعال ہیں میکش کے خراب ☆ نہ گنہگار ہے ساقی نہ گنہگار شراب — سحرؔ
صورت ہی تم دکھاؤ تو ہو جائے گی شفا ☆ بیمار ہجر کو نہیں ہوتی دوا نصیب — داغؔ
صبر کے ساتھ مرا دل بھی لے جائیں آپ ☆ اس قدر رحم میرے حال پہ فرمائیں آپ — جگرؔ
صبر ایوب بھی تھا گریۂ یعقوب بھی تھا ☆ کان تسلیم و رضا ہے بخدا کون؟ کہ آپ — داغؔ

صبح ہوتے نظر آتی نہیں ہرگز آتشؔ ☆ بڑھ گئی روزِ قیامت سے مگر آج کی رات — آتشؔ
صبح وصل آئے گی بیتاب نہ ہو اے تسلیمؔ ☆ طپش دل یہی دیتی ہے خبر آج کی رات — تسلیمؔ
صدمۂ ہجر اٹھانا مشکل ☆ جان دینا تو ہے آسان بہت — حفیظؔ

صورت کبھی دکھلائی تو اس میں بھی لگاوٹ ☆ باتوں کی جو ٹھہرائی تو اس میں بھی لگاوٹ — نظیرؔ
صاف دل سے کبھی نہ مل بیٹھے ☆ اُن کو مجھ سے سدا رہی کھٹ پٹ — مجروحؔ
صورتِ یار مری آنکھوں کی پتلی ہی میں ہے ☆ اشکو! تم دیدہ و دانستہ مٹاتے ہو عبث — احد
صبا یہ راز کہہ جو گُل کھلے آغوش گلشن میں ☆ ہوا ہے خار کیوں اُن کے گلے کا ہار کیا باعث — تسلیمؔ
صفت کس آتشیں رو کی تم اے تسلیمؔ لکھتے ہو ☆ قلم کی نَے میں ہے آوازِ موسیقار کیا باعث — تسلیمؔ

صحت پذیر، عشق کا آزار ہی نہ تھا ☆ ورنہ قلقؔ! علاج سا میرا ہوا علاج — قلقؔ
صد حیف! کہ مایوس پھر آتا ہے قاصد ☆ پھر کل کی طرح دیدۂ مشتاق! ترس آج — شادؔ
صبح ہونے سے ہی پہلے وہ جو رو کر بجھ گئی ☆ خاک ہو کر شمع سے کیا کہہ گیا پروانہ آج — گلشنؔ
صاف میداں لامکاں سا ہو تو میرا دل کھلے ☆ تنگ ہوں معمورۂ دنیا کی دیواروں کے بیچ — میرؔ
صورتِ عاشق اگر سکتہ ہو تو قلعی کھلے ☆ دیکھنے کو ہے فقط آئینہ حیراں جھوٹ سچ — لطافتؔ
صبح صادق اور کاذب سے ہوئی ظاہر یہ بات ☆ ہو گیا پیر فلک کا بھی نمایاں جھوٹ سچ — لطافتؔ

صورت دیدہ تصویر تھی حیرت سے ☆ چشم بے داد میں غفلت ہے یہاں خواب کی طرح — تسلیمؔ
صد شکر خوب حُسن پہ لیل و نہار ہیں ☆ زلفِ پری ہے شام تو رُخسارِ یار صبح — داغؔ
صبح سے شام تک اور شام سے تا صبح پیوں ☆ کوئی مے نوش نہیں مجھ سے بھی میکش کی طرح — احمدؔ
صیّاد کو بھی ساتھ لگا لائی باغ میں ☆ کیوں عندلیب! کتنی ہے فصل بہار شوخ — جلالؔ
صرصر کا سارا خاک میں مِل جائے زور و شور ☆ چھیڑے گر آشیانۂ مرغ چمن کی شاخ — ذوقؔ
صنم فراق میں میں تیرے کچھ تو کر رہتا ☆ پہ کیا کروں کہ مرا ہاتھ زیرِ سنگ ہے اے شوخ — میرؔ

صُلح کر لو یگانہ! غالب سے ☆ وہ بھی استاد، تم بھی اِک استاد — یگانہؔ
صبر اتنا نہ کر کہ دشمن پر ☆ تلخ ہو جائے لذّتِ بیداد — یگانہؔ
صیّاد نے اس طرح سجایا ہے قفس کو ☆ آتی نہیں اب مجھ کو نشیمن کی فضا یاد — سہیلؔ
صاف ہوتا ہی نہیں خون کا سیلان پرتو ☆ باعث سُستی ہر کار ہے مدراس کی ٹھنڈ — پرتوؔ
صفحۂ دل پہ پڑ گئے یاں داغ ☆ اُس نے لکھا جو غیر کو کاغذ — جاہؔ
صدقے تیرے، مجھے تسکین سی تسکین ہوئی ☆ خط ترا تھا کہ مرے دردِ جگر کا تعویذ — ریاضؔ

صبح کو رات کا افسانہ ہے بیکار جلیلؔ ☆ عہدِ پیری میں جوانی کے مزے یاد نہ کر — جلیلؔ
صبا! دستِ جنوں موج ہوا کا کام کرتا ہے ☆ گریباں صورتِ گُل پھٹ کر آ رہتا ہے داماں پر — صباؔ
صنم خانے کی اگلی صحبتیں مجھ کو جو یاد آئیں ☆ بہت رویا میں رات آوازِ ناقوس برہمن پر — حسرتؔ

صورِ محشر سے اُٹھے جو مَرے تھے اپنی موت ☆ کُشتگانِ عشق اُٹھے جب سُنی گفتارِ یار — کیف
صبحِ وطن ہے شام غریباں ترے بغیر ☆ وجہ الم ہے عیش کا ساماں ترے بغیر — اثر

صیّاد و باغباں نہ کریں کج ادائیاں ☆ ناز و نیاز، بُلبُل و گل میں ہے چار روز — صبا
صورت شمع شب ہجر میں رو، اے جاہ ☆ منہ سے نکلے نہ دمِ گریہ و زاری آواز — جاہ
صوتِ بُلبُل طرب انگیز سہی پر ہمدم ☆ درد فرسودہ دلوں کو نا سنانا ہرگز — مجروح
صحبتیں اگلی مصوّر ہمیں یاد آئیں گی ☆ کوئی دلچسپ مرقع نہ دکھانا ہرگز — حالی

صاف منہ پر میں نہیں کہتا کہ ہوگا اُس کے پاس ☆ ورنہ کیا واقف نہیں میں، دل ہے میرا جس کے پاس — بیاں
صحبتِ یار ہے اے دل تجھے گھر بیٹھے نصیب ☆ پھر ترا کام ہے کیا حاجب و دربان کے پاس — جوہر
صیّاد کو ہے بُلبُلِ ناشاد کی تلاش ☆ بُلبُل ہیں ایک ہم کہ ہے صیّاد کی تلاش — جلیل
صاف باطن صحبت مردم سے رکھتے ہیں گریز ☆ دیکھ تو ہے شہر سے باہر دکانِ مے فروش — اسیر

صاحبِ حاجت رہیں امیدوارِ انقلاب ☆ ہیں غنی، ہمکو نہیں گردشِ ایام کی حرص — امیر
صوفیوں کی بزم میں جب رقص کرتا ہے وہ بُت ☆ وجد میں آکر کیا کرتے ہیں خاص و عام رقص — اختر
صبر کو غفلت میں پاکر دل میں جب آتی ہے حرص ☆ پا کے موقع آرزو کو خوب بہکاتی ہے حرص — سالک۔غ
صبر کے آگے تو بس چلتا نہیں کچھ خوف سے ☆ میری بے پروائیوں کو آنکھ دکھلاتی ہے حرص — سالک۔غ
صورتِ بُلبُل گلزار ہزاروں عاشق ☆ سبزہ رنگوں کو ملی خوب بہارِ عارض — سحر
صحت جسمی سے میں اب تو نہایت تنگ ہوں ☆ میرے سیہ خانے میں آکے نہ جھانکا مرض — اختر

صورتِ وصل سے اے حُسن ترا عشق بڑھا ☆ قاصدوں نے جو دیا ہجر کا پیغام فقط — اختر
صورت عُنقا مضامین کہن نابود ہیں ☆ فکروں سے ہوگیا اس درجہ پیدا اختلاط — اختر
صبح کے وقت صبوحی کی مذمّت واعظ ☆ کیا ہوا تجھے کیوں آئی ہے شامت واعظ — امیر
صنم وہ کافرِ خوں خوار مصحفیؔ کا ہے ☆ کہ جس کو دیکھ کہیں اہلِ دیں خدا حافظ — مصحفی

صحبت میں ایک رات کی کیا محو ہوگئی ☆ اس بزم میں سحر کو نہ پایا نشانِ شمع — مومن
صورت دکھا کے آئینے کو نام بھی بتاؤ ☆ ہو جائے خوب مدِ مقابل کو اطلاع — داغ
صحبت اگر یہی ہے تو اس انجمن کے بیچ ☆ کچھ گل کھلا رہے گا دل داغ دار شمع — مصحفی
صبح فردائے قیامت جو ہوا روز وصال ☆ ہووے اب کیا میری منت کو سماجت کو فروغ — تسلیم
صورتِ غنچہ کھلی جاتیں باچھیں کس قدر ☆ کیا خوشی ہے، کس کو مارا، کیوں ہے قاتل باغ باغ — داغ
صحبت کسو سے رکھنے کا اس کو نہ تھا دماغ ☆ تھا میر بے دماغ کو بھی کیا ملا دماغ — میر

صیاد کی اُلفت سے پھنسے آن کر ور نہ ☆ تھے کا ہے کو ہم اس قفس و دام سے واقف — نظیر
صد شورِ حشر آوے یک دم نہ ہو سکے ☆ تیرے ستم رسیدہ کی فریاد کی طرف — سودا
صف اُلٹ جا عاشقوں کی گرتر ے ابرو ہلیں ☆ ایک دم تلوار کے چلنے میں ہووے مُلک صاف — میر

صدائے قیس یہ صحرا سے اب تک آتی ہے ☆ کہ ڈھونڈتا ہوں میں ویرانے میں خزانۂ عشق — جلیل
صنم کی آنکھوں کی گردش جو یاد آتی ہے ☆ پیپے ڈالتی ہے دل کو آسیائے فراق — احمد
صیاد میرے حلق پہ رکھتا ہے چھری کیوں ☆ ہوں صید زبوں، میں نہیں تکبیر کے لائق — فیض۔ ش

صحرا کو موجِ خوں سے بنادیں گے لالہ زار ☆ آیا جو رنگ پر دلِ وحشی بہار تک — سہیل
صلح، گو کرتی ہے میری نگاہِ شوق اُن سے ☆ ڈال دیتی ہے فساد اُنکی حیا ایک نہ ایک — فصاحت
صیاد اب رہائی سے کیا مجھ اسیر کو ☆ پھر کس کو زندگی کی توقع بہار تک — درد
صیاد اِس ستم سے زیادہ ستم ہے کیا ☆ بُلبُل ہو فصل گل میں جو گلزار سے الگ — آغا
صدقے میں اپنی پارسائی کے ☆ کہ بڑھاپے میں ہے شباب کا رنگ — ریاض

صبر کر اے دل مضطر وہ نہیں ملنے کی ☆ کل سے آج اُن کی ہوئی، ہوگی یوں ہی آج سے کل — داغ
صبح دم سونگھے تو سارے عطر آگیں ہوگئے ☆ باندھ رکھے شب جو اُس نے اپنی رومال میں پھول — عیش
صیاد ذرا دیکھیو اِس باغ میں ہر سو ☆ کیا پھرتے ہیں پرواز کناں قمری و بُلبُل — مصحفی

صاف بناوٹ ناز و ادا میں، سب سے نرالا طرز جفا ☆ آنکھوں سے ظاہر غیر کی اُلفت، مجھ سے مروّت، ہائے ستم — شاد
صبا بھی پاؤں میں مہندی لگا کے بیٹھی ہے ☆ نہ آئی لے کے خبریاں ہیں انتظار میں ہم — احد
صاحب نے اِس غلام کو آزاد کر دیا ☆ لو بندگی، کہ چھوٹ گئے بندگی سے ہم — مومن

صبر کرتا ہے کبھی اور تڑپتا ہے کبھی ☆ دل ناکام کو اپنے یہی کام آتے ہیں — داغ
صورت پروانہ جلتے ہیں دل عشاق یاں ☆ یہ ہنسی اچھی تری شمع رُخ جاناں نہیں — احد
صفحۂ ہستی پہ، اِک حرفِ غلط ہے سودا ☆ جب مجھے دیکھنے بیٹھو، تو اٹھا جاتا ہوں — سودا
صبا سے حال نہ پوچھو کدورت غم کا ☆ ہے اپنے نام کا، آندھی ہے خاک اڑانے میں — صبا
صبا بہت طرفِ زلف دیکھتے ہیں ☆ کہیں نہ پاؤں میں پڑ جائیں بیڑیاں دیکھیں — صبا

صدا آتی ہے کیوں غفلت میں تم اے اہلِ بُستاں ہو ☆ برنگِ بوئے گل اس باغ میں دو دن کے مہماں ہو — احد
صبر کیوں آج دل میں آیا ہے ☆ اس سے کہدو کہ یاں سے رخصت ہو — مجروح
صبح کو جلوہ بر سر منبر، رات کو پیر میخانہ ☆ اب کہئے تو بھلا کیا کہئے ایسی مقدس ذاتوں کو — اثر

صحبت ہے تیرے خیال کے ساتھ ☆ ہے ہجر کی شب وصال کے ساتھ — مصحفی
صورت کا آشنا ہو، معنی کی دید کر ☆ اے خود پسند دیکھ نہ بن بن کر آئینہ — صبا
صحرا کو چلو چاک گریباں کو کرو آتش ☆ لنگر میں نہ ہیں پاؤں نہ پتھر تلے ہاتھ — آتش
صبح دم وہ شکر کے سجدے نہ پوچھو اے شفیق ☆ جب ہوائے کوئے جاناں دل کو بہلا جائے ہے — شفیق
صدموں نے عشق حسن یک دم کر دیا فنا ☆ آتش سزا گناہِ محبت کی پا چکے — آتش
صدا طوطی کی کیا اے آرزو! نقار خانے میں ☆ بھلا ہنگامۂ محشر میں اپنی کون سُنتا ہے — آرزو
صاف توہین ہے یہ دردِ محبت کی حفیظ ☆ حُسن کا راز ہو اور میری زباں تک پہنچے — حفیظ
صدا آتی ہے بیدل میری دل کے ٹکڑے ٹکڑے سے ☆ سلامت تا ابد یارب رہے شمشیر قاتل کی — بیدل

ض

ضبط کیا تو کیا ہوا، رنگِ شکستہ نے کہا ☆ قصہ غمِ فراق کا، حال دلِ خراب کا — آثر
ضد اور یہ ضد، اے دل! اچھا تو خدا حافظ ☆ قربان ہی اُس بُت پر ہوتا ہے تو جا، ہو جا — فانی
ضبط کا جنھیں دعویٰ، عشق میں رہا اکثر ☆ ہم نے حال دیکھا ہے بیشتر خراب اُن کا — جگر
ضبطِ غم سے نہ دبا جوشِ محبت دل میں ☆ بن کے آنسو مری آنکھوں سے نکلتا ہی رہا — ثاقب
ضبطِ فریاد کروں، گر یہ کو روکوں، لیکن ☆ دلِ بیتاب کو تھاموں، یہ نہیں ہو سکتا — ظفر
ضبط کو نظر آہ کر ڈالا ☆ بے بسی میں گناہ کر ڈالا — خمار

ضعف اٹھ کر نہ پہنچے جیب و داماں کی طرف ☆ دست و پا بے زور میرا کب چلا فرقت کی شب — سحر
ضد ہے عاشق سے یہ اُس گل کو کہ حکم عام ہے ☆ باغ میں رہنے نہ پائے آشیانِ عندلیب — برق
ضعف ہے اُس کے مرض اور اُس کے غم سے الغرض ☆ دل بدن میں آدمی کے ایک ہے خانہ خراب — میر

ضبطِ نالہ بوالہوس کا ننگ کے باعث نہیں ☆ شرم سے آہ و فغانِ بے اثر روکے ہیں آپ — مومن
ضعف سے بار تھا یاں پاؤں اٹھانا لیکن ☆ طائرِ جاں گیا تا بہ عدم آپ سے آپ — پرتو

ضبطِ غم! کام آ محبت میں ☆ کم نہ ہو اعتبارِ احساسات — کیف
ضد سے غیروں کی کہا ہے، نہ اسے باور کر ☆ چاہیں گے تیرے سوا اور کو ہم، کیا طاقت — جرأت
ضرور کیا تھا کسی سنگ دل کو دل دینا ☆ جگر پہ بیٹھے بٹھائے عبث اٹھائی چوٹ — امیر
ضوء خورشید ہے جو اے ناسخ ☆ کرنے دیتا نہیں نظارا پیٹ — ناسخ

ضعف کہتا ہے نہ راہِ عشق میں رکھنا قدم ☆ حوصلہ کہتا ہے بڑھ چل جلد تا منزل پہنچ — فصاحت
ضعف کو بھی بار خاطر آج ہوں ☆ کچھ گرا پڑتا ہوں میں دل کی طرح — تسلیم

ضعف ہے ایسا کہ زمیں گیر ہے ☆ سایہ مرا نقش قدم کی طرح امیرؔ
ضرور ڈھائیں گے آفت پکھان کے ناوک ناز ☆ چڑھے ہیں گوشۂ ابرو کڑی کماں کی طرح ریاضؔ
ضرور ہے ادبِ خفتگانِ خاک اے یار ☆ قدم زمیں پہ نہ رکھ زیرِ آسماں گستاخ سوداؔ
ضائع کبھی یہ صبر نہ جائے گا دیکھنا ☆ دُکھتے ہوئے جگر کو نہ میرے دُکھائے چرخ فصاحتؔ

ضعف نے خوب مرا ساتھ دیا میرے بعد ☆ خاک سے میری بگولا نہ اُٹھا میرے بعد تسلیمؔ
ضعف میں اُٹھ اُٹھ کے جب کروٹ دلائے دردِ دل ☆ درد ہی اے کیفؔ! ہے تاب و توانِ اہلِ درد کیفؔ
ضمیر کانپ تو جاتا ہے آپ کچھ بھی کہیں ☆ وہ ہو گناہ سے پہلے کہ ہو گناہ کے بعد نورؔ
ضد یہ ہے، خط سے مرے تاؤ ہزاروں کھائے ☆ دستِ اغیار میں بھی گر کبھی دیکھا کاغذ مومنؔ
ضرور آج عدو نے دعا پڑھی ہوگی ☆ اسی سے کھل گیا بازوئے یار کا تعویذ کلیمؔ

ضعفِ پیری بڑھ گیا، زورِ جوانی گھٹ گیا ☆ اب عصا بنوایئے، نخلِ تمنّا کاٹ کر اسیرؔ
ضعیفی زور پر آئی، ہوئے بے دست و پا اکبر ☆ کیا بچوں سے بدتر ہم کو، پیری نے جواں ہوکر اکبرؔ
ضبط سے اشکوں کے طاقت آگئی ☆ پھر گیا پانی دلِ بیمار پر داغؔ
ضعف سے خوش ہوں کہ جب ہاتھ رکھا سینے پر ☆ اونگلیاں چُھ گئیں دل میں تری مژگان ہوکر داغؔ
ضبطِ گریہ سے جلا کرتی ہیں آنکھیں سچ ہے ☆ بند ہونے سے ہے ناسور کا بہنا بہتر آتشؔ
ضعف یاں تک کھنچا کہ صورت گر ☆ رہ گیا ہاتھ میں قلم لے کر میرؔ

ضبط گریہ تو ہے پر دل پہ اک چوٹ سی ہے ☆ قطرے آنسو کے ٹپک پڑتے ہیں دو چار ہنوز راسخؔ
ضبط کرتا نہیں کنارہ ہنوز ☆ ہے گریباں پارہ پارہ ہنوز میرؔ

ضبط ظاہر میں ہے، باطن میں مگر ہوں نالاں ☆ دلِ دریا میں ہے سوزش، لبِ دریا خاموش ناسخؔ
ضرر نہ پہنچے کبھی اسفلوں سے اعلیٰ کو ☆ ہوا سے ہوتی ہے کب شمعِ آسماں خاموش برقؔ
ضوفگن لاکھ ہو پر میں تو نہ دیکھوں اُس کو ☆ بدر کے چہرے کو اُن کے رُخِ روشن کے عوض فصاحتؔ

ضد سے قاصد اگر نہ لایا خط ☆ ڈاک میں اُس صنم کا آیا خط — اسیر
ضرور اُس کو صفائی جہاں کی ہے منظور ☆ اسی سے رہتی ہے انسان کی قضا حافظ — کلیم

ضبطِ سوزِ عشق کوئی اُس سے آ کر سیکھ لے ☆ اس زباں پر دیکھو کیا بے زباں جلتی ہے شمع — مصحفی
ضبط کہتے ہیں اسے اُف تک نہیں کرتے کبھی ☆ سوزشِ دل سے سراپا خاک ہو جاتی ہے شمع — سالک۔ غ

ضیافت ہے خونِ جگر کی مہیا ☆ میرے دل میں ہے میہماں اشتیاق — اختر
ضد سے جتنا ہے یہاں کافر و دیں دار میں فرق ☆ زاہد اتنا تو نہیں سبحہ و زنار میں فرق — اسیر
ضبط جو دمساز ہو، لب پہ نہ آواز ہو ☆ دل ہی سے ہمزاد ہو نالۂ پنہانِ عشق — تسلیم۔ م

ضبطِ فغاں کروں میں بتاؤ کہاں تلک ☆ جل کر ہوا کباب مرا مزع جاں تلک — احمد
ضرور اک روز تنگ آ کر کمر سے کھینچے گا اپنی خنجر ☆ کمال نازک ہے وہ ستمگر، رکھے گا دل میں غبار کب تک — کلیم

ضبط کرتا ہوں مگر ڈر ہے کہ شامِ غم میں ☆ کہیں تنگ آ کے نہ کُھل جائے سلح خانۂ دل — ثاقب
ضبط کیا گریہ پر رُک نہ سکا کیا کروں ☆ گر ہی پڑا اشکِ تر دیدۂ تر سے نکل — ظفر

ضد آپ کو اثر سے، اثر کو دعا سے لاگ ☆ فرمایئے تو ہاتھ اُٹھالیں دعا سے ہم — ریاض
ضبط سے ناآشنا ہم، صبر سے بیگانہ ہم ☆ انجمن میں ہیں شریکِ قسمتِ پروانہ ہم — سیماب
ضعف میں در سے ترے اُٹھ جائیں گے اے یار ہم ☆ اُٹھ سکے گر صورتِ دردِ دلِ بیمار ہم — جاہ
ضعف سے صابر ہمیں کہتے ہیں لوگ ☆ مُفت میں ایوب کہلاتے ہیں ہم — گویا

ضبط کی تاب نہ تھی پھرتے ہی وہ مست نگاہ ☆ آج پیمانۂ دل ہاتھ سے چھوٹا بھی کہاں — فراق
ضبطِ غم بھی ناصح مشفق کیا دو چار دن ☆ اور اے حضرت سلامت میں کروں تو کیا کروں — داغ
ضبط بھی ایک چیز ہے اے دل ☆ حالِ دل اُن سے اب کہا نہ کریں — دل

ضعف کے ہاتھ فنا ہو کر بقا حاصل کر ☆ ضبط کی تاب جو اے بیدلؔ رنجور نہیں بیدلؔ
ضعف سے غش آ گیا تھا اے صباؔ! جیتا ہوں میں ☆ دوست کیوں روتے ہیں، دشمن اسقدر کیوں شاد ہیں صباؔ
ضرورت کیا کہ راتیں میرے غم خانے کی روشن ہوں ☆ کہ میں تو روز فطرت کا چراغاں دیکھ لیتا ہوں سیمابؔ
ضبط کا دعویٰ تھا، آخر ہجر میں چلا اٹھے ☆ اے ہوسؔ! کیا ہو گئی شیخی تمہاری ان دنوں ہوسؔ

ضعف بہت ہے میرؔ تمہیں کچھ، اس کی گلی میں مت جاؤ ☆ صبر کرو کچھ اور بھی صاحب، طاقت جی میں آنے دو میرؔ
ضبط نالے کو کروں ہر دم کہ روکوں آہ کو ☆ مجھ سے اب چھپتی نہیں کب تک چھپاؤں چاہ کو رندؔ
ضبطِ آہ و نالہ تو ممکن ہے عاشق سے مگر ☆ یہ بتاؤ کیا کرے وہ رنگ کے تغیّر کو عیشؔ
ضبطِ دل و نظر کا ابھی سے سوال کیا ☆ سیمابؔ! پہلے رونق محفل تو کوئی ہو سیمابؔ
ضبطِ خواہش پہ ہو نازاں مگر اے حضرتِ دل ☆ کیا ہو سوتے جو کہیں اُن کو اکیلا دیکھو حسرتؔ

ضبط بہتیرا ہی کرتے ہیں ولے ☆ آہ اک منہ سے نکل جاتی ہے، گاہ میرؔ
ضعفِ پیری میں زندگانی بھی ☆ دوش پر اپنے، بار سا ہے کچھ میرؔ
ضرور مدّعیانِ وفا پہ ہو تنقید ☆ مگر نگاہِ محبت کے انتخاب کے ساتھ شفیقؔ
ضمیرِ مغرب ہے تاجرانہ، ضمیرِ مشرق ہے راہبانہ ☆ وہاں دگرگوں ہے لحظہ لحظہ، یہاں بدلتا نہیں زمانہ اقبالؔ

ضد کی ہے اور بات مگر خو بُری نہیں ☆ بھولے سے اُس نے سیکڑوں وعدے وفا کئے غالبؔ
ضعف سے اپنے اسی واسطے خوش ہوں کہ مجھے ☆ برسوں گزریں گے ترے جی سے اُترنے کے لئے داغؔ
ضوفگن جلوہ تیرا دل کے نہاں خانے میں ہے ☆ لاکھ ویرانہ سہی رونق تو ویرانے میں ہے نشترؔ
ضبطِ نالہ جس قدر ممکن ہو اے دل! چاہئے ☆ فائدہ نالے سے کیا جب نالہ بے تاثیر ہے احدؔ
ضمیرِ لالہ میں روشن چراغ آرزو کر دے ☆ چمن کے ذرّے ذرّے کو شہید جستجو کر دے اقبالؔ
ضرورت تیرے سائے کی نہیں ہے اے فلک مجھ کو ☆ عنایت چاہتا ہوں گوشۂ دامانِ قاتل کی جگرؔ

ط

طائرِ دل جب ہم سے گیا پھر فائدہ کیا جو پوچھیں نظیرؔ ☆ شوخ نے اس کو ذبح کیا، یا قید رکھا یا چھوڑ دیا — نظیرؔ
طاقت وہ کہاں، جائیں تصور میں جوا ے برقؔ ☆ برسوں سے ہمیں ہوش میں آنا نہیں ملتا — برقؔ
طوق و زنجیر جب آیا تو یہ لیلیٰ بولی ☆ لے مبارک ہو کہ مجنوں تیرا زیور آیا — معروفؔ
طور پر جاؤں جو میں آئیں صدائیں پیہم ☆ ہم نے ایسا نہ کوئی دیکھنے والا دیکھا — داغؔ
طبیب نُسخے بدلتے ہیں سیکڑوں لیکن ☆ ہنوز دردِ دلِ خستہ کم نہیں ہوتا — مصحفیؔ

طولِ شبِ فراق کو اے ماہ تو نہ پوچھ ☆ برسوں سے جانتے نہیں کیسا ہے آفتاب — برقؔ
طاہرؔ! جو دیکھے گیسو و رخسارِ یار کو ☆ ابرِ سیاہ میں ابھی چھپ جائے آفتاب — طاہرؔ
طرزِ خرام اپنی ہر ایک کو دکھا کر ☆ کوچہ گلی میں فتنہ برپا نہ کیجیے صاحب — مصحفیؔ
طاقتِ گفتار ہے کس کو اب اُس کے روبرو ☆ گر نہ تو عرضِ تمنا اے لبِ اظہار چُپ — معروفؔ

طغرائے امتیاز ہے خود ابتلائے دوست ☆ اس کے بڑے نصیب جسے آزمائے دوست — جوہرؔ
طائرِ دل ہوا نہ اُن سے شکار ☆ کیسی بگڑی بنی بنائی چوٹ — فصاحتؔ
طاہرؔ! کہیں وہ راحتِ جاں ہمکنار ہو ☆ کافور زخمِ دل ہو، رفو ہو جگر کی چوٹ — طاہرؔ

طرفہ امیرؔ غم ہوئے، پھر نہ کبھی بہم ہوئے ☆ اس گلِ تر سے ہم ہوئے صورتِ بو جُدا عبث — امیرؔ
طریقہ شمع سے کیا میں نے سیکھا سوزِ الفت کا ☆ کہ جل جاتا ہوں پر کرتا نہیں فریاد کیا باعث — فصاحتؔ

طعنِ ناصح، خوفِ رسوائی، ہجومِ یاس و غم ☆ تیری چاہت میں کروں کس کس مصیبت کا علاج — نوابؔ
طوفان رفتہ رفتہ گیا تا بہ آسماں ☆ کیا کیجیے، کچھ اب اشکِ رواں کا نہیں علاج — جرأتؔ
طریقِ عشق بے رہبر نہ ہو طے ☆ کہ ہے یہ رہ نہایت پیچ در پیچ — نظیرؔ

طعن سُن سُن احمقوں کے ہنستے ہیں دیوانہ وار ☆ دن بسر کرتے ہیں دیوانوں میں سیانوں کی طرح — حالؔی
طولِ شب فراق سے ہم کو یقیں ہوا ☆ نکلے گا روز حشر کو اب آفتابِ صبح — اسیرؔ
طرفہ مہماں سرائے عالم ہے ☆ ہے عجب راسخؔ! اس سرا کی طرح — راسخؔ

طاق مے خانہ ہے چشم، ابرو ہے محرابِ حرم ☆ آئینہ کعبہ کا ہے، شکل کلیسہ ہے وہ رُخ — تسلیمؔ۔م
طالبِ دید بھی، دیوانہ ہے، وہ بھی نادان ☆ نہ ہے ہشیار کی آنکھ اور نہ ہے ہشیار کا رُخ — کلیمؔ

طیوراب ترے ہاتھوں سے کیوں کر ہوں جاں بر ☆ جفا و جور کرے جب تو اس قدر صیاد — مصحفیؔ
طبع سے میرے ادھر فوجِ مضامین ہے بڑھی ☆ دستہ دستہ ہے اُدھر کو لئے لشکر کاغذ — فصاحتؔ
طبع جاناں کو تکلف ہے پسند اے قاصد ☆ خط لکھوں اُس کو جو بہتر سے ہو بہتر کاغذ — اسیرؔ

طلب پہ جام دیا، بے طلب بھی جام دیا ☆ خدا کرے رہے ساقی کا اب یہی دستور — کیفؔ
طبیب کہتے ہیں کچھ دوا کر، حبیب کہتے ہیں بس دعا کر ☆ رقیب کہتے ہیں التجا کر، غضب میں آیا ہوں دل لگا کر — داغؔ
طاہر امید وفا کی ہے پری زادوں سے ☆ کیسے دیوانے ہوئے جاتے ہو عاقل ہو کر — طاہرؔ
طور والو! وہ لب بام ہیں آنے والے ☆ دیکھیں لڑتی ہیں نگاہوں سے نگاہیں کیوں کر — ریاضؔ
طور جل کر ہو گیا سرمہ، ہوئے بیخود کلیم ☆ میری آنکھیں کھل گئیں دیدار جاناں دیکھ کر — سیمابؔ

طرزِ نالہ تو عنادل نے اُڑایا میرا ☆ مُسکرانے کا ترے غنچوں نے سیکھا انداز — قلقؔ
طوبیٰ کے تلے برسوں ہی فردوس میں بیٹھے ☆ پائے نہ ترے سایۂ دیوار کے انداز — امیرؔ
طوفاں اٹھاتے ہیں مرے دیدۂ تر روز ☆ ہوتا ہے نیا حشر بپا خلق میں ہر روز — عیشؔ
طوطی میں کہاں ہے تری گفتار کا انداز ☆ لہجے کی ادا اور یہ تکرار کا انداز — مصحفیؔ

طاہرؔ! فراق میں غم و اندوہ کے سوا ☆ کوئی نہیں ہے موجود رنج و محن کے پاس — طاہرؔ
طائرِ دل کو رہائی کی ہے امید عبث ☆ کون آتا ہے بھلا مرغ گرفتار کے پاس — احدؔ

طالبِ وصل ہو کیوں کوئی جو دشنام سُنے ☆ کون بھیجے یہ پیام آپ کو بس بس، اجی بس — داغ
طاؤس کا خون مفت کیا، جس نے بنایا ☆ دستہ ترے خنجر کا برنگ سرِ طاؤس — مصحفی

طالبِ وصل ہم، وہ درپۂ قتل ☆ ہے برابر ادھر اُدھر کی تلاش — داغ
طاہر! خیالِ یار سے ہے دل کی منزلت ☆ آباد اُس کے دم سے ہے دولت سرائے عیش — طاہر
طریقِ عشق میں ہو راہ راہ کی گردش ☆ کبھی کبھی کا سکوں گاہ گاہ کی گردش — داغ

طے کر اے دل بزورِ علم و عمل ☆ راہِ بیم و رجا بہ پائے خلوص — حسرت
طائرِ دل کی طپش سینے میں جانو بسمل کا رقص ☆ ان ہی رنگوں ہوتا ہے اُس صیدِ طرفہ دل کا رقص — میر
طاہر کو کیا ملال ہو یا شاہِ انبیاء ☆ شافع حضور ہیں غمِ عقبیٰ سے کیا غرض — طاہر
طوبیٰ کی تجھ کو چھاؤں مبارک ہو زاہدا ☆ ہے دل کو اپنے سایۂ دیوار سے غرض — سودا

طاہر جو نظم ہو نہ سکے دل کا ماجرا ☆ دیوان بھیج دیجئے انکو بجائے خط — طاہر
طور سے کیا کہا تجلّی نے ☆ حُسنِ بے پردہ سے حذر ہے شرط — آتش
طوق گلو ہو گئی میرا، وہ زنّارِ زُلف ☆ جوں مئے کم دے گئی گردنِ مینا کو خط — مصحفی
طرح مضمون کی کچھ اور ہی ہے ☆ ہے طرحدار، طرحدار کا خط — پرتو
طالب راحت ہیں بدلے حسرت وافسوس کے ☆ سمجھے مطلب عاشقی کا تیرے شیدائی غلط — تسلیم

طبیب لکھ تو نہ اس کے مریض کو مطبوخ ☆ وہ پینے کا نہیں، ہو جائے گی دوا ضائع — مصحفی
طاہر! فدائے یار ہو پروانے کی طرح ☆ محفل میں دیکھ لے جو رُخ بے مثال شمع — طاہر
طریقِ عاشق و معشوق سحر دیکھتے ہو ☆ نیاز مندئ پروانہ بے نیازئ شمع — سحر

طاہر! بہار آئی ہے وحشت کا جوش ہے ☆ ایسا نہ ہو کہ اور کوئی گل کھلائے داغ — طاہر
طائر کو میں پرواز میں جب دیکھوں ہوں سودا ☆ کرتی ہے تب اپنی مجھے بے بال و پری داغ — سودا

طرزِ عمل بدل گیا اُس کا جو تھا مرے خلاف ☆ جذبۂ دل کا اپنے میں سمجھا ہوں اس کو اعتراف — کیفؔ
طاہرؔ! ہمیشہ فکر پریشانیوں میں کی ☆ دیوان کے ورق ہیں مگر یادگارِ زلف — طاہرؔ
طاہرؔ بنا کے سر کو قدم، راہ طے کروں ☆ جاؤں جو روضۂ شۂ ابرار کی طرف — طاہرؔ

طور پر کہتی ہے یہ شمعِ تجلّی کی زباں ☆ سُرمۂ حُسن تھا خاکستر پروانۂ عشق — امیرؔ
طوفانِ غم میں دل کی خدا ہی مدد کرے ☆ مضطر ہے ناخدائے جہازِ تباہِ شوق — امیرؔ

طاہرؔ! میری تقدیر بدل جائے گی کس دن ☆ وہ غیر سے نہ ملنے کی قسم کھائیں گے کب تک — طاہرؔ
طوفانِ نوبہ نو میں اپنا گذر کہاں تک ☆ یارب ان آندھیوں میں اک مشت پر کہاں تک — شفیقؔ
طلسم تازہ دکھاتی ہے ہوشیاری بھی ☆ جہان مُردہ ہے شب زندہ دار کے نزدیک — آتشؔ
طاقت ہو جس کے دل میں وہ دو چار دن رہے ☆ ہم ناتوانِ عشق تمہارے کہاں تلک — میرؔ
طالبِ دنیائے فانی کس قدر نادان ہیں ☆ دشت سے بڑھ کر ہے، جسکو گلستاں سمجھے ہیں لوگ — وفا

طلب کرتی ہے اس کی ہر ادا دل ☆ کہاں سے لاؤں اتنے یا خدا دل — جلالؔ
طاہرؔ! شکایتیں ہیں اِسی وقت یار کی ☆ جب چار آنکھیں ہوں گی تو شرمائے گا یہ دل — طاہرؔ
طلب سے مری مسکرا کر وہ بولے ☆ ہوئے تم بھی ہم کو بُلانے کے قابل — مجروحؔ
طالب منزل ہے پھر عزلت نشینی کس لئے ☆ رہرووں کو دیکھ لے گھر سے نکل کر راہ چل — ثاقب

طاقِ دیں ہو، بزم دانش ہو، حریمِ حُسن ہو ☆ گفتگوئے زیرِ لب کی جاں ہے دیوانے کے نام — مُلّاؔ
طالبِ جام ساقیا ہیں ہم ☆ پھر چھپا کر کہ پارسا ہیں ہم — حفیظؔ
طلسم محبت ہے عاشق کا حال ☆ انہیں بھی یہ قصہ سنائیں گے ہم — مجروحؔ

طعنۂ الفتِ دشمن پہ کہا ظالم نے ☆ ایک سے لیتے ہیں دل، ایک کو ہم دیتے ہیں — داغؔ
طاہرؔ لبِ جاں بخش کی الفت نہ ہوئی ترک ☆ کیا جان گئی ہے ہوسِ آبِ بقا میں — طاہرؔ

طور بے طور ہوئے جاتے ہیں ☆ وہ تو کچھ اور ہوئے جاتے ہیں — داغ
طولِ غمِ حیات سے گھبرا نہ اے جگر ☆ ایسی بھی کوئی شام ہے جس کی سحر نہیں — جگر
طعنوں کے اُس کے جب نہ کوئی بن پڑے جواب ☆ مرزا اثر جو سر نہ جھکائیں تو کیا کریں — اثر

طور پر حضرتِ موسیٰ نے تجلّی دیکھی ☆ بام پر یار نے دیدار دکھایا مجھ کو — آتش
طبیعت اس قدر بیزار ہے گلشن پرستوں سے ☆ کہ ہو جاتی ہے ہم کو بوئے گل بھی ناگوار اب تو — شفیق
طبیعت خود بخود اس ماہ رو کی پھر گئی مجھ سے ☆ کہو! کہتے ہیں ماہِ منقلب کیا اس مہینے کو — تسلیم
طورِ سینا کی سمت جائیں کلیم ☆ نوحؔ تم سیرِ کوہِ قاف کرو — نوح

طاہرؔ! اٹھو صبحِ پیری آگئی ☆ چاہئے اب فکرِ طاعت کچھ نہ کچھ — طاہر
طور بے طور ہوئی دل کی خدا خیر کرے ☆ بے طرح گھات میں ہے اُس بُتِ عیّار کی آنکھ — داغ
طرفہ محبت ہے کہ سنتا نہیں تو ایک مری ☆ واسطے تیرے میں نے سُنا کیا کیا کچھ — میر

طوبا تلے میں بیٹھ کے روؤں گا زار زار ☆ جنّت میں تیرے سایۂ دیوار کے لئے — سودا
طریق ذکر تو ہے دردؔ! یادِ عالم کو ☆ طرح بتا تو کچھ اپنے تئیں بھلانے کی — درد
طور پر کیجو آتشؔ کو عزیزو تم دفن ☆ آرزو اُس کو بہت جلوۂ دیدار کی تھی — آتش
طبیبوں نے تجویز کی مرگِ عاشق ☆ مناسب مرض کی دوا کیا نکالی — میر
طور کے پہلو میں اِک بت خانہ ایسا چاہیئے ☆ شور اُٹھے جلوۂ جاناناں ایسا چاہیئے — داغ
طاہرؔ! چراغِ زخم کی لو اور تیز کر ☆ کیا جانے کتنی دیر طلوعِ سحر میں ہے — طاہر۔ت

ظ

ظالم تو مری سادہ دلی پر تو رحم کر ☆ روٹھا تھا آپ ہی تجھ سے میں اور آپ ہی من گیا — قائمؔ

ظالم میں کہہ رہا تھا کہ اس خوں سے درگزر ☆ سوداؔ کا قتل ہے یہ چھپایا نہ جائے گا — سوداؔ

ظفرؔ آدمی اس کو نہ جانیئے گا، وہ ہو کیسا ہی صاحبِ فہم و ذکا ☆ جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی، جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا — ظفرؔ

ظفرؔ لے کے تمہارا دل وہ کافر ہے کو مکر جاتا ☆ اگر تم نے اُسے سب کو جتا کر دے دیا ہوتا — ظفرؔ

ظفرؔ اُس کی ہی زلف میں دل ہے مرا ☆ مرے پاس بلا سے رہا نہ رہا — ظفرؔ

ظلم کے شکووں پہ وہ بولے ظہیرؔ ☆ حشر میں دے لیں گے ہم سب کا جواب — ظہیرؔ

ظالم کہیں خدا نہ کرے تُو سُنے اسے ☆ جو کچھ شبِ فراق میں وردِ زباں ہے اب — داغؔ

ظاہر میں گرچہ سوز ہے باطن میں ہے گداز ☆ مضموں سے مثلِ شمع ہے اپنی زباں قریب — اخترؔ

ظفرؔ! نہیں ہے اگر باغباں کا کچھ کھٹکا ☆ تو آج کیوں ہوئے مرغانِ بوستاں ہیں چپ — ظفرؔ

ظفرؔ نے خواب میں کس گل کو رات دیکھا تھا ☆ کہ اٹھا خواب سے وہ باغ باغ صبح کے وقت — ظفرؔ

ظلم ہے، قہر ہے، قیامت ہے ☆ غصے میں اس کے، زیرِ لب کی بات — میرؔ

ظالم یہ دیکھو چوٹ پڑی میری آنکھ میں ☆ کاری لگی ہے کیا تری ترچھی نظر کی چوٹ — داغؔ

ظالم! بلا سے سر کو تو اِس مبتلا کے کاٹ ☆ لیکن نہ بات غیروں میں باتیں بنا کے کاٹ — ظفرؔ

ظالم! پھر اِس مریضِ محبت کا کیا علاج ☆ عیسیٰ کہے جسے، مرض اس کا ہے لاعلاج — جرأتؔ

ظاہر ہے یہ کہ کرتی ہے صحبت اثر ضرور ☆ ہے بیقرار عکسِ قمر درمیانِ موج — اسیرؔ

ظالم کھنچ آئے گا مرا دل بھی سناں کے ساتھ ☆ سینے سے دیکھ بھال کے برچھی کی بھال کھینچ — داغؔ

ظلم عدو کے بھی تری یاد میں ☆ بھول گئے تیرے ستم کی طرح — جلالؔ

ظاہر و باطن یک طرح پر تجھکو نہ دیکھا آئینہ رو ☆ دل میں صفائی اور طرح، منہ پہ صفائی اور طرح — ظفرؔ

ظالم جو سو گئے ہیں تو سو جائیں حشر تک ☆ فتنہ کی طرح اُن کو نہ آ کر جگائے صبح — پرتو
ظالم ہیں دور چرخ میں سرکش، ہوا ثبوت ☆ خنجر کا کام کرتی ہے ہر کر گدن کی شاخ — لطافت

ظرفِ انساں روک کب سکتا ہے بحرِ عشق کو ☆ مُشتِ گل سے سیل کی آمد نہ ہوز نہار بند — تسلیم
ظلم کا اُس کے، دل بنے خوگر ☆ اب میں سمجھا ہوں مقصدِ بیداد — کیف
ظالموں سے نہیں رہتا ہے زمانہ خالی ☆ روز جلّاد نیا آتا ہے جلّاد کے بعد — اسیر
ظفرؔ مضمونِ چاکِ سینہ نے تاثیر کی آخر ☆ کیا ہے چاک اُس نے عاشقِ دل گیر کا کاغذ — ظفر

ظاہر نہ کیا کر تو، میرے قتل کو اُس سے ☆ آنکھوں میں اشارہ سوئے جلّاد کیا کر — مصحفی
ظاہر ہے اور، باطنِ اہلِ جہاں ہے اور ☆ بت ہیں بغل میں، ذکرِ خدا ہے زبان پر — اسیر
ظفرؔ مزے کو محبت کے وہ ہی جانے ہے ☆ کہ جس نے کھائے ہیں دل پر نگاہِ یار کے تیر — ظفر
ظالم سُبک نہ ہو کہیں محفل میں شانِ حُسن ☆ کیوں خاک ڈالتا ہے مری داستان پر — ثاقب

ظالم تو قتل کر کے ابھی سے مُکر نہ جا ☆ میں تو تڑپ رہا ہوں پڑا خاک پر ہنوز — گویا
ظاہر نہیں اثر مرے سوز و گداز کا ☆ پردہ میں ہے کمالِ دلِ با صفا ہنوز — سحر
ظفر و فتح مبارک ہو تجھے اے ناسخؔ ☆ کر گیا معرکے سے دشمنِ غدّار گریز — ناسخ

ظالم کہاں سے تیری طبیعت میں بل پڑا ☆ کیا یہ نہیں تھا زلفِ شکن در شکن کے پاس — داغ
ظاہر کے مقید جو نہیں ہیں، نہیں رکھتے ☆ قمری کی طرح طوقِ گلوگیر کی خواہش — تسلیم
ظفرؔ! وہ ہوش رُبا اک نگاہِ ناز کے ساتھ ☆ اُڑا کے لے گیا عُشاقِ خستہ تن کا ہوش — ظفر

ظالم مرے لئے سمِ افعی سے کم نہیں ☆ تیری شمیم زلفِ گرہ گیر کا خواص — ظفر
ظلِّ ہما کے پاس وہ ہرگز نہ جائے گا ☆ جس کو ہے تیرے سایۂ دیوار سے غرض — احد
ظلم کرنے سے اے چرخِ ستم گر باز آ ☆ آج تو کوئی خوشی دے غمِ فردا کے عوض — احمد

ظفرؔ کا راز سر بستہ کُھلے گا ☆ نہ پڑھ تو بیٹھ کر دو چار میں خط — ظفرؔ
ظالم سے میں نے عشق کیا اور کیا غلط ☆ مجھ پر جفا بجا، ترا عذرِ جفا غلط — شوقؔ ۔ق

ظفرؔ! پلا دے اُسے بھر کے ساغر میں ناب ☆ اگر اٹھانا ہے منظور دلرُبا کا لحاظ — ظفرؔ
ظلم و جبر و جور سے محفوظ رہنے کے لئے ☆ پڑھتے رہیئے دل ہی دل میں یاحفیظ یا حفیظ — شبنمؔ
"ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں" ☆ ظالموں کو ہے کہاں اس کا لحاظ — شبنمؔ
ظلم کرنا چھوڑ دے ظالم ضرور ☆ گر خدا کے قہر کا ہو کچھ لحاظ — شبنمؔ

ظلمت میں نور، نور میں ظلمت ہے دیدنی ☆ روشن مکان ہے مگر اندھیر جائے شمع — پرتوؔ
ظاہر میں اور رنگ ہے، باطن میں اور رنگ ☆ بوٹے قبا میں ہیں تو ہمارے بدن میں داغ — امیرؔ
ظلم تیغِ ابروئے جاناں بدن کو ہے عزیز ☆ زخم مرقد میں لئے جاتے ہیں اس قاتل کا داغ — اخترؔ
ظاہر ہوں تو علاج کروں اُن کا اے طبیب ☆ پوشیدہ ہیں نگاہ سے لاکھوں بدن میں داغ — نوابؔ

ظلم وستم سے جور و جفا سے کیا کیا عاشق مارے گئے ☆ شہرِ حُسن کے لوگوں میں کرتا نہیں کوئی وفا کی طرف — میرؔ
ظاہر ہے کہ اُس بت سے نہ اب ہوگی صفائی ☆ چلتا نہیں خط لکھنے میں کاغذ پہ قلم صاف — آغاؔ

ظفرؔ! وہ نالۂ آتش فشاں ہے یہ اپنا ☆ کہ جائے سُن کے جسے سینۂ تفنگ تڑق — ظفرؔ
ظفرؔ! مزاج جو شوخی پسند ہے اپنا ☆ تو چاہتا ہے کوئی خوب رو تڑاق پڑاق — ظفرؔ

ظلِ رحمت کی جگہ ہے مرے سر ایک نہ ایک ☆ دھوپ چھاؤں کو کافی ہے شجر ایک نہ ایک — سحرؔ

ظاہرہ غافل وہ ہیں جتنے ہیں ہُشیار دل ☆ بند ہی رکھتے ہیں آنکھ عاشق بیدار دل — جلالؔ
ظالم بہت ضرور ہے اُن بیکسوں کا پاس ☆ ناچار اپنے رہتے ہیں دم مار مار دل — میرؔ
ظالم بتوں کے جور اُٹھانے کے واسطے ☆ دیتا نہیں ہے کوئی ہمیں مستعار دل — ریاضؔ

ظلم ہوئے ہیں کیا کیا ہم پر صبر کیا ہے کیا کیا ہم ☆ آن لگے ہیں گور کنارے اُسکی گلی میں جا جا ہم — میرؔ
ظالم نے میرے درد کو پوچھا نہ اے شرفؔ ☆ مِٹ مِٹ کے میں نے مفت میں کی اپنی جاں تمام — شرفؔ
ظلم کتنا ہی کریں وہ پر نہ ہوں عشاق تنگ ☆ کچھ عجب تاثیر رکھتا ہے یہ جادوئے ستم — پرتو

ظفرؔ! اگلا زمانہ تھا کچھ اور ☆ اس زمانے کی باتیں اور ہی ہیں — ظفرؔ
ظفرؔ یہ بارِ عشق اٹھے نہ اٹھے ہم ضعیفوں سے ☆ مگر اک بار اپنی تاب و طاقت آزماتے ہیں — ظفرؔ
ظفرؔ مے خانۂ دنیا کی کیفیت وہ کیا جانے ☆ پڑا زاہد تو ہے مسجد کے اندر ایک گوشے میں — ظفرؔ
ظالم خدا سے ڈر کہ جہنم کی آگ ہے ☆ نالے میں بیکسوں کے، غریبوں کی آہ میں — داغؔ

ظہیرؔ! آؤ چلو بھی میکدے کو ☆ میاں! ایسے کہاں کے پارسا ہو — ظہیرؔ
ظلمتِ زلف سے نورِ رُخِ خوباں نہ دبا ☆ جیت عارض کی ہوئی شرط میں ہارے گیسو — حسرتؔ
ظلمت سرائے دہر کے ہیں جو فروغ بخش ☆ اغلب ہے یہ کہ شب کو چراغ اُن کے گھر نہ ہو — راسخؔ
ظلمت میں شبِ ہجر کی جگنو بھی نہ چمکے ☆ زینت ہے آج حرام مرے گھر کی فضا کو — رزمی

ظفرؔ وہ زاہدِ بے درد کی ''ہوحق'' سے بہتر ہے ☆ کرے گر رند دردِ دل سے ہائے ہوئے مستانہ — ظفرؔ
ظالم یہ کیا نکالی رفتار رفتہ رفتہ ☆ اِس چال پر چلے گی تلوار رفتہ رفتہ — میرؔ

ظلم کب تک سہا کرے کوئی ☆ اب تو محشر بپا کرے کوئی — جگر۔ب
ظاہرا کچھ سوائے مہرِ وفا ☆ بات تجھ کو اثر نہیں آتی — اثرؔ
ظالم خبر تو لے کہیں قائم ہی یہ نہ ہو ☆ نالاں و مضطرب پسِ دیوار ہے کوئی — قائمؔ
ظہیرؔ! اچھا نہیں زہدِ ریائی، ایک سو ہو جا ☆ اگر تو رندِ مشرب ہے تو ظاہر پارسا کیوں ہے — ظہیرؔ
ظاہر مرے لباس ہی سے ہے جنوں مرا ☆ دامن گلے میں ہے تو گریباں بغل میں ہے — جاہ

ع

عشق حسرتؔ کے سب ہوئے قائل ☆ ایک وہ دشمنِ وفا نہ ہوا حسرتؔ
علاج زخمِ دل ممکن ہے کیوں اتنا تڑپتے ہو ☆ شرفؔ دم لو، جو دردِ لا دوا ہوتا تو کیا ہوتا شرفؔ
عدم کی بزم میں دیکھو تو داغؔ کے تیور ☆ ذلیل ہو کے بڑے افتخار سے اٹھا داغؔ
عشق کی وادی سے کوئی سالم نہ آیا مصحفیؔ ☆ ہم نے سب اسباب اپنا اس بیاباں میں دیا مصحفیؔ
عام ہیں اُس کے تو الطاف شہیدیؔ سب پر ☆ تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا شہیدیؔ

عید کے دن میکدے میں ہے کوئی ایسا ریاضؔ ☆ ایک چلو دے کے جو لے تیس روزوں کا ثواب ریاضؔ
عالم میں تیرے حُسن سے دونوں کو رشک ہے ☆ مہتاب داغدار ہے، جلتا ہے آفتاب برقؔ
عشق سے ہے کہاں روا؟ اے حُسن ☆ اِس قدر اہتمامِ شرم و حجاب حسرتؔ
عزم تو ملکِ عدم کا ہے اے قلقؔ ☆ کچھ اپنے ساتھ لے بھی چلئے زادِ راہ آپ قلقؔ
عادتِ ایذا دہی جب ترک ہو سکتی نہیں ☆ ہو گیا ثابت کہ ہیں کہنے کے دل آرام آپ کیفؔ

عشق کا جس کو مرض ہو، وہ یہی کہتا ہے ☆ نہ ہو دشمن کی بھی قسمت میں اس آزار کی موت مصحفیؔ
عاشق صادق نہیں کرتے طوافِ کوئے دوست ☆ دل کا آئینہ ہے خود جلوہ نمائے روئے دوست جوہرؔ۔ش
عشق کچھ آپ پہ موقوف نہیں خوش رہیئے ☆ ایک سے ایک زمانے میں طرح دار بہت رندؔ
عصیاں کے ساتھ دو دو فرشتے لدے ہوئے ☆ یارب ہے دوش پہ مرے بارِ گراں بہت ریاضؔ

عیشؔ سُنتا تھا وہ، کس کی؟ نہ سُنی اُس نے مری ☆ پیچ میں آ ہی گیا کاکل پیچاں سے لپٹ عیشؔ
عشق میں جو حال ہے میرا نہیں اسمیں خلاف ☆ قصہ مجنوں خدا جانے ظفرؔ سچ ہے کہ جھوٹ ظفرؔ
عمر رفتہ پہ تاسف سے نہیں کچھ حاصل ☆ وہ ہمیں بھول گئے، کرتے ہیں ہم یاد عبث امیرؔ
عشق کیا ہی کرتے ہیں، یوں ہی ہزاروں مرتے ہیں ☆ داغؔ کی جان و مال کو روتے ہیں آشنا عبث داغؔ

عشوہ و انداز سے پیشِ نظر آتے ہیں آج ☆ اِس اکیلی جان پر کیا کیا غضب ڈھاتے ہیں آج — احد
عشاق اک نگہ سے تری قتل ہو گئے ☆ اب تجھ کو کیا ہے تیغ تبردم کی احتیاج — مصحفی
عیسیٰ سے کیوں کر ہو دلِ بیمار کا علاج ☆ مشکل بہت ہے عشق کے آزار کا علاج — مصحفی

عاشقِ ابرو کی یوں تصویر کھینچ ☆ اے مصور حلق پر شمشیر کھینچ — امیر
عرش ہل جائے نہ اے دستِ دعا ☆ اس طرح دامنِ تاثیر نہ کھینچ — ریاض

عدم وجود سے ہے ایک رات بیچ کی راہ ☆ طرح پسند ہے ہم کو تو اُس سفر کی طرح — رشک
عجب نہیں ہے اگر تیرِ آہ سے میرے ☆ ہوا پہ سہم کے جائے نکل عقاب کی روح — ظفر

عاشق وہ ہے جسے یہ ملیں تین چار شوخ ☆ دل شوخ، طبع شوخ، نگہ شوخ، یار شوخ — جلال
عندلیب بے ادب کرتی نہیں گل کا ادب ☆ گوشِ گُل کے پاس جا دیتی ہے وہ آواز شوخ — عیش

علیحدہ خط وہ لکھے گا نظیر کیا جس نے ☆ کیا نہ غیر کے خط میں کبھی سلام سے یاد — نظیر
عزیز رکھتا ہے، کرتا ہے خاطریں میری ☆ ملا ہے خوبیٔ قسمت سے قدر داں صیّاد — رند
عدو کی یاد تو آٹھوں پہر ہے ☆ ہمیں بھی آپ کرتے ہیں کبھی یاد — حفیظ
عجب ناز کا مجھ نیم جاں پہ ہے انداز ☆ اُٹھائیں میرے دل اور جاں تیرے سارے لاڈ — اختر
عشاق پر ہو ناز جو تم کو عجب نہیں ☆ ہوتا ہے سب کو اپنے خریدار پر گھمنڈ — جلیل

عجب ہے اُس بت کافر کا حال اے پرتو ☆ نہ سود مند ہو افسوں، نہ کارگر تعویذ — پرتو
عشق کا دُور کرے دل سے جو دھڑ کا تعویذ ☆ اس دھڑا کے کا کوئی ہم نے نہ دیکھا تعویذ — نظیر

عرش تک جاتی تھی اب لب تک بھی آسکتی نہیں ☆ رحم آتا ہے بیاںؔ اب مجھ کو اپنی آہ پر — بیاں
عاشقِ صادق ہے تیرا رند، دل اُس کا نہ توڑ ☆ شیشہ بن سکتا ہے، دل بنتا نہیں پھر ٹوٹ کر — رند

عیب کچھ گنتے نہیں اُس عیب کو ☆ جس سے ہوں اپنے سوا سب بے خبر — حالی
عشق میں بوڑھے ہوئے تم بھی نظیرؔ ☆ اب تلک تم میں نہ آیا کچھ شعور — نظیر

عشق ہے ایک مگر آفت تو ہے ہر دم ☆ یہ وہ مضمون ہے کہ ہوگا نہ پرانا ہرگز — مجروحؔ
عمر گزری دوائیں کرتے میرؔ ☆ دردِ دل کا نہ ہوا چارہ ہنوز — میرؔ

عرض کرتے ہم جو ہوتے حضرتِ آدم کے پاس ☆ آدمی وہ ہے کہ دنیا میں نہ پھٹکے غم کے پاس — داغ
عیشؔ! وحشت میں بھی اک دم نہیں ہوتا ہے جُدا ☆ کس قدر دستِ جنوں کو ہے گریباں سے اُنس — عیش

عبث ہے شیفتہؔ ہر اک سے پوچھتے پھرنا ☆ ملے گا بادہ کشوں سے نشانِ بادہ فروش — شیفتہؔ
عجب اِک سانحۂ ہوش رُبا تھی وہ نگاہ ☆ میں ہوں اِک عمر سے فانیؔ ہمہ تن ماتمِ ہوش — فانی

عشق کا جوش ہے جب تک جوانی کے ہیں دن ☆ یہ مرض کرتا ہے شدّت انہیں ایام میں خاص — ذوقؔ
عشق نے سب سے کیا بے پروا ☆ ننگ کی ہے نہ مجھے نام کی حرص — امیرؔ
عیشؔ! جو اس نگہ کے عاشق ہیں ☆ اُن کو کیا خنجر دُو دَم سے غرض — عیشؔ
عاشق کو تیرے مسکن و ماوا سے کیا غرض ☆ خُلد و بہشت و کوثر و طوبیٰ سے کیا غرض — راسخ

عشق کے دو گواہ لایعنی ☆ زردیٔ رنگ و چشمِ تر ہے شرط — میرؔ
عشق تم سے لکھا مقدر کا ☆ بندگی کے لئے ہے یہ سر خط — سحرؔ
عشق سے اِن بتوں کو اے تسلیمؔ ☆ رکھے اب ربّ ذوالمنن محفوظ — تسلیم۔م
عشق ہے یار کا، خدا حافظ ☆ امرِ دشوار کا خدا حافظ — مخفیؔ

عاشق کو ضبط چاہیۓ معشوق کی مثال ☆ لَو جل بجھی، سُنی نہ کسی نے صدائے شمع — آغاؔ
عینِ راحت تجھ سے تھی تکلیفِ قید ☆ اے انیس اہلِ زنداں الوداع — حسرتؔ

عشاق کو جلاتے ہیں وہ بھی اسی طرح ☆ جس طرح سے پتنگے جلاتی ہے خوئے شمع — فصاحت
عشق کی پڑھتے ہیں جو شخص حدیث ☆ وے نہیں کرتے ہیں مشکوٰۃ شروع — مصحفی

عبث ہے پند و نصیحت بھی کورِ باطن کو ☆ مثل ہے یہ، کوئی اندھے کو کیا دکھائے چراغ — رند
عرش پر بھی تو ڈھونڈ آئے مگر ☆ ہم کو اُن کا کہیں ملا نہ دماغ — مجروح

عشقِ بُتاں سے ہاتھ اٹھا، اپنی خودی میں ڈوب جا ☆ نقش و نگارِ دیر میں خونِ جگر نہ کر تلف — اقبال
عبرت دہر کا اک دفتر پر معنی ہے ☆ کبھی دیکھو تو آثر گورِ غریباں کی طرف — آثر

عشق تیرے میں سب منافق ہیں ☆ ایک غم کو نہیں ہے مجھ سے نفاق — سودا
عشق ہی عشق ہے جہاں دیکھو ☆ سارے عالم میں بھر رہا ہے عشق — میر

عروجِ آدمِ خاکی کے منتظر ہیں تمام ☆ یہ کہکشاں، یہ ستارے، یہ نیلگوں افلاک — اقبال
عاشقی صبر طلب اور تمنا بیتاب ☆ دل کا کیا رنگ کروں خونِ جگر ہونے تک — غالب

عیش سے بے نیاز ہیں ہم لوگ ☆ بے خودِ سوز و ساز ہیں ہم لوگ — مجاز
عجب کی جگہ ہے کہ اُس کی جگہ ☆ ہمارے تئیں ہی بتاتے ہیں لوگ — میر

عالم ہوا تمام رہا اُس کو شوقِ جور ☆ برسادے آسماں سے پروردگار! دل — داغ
عشق کیا چیز ہے معشوق کسے کہتے ہیں رند ☆ نہ تصور مجھے گُل کا، نہ خیالِ بُلبُل — رند

عشق ہے اے طبیب! جی کا روگ ☆ لُطف کر، ہے جو کچھ دوا معلوم — میر
عاشقوں میں ترے ہم بھی ہیں ازل سے اے دوست ☆ تجھ کو دیکھا نہیں، آگاہ ہیں پر نام سے ہم — رند
عبث ہے یہ مجروحؔ! طولِ امل ☆ بکھیڑے یہ سب چھوڑ جائیں گے ہم — مجروح

عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن ☆ دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں — ظفرؔ
علم میں بھی سرور ہے لیکن ☆ یہ وہ جنت ہے جس میں حور نہیں — اقبالؔ
عزیز اپنا زخم جگر تو دکھا دیں ☆ مگر دونوں ہاتھوں سے وہ دل سنبھالیں — عزیزؔ
عشق کا گھر ہے میرؔ سے آباد ☆ ایسے پھر خانماں خراب کہاں — میرؔ
عشق کیا ہے کیا پتہ نکہت، خدا کو ہے خبر ☆ آدمی کو اس قدر پاگل بنا دیتا ہے کون — نکہت

عاشقی وہ روگ ہے جس میں کہ ہو جاتی ہے یاس ☆ اچھے ہوتے کم سُنا ہے میرؔ اس آزار کو — میرؔ
عاشق تو تمہارا ہے ہوسؔ پر نہیں بد بیں ☆ اک مرتبہ بات اُس کی ذرا مان تو دیکھو — ہوس
عزیز اپنے حریم دل کے ہم تو گرد پھرتے ہیں ☆ رہے کعبہ مبارک شیخ کو کاشی برہمن کو — عزیزؔ
علاقہ ہو کہیں دل کا تو راسخؔ سے کہو صاحب ☆ وہ نامحرم نہیں، کیوں اُس سے یوں شرمائے جاتے ہو — راسخؔ

عشق کی رسوائیوں نے اے شفیقؔ ☆ کر دیا ہے بے نیازِ عزّ و جاہ — شفیقؔ
عجب نکتے ہیں عشق و عاشقی کے ☆ تو اُس کے واقفِ اسرار سے پوچھ — مجروحؔ
عاشقِ غیور جی دے اور اُس طرف نہ دیکھے ☆ وہ آنکھ جو چھپاوے تو تو بھی ٹک کھنچا رہ — میرؔ

عمر تو ساری کٹی عشقِ بُتاں میں مومنؔ ☆ آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہوں گے — مومنؔ
عالم کی سیر کیجئے آتشؔ! ملے گا یار ☆ یوسف جو چاہیں آپ تو بازار دیکھئے — آتشؔ
عدو سے کیوں ہیں وہ راضی نہ کچھ کُھلا حسرت ☆ کہ پھر طریق وہی اختیار ہم کرتے — حسرت
عشق نے غالبؔ نکما کر دیا ☆ ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے — غالبؔ
عشق پر زور نہیں، ہے یہ وہ آتش غالبؔ ☆ کہ لگائے نہ لگے اور بُجھائے نہ بنے — غالبؔ

غ

غارت گرِ ایماں تو ہے اے داغؔ یہ کافر ☆ گر عشق نہ ہوتا کوئی کافر بھی نہ ہوتا — داغؔ
غضب کیا، ترے وعدہ پر اعتبار کیا ☆ تمام رات قیامت کا انتظار کیا — داغؔ
غیرت یوسف ہے یہ وقتِ عزیز ☆ میرؔ! اِس کو رائگاں کھوتا ہے کیا؟ — میرؔ
غمِ فراق اگر ایسا میں جانتا بیدارؔ ☆ تو اپنے دل کو کسی سے نہ آشنا کرتا — بیدار
غیر کا ذکرِ وفا اور ہمارے آگے ☆ داغؔ اِس بات سے جلتا ہے کلیجا کیسا — داغؔ

غنچہ کیوں ہورہے ہو راسخؔ ہائے ☆ تم تو باغ و بہار تھے صاحب — راسخؔ
غیر پر دیکھ کر کرم تیرا ☆ ہوگئی جانِ آرزو بیتاب — حسرتؔ
غیروں کے ہاتھ نامہ و پیغام بھیجنا ☆ یہ واقعی کرم نہیں اے یار! ہے غضب — شادؔ
غمزہ عجب، نگاہ عجب اور ادا عجب ☆ کچھ دلرُبائیوں کے ہیں ساماں عجب عجب — ظفرؔ

غیر نے کل مرے بارے میں جو پوچھا اُن سے ☆ ہنس کے بولے کہ شفیقِ جگرافگار ہیں آپ — شفیقؔ
غیر سے جھٹ کرلیا ساتھ اک لگاوٹ کے ملاپ ☆ اور ہم سے کرتے ہو تم دے کے سو جھٹکے ملاپ — ظفرؔ
غیر سے ہو گئی پیام سلام ☆ ہیں یہ ملنے کے ڈھب، ملیں گے آپ؟ — داغؔ

غیر کے نقشِ قدم اے داغؔ رہبر ہو گئے ☆ مٹنے والوں نے بتایا ہے نشانِ کوئے دوست — داغؔ
غیرت صد طور ہے، آئینہ دار نور ہے ☆ جنت المعمور ہے ہر کوچہ و بازارِ دوست — شفیقؔ
غیر یوں کرتا ہے میری پرسش اس کے ہجر میں ☆ بے تکلف دوست ہو جیسے کوئی غم خوار دوست — غالبؔ

غارت گرئ گلشنِ عالم سے در گزر ☆ زندہ چمن یہ ہے اِسے تو اے خزاں نہ لوٹ — شرفؔ
غیر کیا سمجھے دردِ دل کو جلیلؔ ☆ آشنا جانے آشنا کی چوٹ — جلیلؔ

غافلو! تقدیر کا رونا عبث ☆ سب گلہ بے جا ہے سب شکوہ عبث — صبا
غیر کا سر تیری زانو پہ رہے گا یوں ہی ☆ سر کوئی سنگ سے ٹکرائے تو ٹکرائے عبث — ظفر

غیروں سے کبھی ہے، کبھی مجھ سے ہے لگاوٹ ☆ بہکی ہوئی پھرتی ہے محبت کی نظر آج — امیر
غیر کے فقروں میں آخر آگئے ☆ کس قدر ہے آپ کا سیدھا مزاج — حفیظ
غضب ہے وصل میں دھڑکا سحر کا ☆ اُچھلتا ہے مرا ہاتھوں جگر آج — جلیل

غیر پر دھر کے سُناتے ہو ہمیں تم باتیں ☆ خوب ہم جانتے ہیں آپ کی تقریر کا پیچ — ظفر
غصہ بھی کیا، دُکھ بھی دیے تم نے، ولیکن ☆ چُپ ہو رہے ہم سر کو جھکا، جھوٹ ہے یا سچ — نظیر

غنچہ نہیں اے بادِ صبا جس کی گرہ تو کھولے گی ☆ میرے گرفتہ دل کی ہو گی عقدہ کشائی اور طرح — ظفر
غیر کے آگے وہ مرے حال پر ☆ لطف بھی کرتے ہیں ستم کی طرح — داغ
غیروں پہ تو نگاہِ عنایت کمال ہے ☆ ہم پر بھی ہو گا دیکھیں کبھی مہرباں وہ شوخ — احد
غریقِ گریۂ خونیں رہا نہ کر مومن ☆ لباس یعنی پہنتے نہیں مسلماں سُرخ — مومن

غنچہ و گل کی لطافت، ماہ و انجم کی ضیا ☆ کوئی جلوہ بھی نہیں نظروں کے قابل، اُن کے بعد — شفیق
غم سے مرتا ہوں کہ اتنا نہیں دنیا میں کوئی ☆ کہ کرے تعزیتِ مہر و وفا میرے بعد — غالب
غضب تو ہے کہ پھر بھی وہ یاد آ نہ سکا ☆ حیات ہے کسی بھولے ہوئے پیام کی یاد — فراق

غور سے دیکھو، کچھ بیجا نہیں ☆ مجھ کو تم پر، خار کو گل پر گھمنڈ — جلیل
غمگین ہوں ملول ہوں اب بل کہاں رہا ☆ اب کیا کروں گا میں دلِ ناچار پر گھمنڈ — اختر

غم لے کے اس جہاں سے طاہر چلے ہیں ہم ☆ توشہ ہمارے ساتھ ہے وقتِ سفر لذیذ — طاہر
غور سے ہم نے جو دیکھا تو صفت سے تیری ☆ کوئی خالی نہیں اربابِ سخن کا کاغذ — داغ

غالبؔ نہ کر حضور میں تو بار بار عرض ☆ ظاہر ہے تیرا حال سب ان پر، کہے بغیر — غالبؔ
غنچہ ہائے آرزوئے مومنؔ، اب کُھلنے کو ہیں ☆ خیر مقدم، گلشنِ ایماں میں آتی ہے بہار — مومنؔ
غضب ہے بزم میں بیٹھے جو وہ مجھ پاس تو اُس کو ☆ کہے ہر کوئی نظروں میں کہ "تم بیٹھو اِدھر آکر" — جرأتؔ
غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا میری جان پر ☆ آیا مگر نہ حرفِ شکایت زبان پر — داغؔ
غیروں کو آپ دیتے ہیں بھر بھر کے جام روز ☆ اور ہم کو یہاں بتاتے ہیں بس صبح و شام روز — عیشؔ
غرقاب فنا ہو گا جہاں اشکِ رواں سے ☆ طوفان کا ہے تجھ میں جوائے چشم تر انداز — سحرؔ

غم نہ پاتا راہ آنے کی دلِ مضطر کے پاس ☆ کاش ہوتا گھر ہمارا بھی تمہارے گھر کے پاس — سحرؔ
غضب ہے جس کے باعث ہم ہوئے بدنام سو سو کوس ☆ ہمارے نام سے بھاگے ہے وہ گلفام سو سو کوس — معروفؔ
غم سے نزدیک مرنے کے پہنچے ☆ دُور کا میرؔ! ہے سفر در پیش — میرؔ
غُل ہوگا اسیران قفس میں کہ مبارک ☆ صیاد کبھی ہو گا جو بُلبُل سے ہم آغوش — شرفؔ

غیر کرتا ہے بیاں مجھ سے تو میں کہتا ہوں ☆ بارے اب تک تو نہیں تجھ سے مرا سا اخلاص — مومنؔ
غیر کی بات خوب مان گئے ☆ نہ سُنی میری التجائے خلوص — حسرتؔ
غُل ہوا شہر میں خورشید گہن میں آیا ☆ چھپ گیا جب تہ گیسوئے معنبر عارض — امیرؔ
غیر کے کوچے میں جانا آپ کا وہ کیوں چھپائے ☆ خاک آنکھوں میں وہ ڈالے نقش پا کو کیا غرض — ریاضؔ

غیر لاکھوں میں بے وفا نکلے ☆ آیئے آپ کی ہماری شرط — داغؔ
غبارِ خاطرِ جاناں عیاں ہے لفظوں سے ☆ یہ خاکسار بھی پڑھتا ہے جھاڑ جھاڑ کے خط — سحرؔ
غیر ہیں وصلِ یار سے محظوظ ☆ ہم فقط انتظار سے محظوظ — راسخؔ
غم نہیں اسکا جو ساقی نے نہ دی ہم کو شراب ☆ ہوں گے ہم حشر میں پی کر مئے کوثر محظوظ — قلقؔ

غیر کا احسان نہیں لیتے جو ہیں روشن ضمیر ☆ لائقِ مرہم نہیں داغِ دلِ مایوسِ شمع — جاہؔ
غش ہو جو آپ کے تغافل پر ☆ وہ کرے خاک پھر دعا سے رجوع — نوابؔ

غم کہاں معشوق کو دل سوزیٔ عشاق کا ☆ جلنے پر پروانوں کے کب کرتا ہے شیون چراغ — اختر
غلط غلط کہ رہیں تم سے ہم تنگ غافل ☆ تم اور پوچھو ہماری خبر، دروغ دروغ — میر
غربت میں سب کو ہوتے ہیں مجھ کو ہوئے نصیب ☆ نواب! سوزِ ہجر سے کیا کیا وطن میں داغ — نواب
غم خانہ تنگ و تار ہے اور ہم سیاہ روز ☆ جلتے ہیں یعنی چاہیۓ آٹھوں پہر چراغ — مومن

غافل انسان نہ عالم کی دو رنگی سے رہے ☆ دن کو سو اور طرف، رات کو جاگ اور طرف — سحر
غیروں کا مجمع اور تم، پریوں کا جمگھٹ اور ہم ☆ پہلو بہ پہلو انجمن، ایک اِس طرف ایک اُس طرف — داغ

غیر کے ذکر پر نہیں موقوف ☆ جی جلانے کے ہیں ہزار طریق — داغ
غم نہیں اس کی بے وفائی کا ☆ کرے ترکِ وفا، نہ ہم سے فراق — سودا

غشی کا بھی احسان مجھ پر ہوا ☆ وہ زانو رہا زیرِ سر دیر تک — داغ
غمِ ہستی کا اسدؔ! کس سے ہو جُز مرگ علاج ☆ شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک — غالب
غمِ فراق بھی لو عشق میں نصیب ہوا ☆ یہ داغ اور ہوا دل میں داغ کے نزدیک — صبا

غم سے غفلت نہ ہو تو پھر کیا ہو ☆ رہروِ ملکِ خواب ہیں ہم لوگ — جگر
فردوس کو بھی آنکھ اُٹھا دیکھتے نہیں ☆ کس درجہ سیر چشم ہیں کوئے بتاں کے لوگ — میر

غضب حالِ عاشق میں لذّت بھری ہے ☆ یہ قصہ ہے اُس کے سنانے کے قابل — مجروح
غنیمت ہے قفس میں شاخِ گُل کی تیلیاں بُلبُل ☆ اسیری میں گُلِ مقصود پاتا کون ہے بُلبُل — چکبست
غم میں تیرے مبتلا ارشاد ہے ☆ کیا کہے رازِ نہانِ دردِ دل — ارشاد

غیروں سے التفات پہ ٹوکا تو یوں کہا ☆ دنیا میں بات بھی نہ کریں کیا کسی سے ہم — داغ
غنچہ کی جب سے تنگ دلی دیکھ لی عزیزؔ ☆ قطع امید کر چکے سب اہل زر سے ہم — عزیز

غالبِ خستہ کے بغیر، کون سے کام بند ہیں؟ ☆ روئیے زار زار کیوں؟ کیجئے ہائے ہائے کیوں؟ — غالبؔ
غالبؔ چھٹی شراب، پر اب بھی کبھی کبھی ☆ پیتا ہوں روزِ ابر و شبِ ماہتاب میں — غالبؔ
غم نہیں ہے موت کا لیکن یہ آتا ہے خیال ☆ پھر نہ دیکھیں گے کبھی برقؔ اُس کی صورت خواب میں — برقؔ
غیر کے عیش سے عبث تو جلتا ہے اے داغؔ! ☆ اُس کی تقدیر میں ہے تیرے مقدر میں نہیں — داغؔ

غیروں کی عیب جوئی سے کیا فائدہ شفیقؔ ☆ اپنی برائیوں پہ جب اپنی نظر نہ ہو — شفیقؔ
غیر سے یارِ جفا کار کا خلطا دیکھو ☆ رندؔ! دکھلائے مقدر جو تماشا دیکھو — رندؔ
غیر تو رہتے ہیں دن رات تمہارے دل میں ☆ کبھی اس گھر میں ہمارا بھی گذر ہونے دو — جوہر
غیر کو دستِ حنائی نہ دکھاؤ، دیکھو ☆ گر لگانی ہو یوں ہی آگ لگا دو مجھ کو — داغؔ

غافل یہ جان لے کہ نشانی ہے موت کی ☆ جس جا زمین پر تو لحد کا نشان دیکھ — صباؔ
غلط انداز نگاہوں کو سنبھال ☆ میری گستاخ نگا ہی کو نہ پوچھ — فانیؔ

غافل ان مہ طلعتوں کے واسطے ☆ چاہنے ولا بھی اچھا چاہئے — غالبؔ
غالبؔ بُرا نہ مان، جو واعظ بُرا کہے ☆ ایسا بھی کوئی ہے، کہ سب اچھا کہیں جسے — غالبؔ
غالبؔ تمہیں کہو کہ ملے گا جواب کیا ☆ مانا کہ تم کہا کیئے اور وہ سُنا کیئے — غالبؔ
غیرتِ نالہ و فریاد نہ کھو اے آتشؔ ☆ آشنا کوئی نہیں کون خبر لیتا ہے — آتشؔ

ف

فریاد کیسی، کس کی شکایت، کہاں کا حشر ☆ دنیا اُدھر کو ٹوٹ پڑی وہ جدھر ہوا — جگر
فراق! ایک ہوئے جاتے ہیں زمان و مکاں ☆ تلاشِ دوست میں مَیں بھی کہاں نکل آیا؟ — فراق
فاتحہ پڑھنے کو آئے قبر آتش پر نہ یار ☆ دو ہی دن میں پاسِ الفت اس قدر جاتا رہا — آتش
فریاد بتوں کی جو صبا حشر کو کرتے ☆ اللہ بھی ہوتا نہ طرف دار تمہارا — صبا
فانی کا دم اک دم ترے قدموں پہ نکل جائے ☆ دل کی یہ تمنا ہے اب اے جانِ تمنا — فانی

فصلِ گل کے جاتے ہی نکلی ہے جانِ عندلیب ☆ کیوں نہ ہر برگِ خزاں ہو نوحہ خوانِ عندلیب — صبا
فاتحہ خوانی کو جب وہ گل بدن آیا امیر ☆ بن گئے سب ساکنِ شہرِ خموشاں عندلیب — امیر
فکر جگر رہے ہے اُس دم غلام کو بھی ☆ جس دم لگو ہو کرنے تم مشقِ تیر صاحب — میر

فکر دنیا میں نہ کارِ عاقبت کو بھولیئے ☆ بات یہ اچھی نہیں اے سحر پچھتائیں گے آپ — سحر
فریاد عاشقوں کی گوارا نہ کیجئے ☆ واقف نہیں ہیں آہ وفغاں کے اثر سے آپ — آتش

فسادیوں میں یہ چرچہ کئی دنوں سے ہے ☆ تمام شہر میں امن و امان ہے اس وقت — فکر
فقیروں کا بنا لو بھیس آسی ☆ وہ شہنشاہِ خوباں ہے گدا دوست — آسی
فرماؤ گے جو تم تو اٹھا لوں گا میں پہاڑ ☆ پر غیر کی نہ جائے گی مجھ سے اٹھائی بات — سودا

فصلِ گل میں یہی کثرت ہے جو مے نوشی کی ☆ پھول کے مول بکے گی ارے ساقی تلچھٹ — ریاض
فرطِ گریہ نے کچھ نہ چھوڑا ہائے ☆ لختِ دل آنکھ سے گرے کٹ کٹ — مجروح
فکرِ تعمیرِ سقف و خانہ عبث ☆ جو کہ بگڑے اُسے بنانا عبث — مجروح
فصاحت! دیکھ کر پریاں مرے معشوق کو بولیں ☆ زیادہ حُسن میں سب سے ہے آدم زاد کیا باعث — فصاحت
فصلِ گل ہے۔ لوٹیئے کیفیتِ مے خانہ آج ☆ دولتِ ساقی سے مالا مال ہے، پیمانہ آج — آتش

فکر کی شدت نے مجھ کو کر دیا اتنا خلیق ☆ راہ چلتے آدمی سے پوچھ لیتا ہوں مزاج — فکر
فکرِ درماں کس لئے، اے چارہ گر کیسا علاج ☆ زخمِ دل میرا برنگ زخمِ گل ہے لا علاج — تسلیم

فرہاد و قیس و میرؔ! آوار گانِ عشق ☆ ایسے گئے ہیں سب کی رہی من کی من کے بیچ — میرؔ
فراقِ یار سے کُشتی پڑی ہے ☆ پچھاڑا، چل گیا آتشؔ! اگر پیچ — آتشؔ

فراق یار میں کیا کیا گذر گیا سر پر ☆ ہمیشہ روندے گئے برقؔ! رہ گزر کی طرح — برقؔ
فصلِ گل بھی آن پہنچی دیکھئے کیا ہو یقیںؔ ☆ اب کی چلتا ہے جنوں پر جی ہمارا بے طرح — یقیںؔ
فرہاد سر کو پھوڑ کے تیشے سے جو مُوا ☆ شیریں کا اس نے کس سے سنا تھا پیام تلخ — جرأتؔ
فراقِ یار میں سیرِ چمن ہے زہر مجھے ☆ کھلائے گی ابھی افیون کو کنار کی شاخ — ناسخؔ

فصل بہار میں بھی جو مے سے ہے اجتناب ☆ اے شیخ! اس قدر تو نہ بن تُو غلو پسند — کیفؔ
فطرت نے مجھے بخشے ہیں جو ہر ملکوتی ☆ خاکی ہوں مگر خاک سے رکھتا نہیں پیوند — اقبالؔ
فرماتے ہیں یہ حضرتِ دل عشقِ زلف میں ☆ نازل ہو دیکھیں کون بلا اِس بلا کے بعد — احد
فرقت میں پوچھتا ہے یہ مجھ سے جگر کا درد ☆ دیتی ہے دل کی ٹیس مزا یا ہیں ہم لذیذ — جلالؔ

فاتحہ پڑھنے وہ بیٹھے تھے کہ میلہ لگ گیا ☆ آئے پروانے لحد پر شمع روشن دیکھ کر — جلیلؔ
فرق ذرّہ بھر نہ پایا ہم نے دونوں میں شکیلؔ ☆ اک نظر اُن پر بھی ڈالی ماہِ کامل دیکھ کر — شکیلؔ
فتنہ پرداز، دغاباز، فسوں گر، عیّار ☆ ہائے افسوس دل آیا بھی تو آیا کس پر — داغؔ
فیصلہ کر لے بچھڑ جانے کا خاموشی سے ☆ رشتوں کا تماشہ سرِ بازار نہ کر — نسیم-ن

فراق میں کس پردہ نشیں کے اے جرأتؔ ☆ جگر پہ لگتے ہیں سو زخم بے نشاں ہر روز — جرأتؔ
فراقؔ منزلِ جاناں وہ دے رہی ہے جھلک ☆ بڑھو کہ آہی گیا وہ مقامِ دور دراز — فراقؔ
فصلِ گل میں گھر مرا ہوتا ہے ویراں ہر برس ☆ اے جنوں آباد کرتا ہوں میں زنداں ہر برس — ناسخؔ

فتنے اٹھیں گے اگر بیٹھے تم اغیار کے پاس ☆ اس سے بہتر ہے رہو سحرؔ سے غمخوار کے پاس — سحرؔ
فکر کر زادِ آخرت کا بھی ☆ میرؔ اگر تو ہے عاقبت اندیش — میرؔ
فرقت میں ڈھونڈتے ہیں دلِ گم شدہ قلقؔ ☆ پہلو میں کرتے ہیں غم خوار کی تلاش — قلقؔ

فکرِ رزق و مصائب تقدیر ☆ عارضِ حال تھے بجائے خلوص — حسرتؔ
فتنہ گر وہ بھی ہوئی ہے مشہور ☆ تھی قیامت کو ترے نام کی حرص — داغؔ

فقیر سے بھی کسی دن تمہیں پڑے گا کام ☆ کبھی تو ہوگی شہ حُسن اس گدا سے غرض — رندؔ
فراقِ یار میں پڑھتا ہوں عاشقانہ غزل ☆ نہ واہ واہ سے مطلب نہ مرحبا سے غرض — رندؔ

فلک بوس تعمیر کرنے سے پہلے ☆ ذرا سوچ لے کیا ہے تیری بساط — وفاؔ
فخر سمجھے ہیں سب ابنائے جہاں دعوے کو ☆ ہے اگر عار تو اک مجھ ہی کو ہے عار فقط — عیشؔ
فردوس مے کدہ ہے، میکش بُلا رہے ہیں ☆ اب بھی اگر نہ آئے دوزخ میں جائے واعظ — امیرؔ
فصلِ گل میں بھی ہے محروم مئے گلگوں سے ☆ دن تو اچھے ہیں بُری ہے تری قسمت واعظ — امیرؔ

فروغِ بزم نہیں، جب تلک نہ روشن ہو ☆ فریب دیتی ہے شب بھر ادا طرازئ شمع — سحرؔ
فکرِ عارض سے گُھلا ہے اس قدر یہ روز و شب ☆ قدِ عاشق سوزِ غم سے ہو گیا مشہور، شمع — اخترؔ

فراقؔ! بزمِ چراغاں ہے محفلِ ساقی ☆ سجے ہیں پگھلی ہوئی آگ سے چھلکتے ایاغ — فراقؔ
فلک پر بھی ترے خالِ جبیں نے ☆ کیا ہے، ماہ کو اے مہ جبیں داغ — مصحفیؔ

فنا کے بعد کُھلا دل کو عشق کا پردہ ☆ تمام ہو کے ہوئے ہم کمال سے واقف — آتشؔ
فسانہ طورِ تجلی کا سُن کے کان کُھلے ☆ نہ تھے کرشمۂ حُسن و جمال سے واقف — آتشؔ
فصل گل آنے سے کیسا یہ ستم مجھ پر ہوا ☆ ہاتھ میرا ہو گیا میرے گریباں کا حریف — مصحفیؔ

فرقتِ گلرو میں کیا جائیں گلستاں کی طرف ☆ وحشتِ دل کھینچ کر لے چل بیاباں کی طرف — سحرؔ
فرقتِ محبوب میں رونے سے یہ صورت ہوئی ☆ دیکھتے ہیں سحرؔ مردم، چشمِ گریاں کی طرف — سحرؔ

فراق اور فرق میں ایک حرف کا ہے فرق ☆ جہاں ہے فرق دلوں میں وہیں ہے جائے فراق — ظفرؔ
فرق برائے نام ہے، اصل میں دونوں ایک ہیں ☆ عشق کا راز، رازِ حُسن، حسن کا راز، رازِ عشق — کیفؔ

فراقِ یار میں گُھل کر میں ہو گیا ایسا ☆ نظر نہ آیا مرا جسمِ زار مدّت تک — احدؔ
فراقِ یار میں کس روسیہ کو نیند آئی ☆ رہا ہوں راتوں کو میں بیقرار مدّت تک — احدؔ

فسونِ عارض و کاکل ہمیں نہ روک سکا ☆ ترا پیام لئے در بدر گئے ہم لوگ — احقرؔ
فصلِ گُل میں پڑیں تو خوب کھلیں ☆ خرقۂ زہد پر شراب کے رنگ — حسرتؔ

فرطِ الم سے کتنا ہوں میں خوگرِ الم ☆ مجھ پر گراں ہے کیفؔ خیالِ سکونِ دل — کیفؔ
فلک کے رنگ سے ظاہر ہیں ماتمی آثار ☆ خوش اپنا کیونکر ہو اِس نیلگوں حصار میں دل — ذوقؔ

فخر سے کہتے ہوئے آئیں گے محشر میں عزیزؔ ☆ جس کی رحمت ہے وسیع اُس کے گنہگار ہیں ہم — عزیزؔ
فصلِ خزاں چمن میں جو آئی تو اے صباؔ ☆ روئے لپٹ لپٹ کے بہت باغباں سے ہم — صباؔ
فوق ہے سارے خوش جمالوں پر ☆ وہ ستارے جو ہیں، تو ماہ ہو تم — آتشؔ

فراقؔ! اکثر بدل کر بھیس ملتا ہے کوئی کافر ☆ کبھی ہم جان لیتے ہیں، کبھی پہچان لیتے ہیں — فراقؔ
فیضؔ! زندہ رہیں، وہ ہیں تو سہی ☆ کیا ہوا؟ گر وفا شعار نہیں — فیضؔ
فانیؔ دعائے مرگ کی فرصت نہیں مجھے ☆ یعنی ابھی تو ڈھونڈ رہا ہوں اثر کو میں — فانیؔ
فُرصتِ کاروبارِ شوق کسے ☆ ذوقِ نظّارۂ جمال کہاں — غالبؔ
فرشتے کو پکڑ رکھیں، ترے دربان ایسے ہیں ☆ خدا سے بھی نہیں ڈرتے یہ بے ایمان ایسے ہیں — داغؔ

فلک کے دامن پہ چاند تارے نہیں درخشاں تو کیا نجومیؔ ☆ ہزاروں ارماں کا خون دے کر میں شب کو رنگیں بنا رہا ہوں — نجومیؔ

فکر ہے زاہد کو حور و کوثرِ و تسنیم کی ☆ اور ہم جنّت سمجھتے ہیں ترے دیدار کو — جگرؔ
فاتحہ پڑھنے چلے مرقدِ حسرتؔ پہ جو وہ ☆ پہلے کس ناز سے رو رو کے سنوارے گیسو — حسرتؔ
فراقؔ! انسان سے کیا فیصلہ ہو کفر و ایماں کا ☆ یہ حیرت خیز دنیا، جب خدا بھی، ماسوا بھی ہو — فراقؔ
فرماتے ہو عاشق ہیں مرے تجھ سے ہزاروں ☆ اے جان زیادہ نہیں دو چار دکھاؤ — رندؔ

فریبِ شوق بے رسوا کیے شاید نہ چھوڑے گا ☆ ابھی تھا کوئی مجھ سے ہم کلام آہستہ آہستہ — اثرؔ
فرمایا کہ دیکھ آؤ احدؔ کو کوئی جا کر ☆ سُنتا ہوں کہ رہتے ہیں وہ بیمار ہمیشہ — احدؔ

فصل بہار آئی پیو صوفیو شراب ☆ بس ہو چکی نماز مصلّیٰ اٹھائیے — آتشؔ
فانیؔ! بلائے مرگ سے غم کیجئے غلط ☆ اب جستجوئے راحت دنیا نہ کیجئے — فانیؔ
فاتحہ پڑھتے چلو تربتِ نیّرؔ پہ ذرا ☆ اُن سے وعدہ بھی ہے، فرصت بھی ہے، دستور بھی ہے — نیّرؔ
فرقت میں بھی بیخودؔ نے مزے وصل کے لوٹے ☆ جب بند ہوئی آنکھ تم ہی تم نظر آئے — بیخودؔ
فرقتِ یار کی اے برقؔ مجھے تاب نہیں ☆ دل تڑپتا ہے جو پہلو سے سرک جاتا ہے — برقؔ

ق

قناعت آپ کو ہوتی نہیں کسی شے پر ☆ یہ کیا کہ دل کبھی لینا کبھی جگر لینا — داغؔ
قفس میں پائی وہ آسائش اے شرفؔ ہم نے ☆ چمن کو بھول گئے یاد آشیاں نہ رہا — شرفؔ
قلقؔ غزلیں پڑھیں گے جائے قراں سب پسِ مردن ☆ ہماری قبر پر جب مجمع اہلِ سخن ہو گا — قلقؔ
قیمت لگی تو اچھا خریدار دیکھ کر ☆ اُس نے مری وفاؤں کو نیلام کردیا — نسیمؔ۔ن
قسمت کو دیکھئے کہ کہاں ٹوٹی جا کمند ☆ دو چار ہاتھ جب کہ لبِ بام رہ گیا — قائمؔ

قید بھی توڑ کے نکلوں تو کدھر کو جاؤں ☆ کوئی صحرا بھی تو یارب نہیں زنداں کے قریب — شفیقؔ
قطرۂ شبنم نہ سمجھو، برگ گُل پر ہیں عیاں ☆ اشکِ چشمِ گُل سے نکلے ہیں برائے عندلیب — احدؔ
قربان جاؤں دردِ جگر کے، وہ رکھ کے ہاتھ ☆ یہ پوچھتے ہیں مجھ سے بتا تو، کہاں ہے اب — داغؔ
قطرے قطرے کو ترستی ہیں ہماری آنکھیں ☆ کھا گیا خونِ جگر رنجِ دلی آپ ہی آپ — داغؔ
قاصد جو نہیں ہے نہ سہی، بھیس بدل کر ☆ تسلیمؔ کرو شوق میں تم نامہ بری آپ — تسلیمؔ

قلقؔ اٹھ گئی رسمِ الفت جہاں سے ☆ حسیں، سب ہیں دنیا کے کیا بے مروّت — قلقؔ
قبر میں چین سے یاروں کی گزرتی ہے امیرؔ ☆ پاؤں پھیلائے ہوئے سوتے ہیں گھر کی صورت — امیرؔ
قائمؔ آتا ہے مجھے رحم جوانی پہ تری ☆ مر گئے ہیں اسی آزار کے بیمار بہت — قائمؔ

قاضی کو عاشقوں کی عدالت میں حکم ہو ☆ سچ سچ گواہی دے تو زبانِ گواہ کاٹ — آتشؔ
قطرے سے ہیں بھرے خُم کے برابر دو گھونٹ ☆ آج کل ہے مے سر جوش سے اچھی تلچھٹ — ریاضؔ

قریب پردے کے پہنچا، ملی مجھے معراج ☆ بڑھی یہ قدر مری اعتبار کے باعث — شرفؔ
قتل کر ڈالو تم اس سے تو کہیں بہتر ہو ☆ سامنے میرے رقیبوں کو بُلاتے ہو عبث — احمدؔ

قبر کیا اچھا مکاں ہے ہم غریبوں کے لئے ☆ فرش کی حاجت نہ جس میں سائباں کی احتیاج داغ
قسم تیرے ہی سر کی اے رُخِ یار! ☆ نہیں تیرے برابر چاند و سورج آتش
قاصد کو چٹکیوں میں ہمیشہ اُڑا دیا ☆ اُس شوخ کا بھی شوخ ہے بے انتہا مزاج داغ

قاصد کے کچھ کلام غلط ہیں تو کچھ صحیح ☆ ہم کو الگ الگ نظر آتے ہیں جھوٹ سچ داغ
قاصد! کہیو کہ آجلدی خدا کے واسطے ☆ آج دنیا سے کرے گا عاشق گمنام کوچ احمد

قیامت آئی شبِ وصل میرے گھر کے پاس ☆ رقیب نے اُسے آواز دی اذاں کی طرح داغ
قلق نہ حرف نصیب زباں پہ لائے وہ پھر ☆ جو سُن لے میری محبت کی داستاں، ناصح قلق

قاصد! سمجھ گیا میں یہ ایما ہے قتل کا ☆ شنجرف سے لکھا مجھے اُس نے جواب سُرخ امیر
قدرتِ خالق، لا ثانی و یکتا ہے وہ رُخ ☆ کہ رُخِ یوسف و داؤد سے ملتا ہے وہ رُخ سحر

قبر پر فاتحہ کو آئے وہ شوخ اے آتش ☆ نیک توفیق دے اُس بُت کو خدا میرے بعد آتش
قصور وار، غریب الدّیار ہوں لیکن ☆ مرا خرابہ، فرشتے نہ کر سکے آباد اقبال
قتلِ حُسین اصل میں مرگِ یزید ہے ☆ اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد جوہر

قدر دانی سے تری ہے نکتہ دانی پر گھمنڈ ☆ ورنہ کیا میں کیا مرا افسوں بیانی پر گھمنڈ تسنیم
قاصد آ آکے بنا جاتے ہیں جھوٹی باتیں ☆ لائیں مہری کوئی اُس سیم بدن کا کاغذ داغ
قرطاسِ فلک جو مجھ کو ملتا ☆ لکھتا پئے حُبِ یار تعویذ داغ

قدم دشتِ محبت میں نہ رکھ میر ☆ کہ سر جاتا ہے گامِ اوّلیں پر میر
قبرِ فانی پہ ہیں وہ برچیدہ دامن اے نسیم ☆ منتشر کر خاک، لیکن اُن کا داماں دیکھ کر فانی
قصر و ایواں سے غرض ہم کو نہیں ہے طاہر ☆ گھر بنائیں کہ یہاں آئے ہیں مہماں ہو کر طاہر

قضا سے کون کر سکتا ہے کشتی ☆ کہ چلتا داؤ پیچ اُس کا ہے سب پر — داغ
قصۂ عشق ہے وہ طول و طویل ☆ جس کا انجام ہے نہ کچھ آغاز — مصحفی
قصدِ سفر ہے جلد وطن سے امیرؔ کا ☆ کہہ دو کہ دشمنی پہ نہ باندھیں کمر عزیز — امیر

قلقؔ! نہ شاد ہوئے کچھ بھی ہم رہا ہو کر ☆ چمن میں یاد بہت آئے آشنائے قفس — قلق
قیس و فرہاد کی روداد پہ ہوں اشک رواں ☆ سحرؔ کے حال پہ ہنستے ہو بجائے افسوس — سحر

قتل و غارت کے جنوں کا حشر مجھ سے پوچھ لو ☆ خندہ زن اغیار، قاتل نوحہ گر، بسمل خموش — رزمی
قسمت نے دی نجات نہ مجھ کو تلاش سے ☆ دلبر ملا، تو ہے دلِ ناشاد کی تلاش — جلیل

قصۂ لیلیٰ و مجنوں سُنایا تو کہا ☆ اگلے وقتوں کا نہیں سُنتے پرانا اخلاص — داغ
قسم ہے سورۂ اخلاص کی مجھے اے سحرؔ ☆ رہا کسی سے نہ اُس شوخ کے سوا اخلاص — سحر

قرضِ حسنی کو ادا کرنا بھی کارِ خیر ہے ☆ مہ جبینوں، خوش خراموں اور گلفاموں کا قرض — ضیاء
قہر کو بھی جس کے ہو اک درگزر سے واسطہ ☆ اُس کی رحمت کو مرے جرم و خطا سے کیا غرض — بسمل

قسمت کا لکھا دیکھو بھیجا بھی اگر قاصد ☆ اک حرف نہ سمجھے وہ گو پڑھ گئے سارا خط — امیر
قائل نہیں میں اس کی محبت کا نامہ بر ☆ تو نے سُنی ہوں یار کی آہیں غلط غلط — جلیل

قول و قسم کی شرم، ملاقات کا لحاظ ☆ انسان کو ضرور ہے، ہر بات کا لحاظ — داغ
قربان اس حجاب کے اس شرم کے نثار ☆ اتنا نہ عاشقوں سے کر اے مہ لقا لحاظ — قلق

قدر جانی کچھ نہ تیری اے عزیز ☆ تجھ سے حسرتؔ ہے پشیماں الوداع — حسرت
قصہ جو سوزِ دل کا سُنا مجھ سے شام کو ☆ تا وقتِ صبح، شب کو رہی اشکبار شمع — امیر

قتل کو کافی اشارہ تھا نگاہِ ناز کا ☆ وہ بُتِ سفاک کیوں لیتا کسی سے مول تیغ — جاہ
قاتل جو لگاتا ہے تو ٹک ہٹ کے لگانا ☆ ڈرتا ہوں ترا خون میں دامن نہ بھرے تیغ — مصحفی

قاصد جواب خط کا مرے خاک لائے گا ☆ روتا گیا ہے اُس بُت بے پیر کی طرف — مصحفی
قطع سخن وہ کیوں نہ کرے، بدگمان ہے ☆ قینچی کی طرح جس کی چلے ہے زبان صاف — معروف

قہر ہے، موت ہے، قضا ہے عشق ☆ سچ تو یہ ہے بُری بلا ہے عشق — مومن
قیس و فرہاد و وامق و مومن ☆ مر گئے سب ہی کیا وبا ہے عشق — مومن
قاتل کی طرف سے ہو نہ دعویٰ ☆ بس ہے یہی خوں بہائے عاشق — قائم
قسمت کی گردش جاتی ہے کوئی ☆ دریا ہے الفت گرداب عاشق — امیر
قصہٗ دوست سے بند آنکھیں ہوئی جاتی نہیں ☆ سحرِ افسوں کے برابر ہوا افسانۂ عشق — سحر

قتل کرنے کی ہوس تجھکو، مجھے مرنے سے عشق ☆ پھر توقف کیا ہے خواہش ہے اگر دونوں کی ایک — معروف
قتل عشاق میں جیسے نگہ ناز ہے ایک ☆ ویسے ہی عشق میں یہ عیش بھی جاں باز ہے ایک — عیش

قُمری کے دل کے اے صبا، نعرے یہی ہیں ہجر میں ☆ ہائے نگارِ سروقد، ہائے جوانِ سبزہ رنگ — صبا
قابلِ دید ہیں، وصال کی شب ☆ آرزو ہائے کامیاب کے رنگ — حسرت

قتل کے پیچھے پکارا تو یہ بولا قاتل ☆ دیکھئے لُطف ابھی کہتا ہے قاتل! قاتل! — احد
قوی دل، شادماں دل، پارسا دل ☆ ترے عاشق نے بھی پایا ہے کیا دل — حسرت

قاتل کا ظلم و جور، فرشتوں پہ کُھل نہ جائے ☆ زخم اس لئے چھپائے ہوئے ہیں کفن سے ہم — شرف
قابلِ دیدن نہیں وضعِ جہانِ بے بقا ☆ دیکھیں اس نادیدنی کو، کس قدر دیکھیں گے ہم — راسخ

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں ☆ رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن غالبؔ
قناعت نہ کر عالمِ رنگ و بو پر ☆ چمن اور بھی، آشیاں اور بھی ہیں اقبالؔ
قاصد کے آتے آتے، خط اک اور لکھ رکھوں ☆ میں جانتا ہوں جو وہ لکھیں گے جواب میں غالبؔ
قتل ہم نے کر دیا تہذیب کو، اچھا کیا ☆ اب تکلّف کچھ نہیں چھوٹے بڑوں کے درمیاں فکرؔ

قفس میں مجھ سے روداد چمن کہتے نہ ڈر ہمدم ☆ گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو غالبؔ
قاصد جو کہے آ کے ''مبارک ہو، وہ آئے'' ☆ بھر دوں میں شرف موتیوں سے اُس کے دہن کو شرفؔ
قضا لے آئی ہے اہلِ قبور مجھ کو بھی ☆ جگہ دو تھوڑی سی یارو، ذرا ذرا سرکو رندؔ
قالبِ خاکی انسان کو بنا کر کچّا ☆ عشق کی آگ میں ڈالا کہ پکاوے اس کو ذوقؔ

قوم کے درد میں کھاتے ہیں ڈنر حکّام کے ساتھ ☆ دردِ ملّت کا بہت ہے مگر آرام کے ساتھ اکبرؔ
قدم اس ناز سے رکھتا ہوا آتا ہے محفل میں ☆ کہ اہل بزم سب کہتے ہیں بسم اللہ بسم اللہ نظیرؔ
قطرۂ اشک کو میرے نہ سمجھنا اتنا ☆ ہے تو اتنا سا، مگر کیا کہوں طوفان ہے یہ عیشؔ

قصد پر اپنے خجل ہوں کہ دمِ حشر ریاضؔ ☆ دیکھ کر اُن کو طبیعت مری چاہی کیسی ریاضؔ
قضا آتی نہیں بیدلؔ صدائے غیب آتی ہے ☆ چلو اے عشق کے پروانو! شمعِ حُسن عریاں ہے بیدلؔ
قائمؔ! میں عندلیبِ خوش آہنگ تھا پہ حیف ☆ زاغ و زغن کے ساتھ کیا ہم قفس مجھے قائمؔ
قتل کر ڈالو ہمیں یا جُرم اُلفت بخش دو ☆ لو کھڑے ہاتھ باندھے ہم تمہارے سامنے داغؔ

ک

کیا خبر کس کس سے کہتا پھرتا یہ اسرارِ عشق ☆ آپ نے اچھا کیا بیدلؔ کو دیوانہ کیا — بیدلؔ

کیوں یاسؔ یوں ہی دور سے منہ تکتے رہو گے ☆ بے مانگے تو اِس بزم میں ساغر نہیں ملتا — یاسؔ

کی میرے قتل کے بعد اُس نے جفا سے توبہ ☆ ہائے اُس زود پشیماں کا پشیماں ہونا — غالبؔ

کس کس طرح سے اس کو جلاتے ہیں رات دن ☆ وہ جانتے ہیں داغؔ ہے ہم پر مٹا ہوا — داغؔ

کہو تو دید کے طالب سے یہ حیا کیسی ☆ سنو تو بیخودؔ مدہوش سے یہ پردہ کیا — بیخودؔ

کل دیکھتے ہی اُن کو بُت بن گئے کیوں بیخودؔ ☆ کچھ شکوہ کیا ہوتا کچھ حال کہا ہوتا — بیخودؔ

کچھ نہیں، بحرِ جہاں کی موج پر مت بھول میرؔ! ☆ دور سے دریا نظر آتا ہے لیکن ہے سراب — میرؔ

کچھ نہ پوچھو اثرؔ کی بے چینی ☆ نہ سکونت ہے نہ ثبات ہے اب — اثرؔ

کانٹا سا چُبھ رہا ہوں گلستاں میں اِن دنوں ☆ حالاں کہ میرے خون سے گلشن پہ ہے شباب — فکرؔ

کیوں جنابِ داغؔ یاد اللہ میری یاد ہے ☆ بھیس بدلے رات کو آتے تھے کس گھر سے آپ — داغؔ

کچھ بات روٹھنے کی ہوئی ہو تو روٹھیئے ☆ بے جُرم، بے قصور بھلا کیوں خفا ہیں آپ — جوہرؔ

کتنا لطیف ہو گا وہ افسانۂ وفا ☆ جب میں سُنوں گا اور کہا کیجئے گا آپ — شفیقؔ

کیا دیکھتا ہے آئینہ اے شوخ پری رو ☆ دیکھ اپنے ظفرؔ کے دلِ حیراں میں صورت — ظفرؔ

کبھی آیا تو ہوگا ذکرِ فراقؔ ☆ وہ یہی خاکسار ہے اے دوست! — فراقؔ

کہتے تھے اُس سے ملیئے تو کیا کیا نہ کہیئے لیک ☆ وہ آ گیا، تو سامنے اس کے نہ آئی بات — میرؔ

کتنا ڈھونڈا مگر پتہ نہ لگا ☆ دل کو ایسا کر دیا تل پٹ — مجروحؔ

کریئے ابرو کا اشارہ جھٹ پٹ ☆ یہی تلوار کرے کام ہمارا جھٹ پٹ — داغؔ

کرتے ہو ترکِ وفا، حد کی جفائیں سہہ کر ☆ نامور ہو کے قلقؔ! ہوتے ہو بدنام عبث — قلقؔ

کیا مٹے جاتے ہو عقبیٰ کے لئے ☆ زاہدو! تم تو ہوئے پیدا عبث — صباؔ

کل تک تو تھا طواف شرفؔ! قصرِ یار کا ☆ پھر پھر کے گرد، ہوں گے ہم اُس پر نثار آج — شرفؔ
کس کا یہ رتبہ ہے اے ساقی! زہے میرے نصیب ☆ آپ بھر کر یار نے مجھ کو دیا پیمانہ آج — رند
کس نے ہنس کر ناز سے پوچھا مزاج ☆ اب مجھے ملتا نہیں اپنا مزاج — حفیظ
کھنچتا ہے مجھ سے اور بھی وہ غنچہ لب ظفرؔ ☆ لیتا ہوں دل سے آہ جو میں ہو کے تنگ کھینچ — ظفر
کی تم نے جفا، ہم نے وفا جھوٹ ہے یا سچ ☆ سوچو تو اسے دل میں ذرا جھوٹ ہے یا سچ — نظیرؔ

کسی گلی میں کہیں رات ہم نے دیکھا تھا ☆ میاں حفیظؔ ٹہلتے تھے پاسباں کی طرح — حفیظؔ
کیسے کہدوں کہ میں اب بھی نہ پیوں گا حسرتؔ ☆ حکمِ ناصح تو نہیں ساقیِ دوراں کی صلاح — حسرت
کیا جانئے کہ ملنے کا وعدہ ہے کس سے آج ☆ تھمتے نہیں ہیں یہ جگر و دل کسی طرح — احد
کہتا ہے وہ کہ جتنے پری رو ہیں اے نظیرؔ ☆ سب میں اسی کا ہم نے کیا انتخاب رُخ — نظیرؔ
کچھ دنوں اے حفیظؔ! اپنا بھی ☆ ہو گیا تھا کہیں لقب، گستاخ — حفیظؔ

کہتے ہیں آج مر گیا مجروحؔ ☆ یار کو چل کے دو مبارک باد — مجروحؔ
کہتے تھے ہم اے داغؔ وہ کوچہ ہے خطرناک ☆ چھپ چھپ کے مگر آپ کا جانا نہ ہوا بند — داغؔ
کئے ہیں فاش، رموزِ قلندری میں نے ☆ کہ فکرِ مدرسہ و خانقاہ ہو آزاد — اقبالؔ
کہتے ہیں آئینہ میں دیکھ کے زلفوں کا بل ☆ ہم سے بھی کرتے ہیں اب گیسوئے پیچاں گھمنڈ — امیر
کاش سیرت کا بھی کچھ ہوتا خیال ☆ حُسن والوں کو ہے صورت پر گھمنڈ — حفیظؔ
کام لو جذبِ محبت سے حفیظؔ ☆ نقش کیا چیز ہے کیسا تعویذ — حفیظؔ
کب مُسخّر یہ حسیں ہوتے ہیں ☆ سب یہ بیکار ہے گنڈا تعویذ — حفیظؔ

کبھی شاخ و سبزہ و برگ پر کبھی غنچہ و گل و خار پر ☆ میں چمن میں چاہے جہاں رہوں مرا حق ہے فصل بہار پر — جگر
کہا میں نے یہ پردہ چشمِ مردم سے بشر ہو کر؟ ☆ کہا پھر کیا بپا کردوں قیامت جلوہ گر ہو کر؟ — صدقؔ
کہا میں نے بڑی شہرت ہے خورشید قیامت کی ☆ کہا تجھ کو تماشہ ہم دکھا دیں جلوہ گر ہو کر؟ — صدقؔ
کہا میں نے دلِ زاہد پہ بُت خانے میں کیا گزری؟ ☆ کہا اب تک تپاں ہے بسمل تیر نظر ہو کر — صدقؔ

کہا میں نے ستم کا داغ ہے اے ماہ دامن پر؟ ☆ کہا ممکن ہے کیوں کر داغ سے بچنا قمر ہو کر؟ صدقؔ
کہتا تھا وقتِ نزع کے، ہر اک سے شیفتہ ☆ دینا کسی کو دل تو وفا دار دیکھ کر شیفتہؔ
کبھی داغؔ توبہ کی ہے، کبھی پھر شراب پی ہے ☆ نہ عذاب ہی ملے گا نہ ہمیں ثواب ہرگز داغؔ
کعبہ میں دردؔ! آپ کو لایا ہوں کھینچ کر ☆ دل سے گیا نہیں خیالِ بتاں ہنوز دردؔ

کون سی خوبی ہے اس میں پوچھتا بھی ہے کوئی ☆ داغؔ جیسا دل ہے تیرے پاس، ہے عالم کے پاس داغؔ
کس کو نہیں قبول کہ ہے شغلِ مئے حرام ☆ پر فصل گل میں ہو تو روا ہے تمہارے پاس حسرتؔ
کرتا ہے سجدے حور کی حسرت میں شیخ تو ☆ اللہ کی نہیں تجھے اے بے خبر تلاش داغؔ
کوئی مرے کوئی جیئے پروا اُسے نہیں ☆ ہم مبتلائے رنج ہیں کرتا ہے یار عیش قلقؔ

کل سے آج، آج سے کل ہو گی محبت بڑھ کر ☆ رفتہ رفتہ یوں ہی ہو جائے گا پورا اخلاص داغؔ
کہلاتے ہیں جو کہ حضرتِ غم ☆ واقف ہیں جہاں میں اُن سے سب شخص عیشؔ

کوئی ہنسا کرے تو بلا سے ہنسا کرے ☆ کیوں دل جلائیں، برقِ تبسم سے کیا غرض داغؔ
کام ہے شیشے سے ہم کو اور ساغر سے غرض ☆ مست رہتے ہیں شرابِ روح پرور سے غرض آتشؔ

کام عشاق کا تمام کیا ☆ خوب پوری ہوئی تمہاری شرط داغؔ
کیجئے کوتاہیٔ قسمت کا بیاں کیا مجروحؔ ☆ ہم نے کتنا ہی بڑھایا نہ بڑھا یار سے ربط مجروحؔ
کہا جو میں نے کہ جاتا ہوں، اب نہ آؤں گا ☆ تو ہنس کے کہنے لگا، رندؔ! جا خدا حافظ رندؔ
کانپتا خوف سے مستوں کا ہے رویاں رویاں ☆ کچھ زباں سے نہیں توبہ کی ضرورت واعظ امیرؔ

کوچۂ قاتل میں آفت آ گئی ☆ جب ہوئے دو چار بھی رہ گیر جمع داغؔ
کب آپ مجھ غریب کے بالیں پہ لائے شمع ☆ دل بیکسی کا مجھ پہ جلے ہے بجائے شمع سوداؔ
کیونکر کہوں کہ مجھ سے محبت نہیں انہیں ☆ مسجد میں بھیجتے ہیں مرے نام سے چراغ آغاؔ

کیا کہوں اے، ہمنشیں اُس بزمِ رنگیں کی بہار ☆ زیبِ محفل تھا وہ گُل رُو، اہلِ محفل باغ باغ — داغ
کسی کا عُرس جہاں دیکھتا ہوں جلتا ہوں ☆ تہہ مزار اندھیرا، سرِ مزار چراغ — صبا

کوئی نہیں کرتا جو کیا تو نے نظیر، آہ! ☆ دل اُس کو دیا جس کے نہیں نام سے واقف — نظیر
کون اب کرے ہماری طرف داری، اے قلق ☆ دل تک ہے اپنا دل آزار کی طرف — قلق

کیا ہجر کے دن آنے میں ہے عذر سنیں تو ☆ ہم ہیں ملک الموت کی تقرر کے مشتاق — شیفتہ
کر دے عاقل کو دم میں دیوانہ ☆ سچ تو یہ ہے کہ بد بلا ہے عشق — مجروح
کیوں نہ ہو اپنے اشتیاق میں فرق ☆ آگیا آپ کے مذاق میں فرق — حسرت

کچھ رنجِ دلی میر جوانی میں کھینچا تھا ☆ زردی نہیں جاتی مرے رخسار سے اب تک — میر
کُفر واسلام کے جھگڑے کو چکا دو صاحب ☆ جنگ آپس میں کریں شیخ و برہمن کب تک — صبا
کوئی مٹتا ہے داغِ دلِ اے داغ ☆ یہ جلے گا چراغ محشر تک — داغ
کانپ کانپ اُٹھے مری آواز کے پردے فراق ☆ کس کے نغموں میں ہے ایسی تھرتھری ایسی کسک — فراق
کلامِ گرم مرا سُن کے یار بولا رند! ☆ مثالِ شعلہ زباں ہے ترے دہن میں آگ — رند
کل کے مقبول آج ہیں مردود ☆ آہ اِس دورِ انقلاب کے رنگ — حسرت

کس سے نبھی ہے ہمیشہ رسم و راہ ☆ چار دن میں داغ پھر جاتا ہے دل — داغ
کیا کروں؟ کیوں کر رکوں؟ ناصح! رکا جاتا ہے دل ☆ پیش کیا چلتی ہے، اُس سے؟ جس پر آجاتا ہے دل — مومن

کافر کہیں ہم کو یا کہ مسلماں ☆ اب ہو گئے، جس کے، ہو گئے ہم — داغ
کہہ دے کوئی جا کے مصحفی سے ☆ ہوتی ہے بُری یہ چاہ ظالم — مصحفی
کون کہتا ہے منہ کو کھولو تم ☆ کاش کہ پردے ہی میں بولو تم — میر

کیا کسی بُت کے دل میں جگہ کی؟ کوئی ٹھکانہ ملا ☆ حضرت مومنؔ! اب تمہیں کچھ ہم مسجد میں کم پاتے ہیں — مومنؔ
کسی کی بزم میں بیدلؔ کی یاد کیوں کر ہو ☆ وہاں ہے دل سے غرض، دل چرائے جاتے ہیں — بیدلؔ
کہاں وہ زہرہ جبیں، داغِؔ پاکباز کہاں ☆ فرشتے پر بھی یہ لوگ اتہام کرتے ہیں — داغؔ
کون اثرؔ کی نظر میں سمائے ☆ دیکھی ہیں اُس نے تمہاری آنکھیں — اثرؔ
کلیم جا کے جہاں ہوش اپنے کھو آئے ☆ وہاں تو روز ہم آنکھیں لڑانے جاتے ہیں — ریاضؔ

کبھی ہم میں تم بھی چاہ تھی، کبھی ہم سے تم سے بھی راہ تھی ☆ کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو — مومنؔ
کبھی بیٹھے سب میں جو روبرو، تو اشارتوں ہی سے گفتگو ☆ وہ بیان شوق کا برملا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو — مومنؔ
کوئی بات ایسی اگر ہوئی، کہ تمہارے جی کو بُری لگی ☆ تو بیاں سے پہلے ہی بھولنا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو — مومنؔ
کُھل گیا عشقِ صنم، طرزِ سخن سے مومنؔ! ☆ اب چھپاتے ہو عبث، بات بناتے کیوں ہو؟ — مومنؔ
کون کہتا ہے بولو، مت بولو ☆ ہاتھ سے میرے ایک جام تو لو — انشاءؔ

کیوں تم کو یاد کر کے اکثر شفیقؔ شب میں ☆ سوتی ہے جب خدائی، روتا ہے والہانہ — شفیقؔ
کچھ امن ہے تو کوچۂ جاناں میں امن ہے ☆ اے دل اسی گلی میں، اسی رہ گزر میں رہ — رشکؔ
کب تک یہاں کی سیر کرے گا تو اے صباؔ ☆ لے چل بس اس جہاں سے، اب وہ جہاں دیکھ — صباؔ
کعبہ میں جارہا تھا بہت روز سے ظہیرؔ ☆ آیا ہے بُت کدے میں بڑی التجا کے ساتھ — ظہیرؔ

کسی کا ہو رہے آتشؔ، کسی کو کر رکھے اپنا ☆ دو روزہ زیست کو انساں نہ رائیگاں کاٹے — آتشؔ
کہہ کے بے موت اثرؔ کو مارا ☆ آپ کو عشق کی بیماری ہے — اثرؔ
کسی پہ مِٹ کے رہ جانا ہے حسرتؔ ☆ ہمیں کیا کام عمرِ جاوداں سے — حسرتؔ
کہیں کیا جو پوچھے کوئی ہم سے میرؔ ☆ جہاں میں تم آئے تھے کیا کر چلے — میرؔ
کیا جانے بات پہنچے یہ کِس کِس کے کان تک ☆ مجھکو دبی زبان سے کوسا نہ کیجئے — ریاضؔ

گلی میں یار کی اے شادؔ سب مشتاق بیٹھے ہیں ☆ خدا جانے وہاں سے حکم کس کے نام آئے گا — شادؔ
گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار ☆ لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا — غالبؔ
گئی تھی کہہ کے میں لاتی ہوں زلفِ یار کی بو ☆ پھری تو بادِ صبا کا دماغ بھی نہ ملا — جلالؔ
گذر نہیں ہے حرم میں تو دیر کو چلئے ☆ امیرؔ کام کہیں بند ہے خدائی کا — امیرؔ
گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے میں ☆ اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا — ذوقؔ
گزرا جہاں سے میں تو سُن کے یار نے کہا ☆ قصہ گیا، فساد گیا، دردِ سر گیا — نسیمؔ

گردشِ چشم وہ آنکھوں میں پھرے ہے ساقی ☆ ہم کو کیا کام جو ہم تجھ سے کریں جام طلب — ظفرؔ
گر گلستانِ جہاں میں تنگ ہے تو غنچہ دار ☆ کر کشادہ دل سے اپنے ذوقؔ! وسعت کی طلب — ذوقؔ
گزرے ہے میرؔ لوٹتے دن رات آگ میں ☆ ہے سوزِ دل سے زندگی اپنی ہمیں عذاب — میرؔ

گل بدن ہیں کہ گل عذار ہیں آپ ☆ الغرض فردِ روزگار ہیں آپ — سحرؔ
گنہ جُرم و تقصیر و موجب سبب ☆ مجھے یاں سے پھر کیوں اٹھاتے ہیں آپ — معروفؔ
گھبرا گیا جو شہر سے احمدؔ دلِ حضور ☆ اب چل کے جھوپڑی کوئی جنگل میں چھائیں آپ — احمدؔ

گو کہ آتش زباں تھے آگے میرؔ ☆ اب کی کہیئے، گئی وہ تب کی بات — میرؔ
گرچہ ئے پینے سے کی توبہ ہے میں نے ساقی ☆ بھول جاتا ہوں ولے تیری مدارات کے وقت — انشاءؔ
گلی کو یار کی سمجھے ہے اپنا وہ کعبہ ☆ یہ مصحفیؔ سے نہ پوچھو کدھر ہے سجدہ دُرست — مصحفیؔ

گن گن کے تارے کرتے ہیں ہم صبح اس طرح ☆ دیتے ہیں رات ہجر میں اُس مہ لقا کی کاٹ — ظفرؔ
گرا جو میں درِ دلدار پر تو اٹھ نہ سکا ☆ بڑا ہی کام کیا، میرے کام آئی چوٹ — داغؔ

گو چارہ ساز حضرتِ عیسیٰ ہی کیوں نہ ہوں ☆ گر دردِ عشق ہو، تو امیدِ شفا عبث — مومن
گریہ بے سود ہے نالے دلِ ناشاد عبث ☆ داد رس کوئی نہیں شکوۂ بیداد عبث — امیر

گہ روٹھتے ہیں گاہ وہ منتے ہیں، اب اُن سے ☆ نے صلح کی شادی، نہ لڑائی کا غم و رنج — ظفر
گھر آئے ہو فقیروں کے تو آؤ بیٹھو، لطف کرو ☆ کیا ہے جان بن اپنے کنے، سواِن قدموں پہ نثار ہے آج — میر
گلشن میں گئی جلوہ کناں کون پری آج ☆ غلطاں ہے خیاباں میں نسیمِ سحری آج — ہوس
گل و رنگ و بہار پردے ہیں ☆ ہر عیاں میں ہے وہ نہاں ٹک سوچ — میر
گرمی لگی ہے تجھکو تو اے یار آکے بیٹھ ☆ خسخانے کی ہوا ہے مری چشمِ نم کے بیچ — سودا

گھر کیا اپنا بتاں نے دل کو میرے دے شکست ☆ توڑ کر کعبہ بناتے ہیں یہ بتخانے کی طرح — سودا
گہہ گل ہے، گاہ رنگ، گہے باغ کی ہے بو ☆ آتا نہیں نظر وہ طرح دار ایک طرح — میر
گل سے پوچھا جب کلی نے کیا ہوا تیرا شباب ☆ عارضی تھا، ہنس کے بولا، شمع سوزاں کی طرح — فکر

گو تیرا داغ گل کو نہ کرتا کبھی گداز ☆ ہوتا نہ ذائقہ میں جہاں کا گلاب تلخ — تسلیم۔م
گر دیکھ پائے بام پہ وہ بے نقاب رُخ ☆ بھولے سے پھر اُدھر نہ کرے آفتاب رُخ — جاہ

گو دو گھڑی تک اُس نے نہ دیکھا اِدھر تو کیا ☆ آخر ہمیں سے آنکھ لڑی دو گھڑی کے بعد — ذوق
گلوں کی جلوہ گری سے چمن چراغاں تھا ☆ بہار جوشِ قدح تھی کہ گلستاں صیاد — فراق
گئیں وہ عشق کے ہمراہ رند تاثیریں ☆ سُنے گا کون، اثر بار اب کہاں فریاد — رند
گذرے ہیں شوق! شاہ و امیر و حکیم یاں ☆ دیکھا، سُنا بہت، نہ کسی کا رہا گھمنڈ — شوق۔د
گرم روزی ہے اطبا کی ہر اک شام و سحر ☆ کیا طبیبوں کی خریدار ہے مدراس کی ٹھنڈ — پرتو

گیا جو یہ تو بلا سے امیر! وہ تو ملا ☆ رہے گا دل کی جگہ دستِ یار کا تعویذ — امیر
گمان ہوا کوئی تارا فلک سے ٹوٹا ہے ☆ جو رات بازوئے جاناں سے کھل پڑا تعویذ — جلیل

گو مَے ہے تُند و تلخ پہ ساقی ہے دلرُبا ☆ اے شیخ! بن پڑے گی نہ کچھ ہاں کہے بغیر　حالؔی
گلوں کو دیکھ ہنستے ہیں، مگر دل کے ہیں سو ٹکڑے ☆ نہیں موقوف اثرؔ کچھ دردمندی آہ و شیون پر　اثرؔ
گھر اُس کو بُلا نذر کیا دل، تو وہ جرأتؔ ☆ بولا کہ یہ بس کیجئے مدارات کہیں اور　جرأتؔ
گر تو آتا نہیں عالمِ بیداری میں ☆ خواب میں تو کبھی اے راحت جاں آیا کر　مصحفیؔ

گھڑی میں سنگ، گھڑی موم اور گھڑی فولاد ☆ خدا ہی جانے یہ عالی جناب ہے کیا چیز　نظیرؔ
گرچہ مُدّت ہوئی جرأتؔ! شبِ ہجراں کو کٹے ☆ پر الم دل سے وہ جاتا ہی نہیں، آہ! ہنوز　جرأتؔ

گور پر فقرا کے جاتے ہیں مودّب ہو ترابؔ ☆ دست بستہ جس طرح جائے کوئی رندوں کے پاس　ترابؔ
گم ہوئے راہ یار میں راسخؔ ☆ آئی اُن کی نہ کچھ خبر افسوس　راسخؔ
گھر امن کا اُسی کو ملا زیر آسماں ☆ جس نے جہاں میں آن کے مسمار کی ہوس　سوداؔ
گو خاک ہوا تو بھی پھرا بن کے بگولا ☆ مرکر نہ گئی عاشقِ بیتاب کی گردش　سوداؔ
گو برہمی کا حق ہے لیکن ہے یہ گذارش ☆ سمجھا نہ تم نے اب تک کیوں لائق نوازش　کیفؔ
گیا اِس شہر ہی سے میر آخر ☆ تمہاری طرزِ بد سے کچھ نہ تھا خوش　میرؔ

گو زباں سے کریں وہ رنج اظہار ☆ ہے نگاہوں سے آشکار اخلاص　داغؔ
گزرے مزارِ جم پہ تو آئے ہمیں نظر ☆ لکھے ہوئے بخطِ جلی جام کے خواص　جلیلؔ
گُل کترتی ہیں ہزاروں تری آنکھیں کافر ☆ ہے عجب طرح کی اک تیز نگاہی مقراض　ذوقؔ
گر کہیئے کہ کیوں لیتے ہو تم دل کو تو وہ شوخ ☆ کس ناز سے کہتا ہے کہ یوں دیتے ہو یا قرض　مومنؔ

گر کوئی سمجھے کہ اے یار! زباں سوداؔ کی ☆ مرتے مرتے ترے شکوہ سے ہو کوتاہ، غلط　سوداؔ
گلچیں عبث ہے بُلبُل نالاں پہ طعنہ زن ☆ ہوتا نہیں بشر سے دمِ اضطرار، ضبط　قلقؔ
گر تختیؔ کو ہے عشق کا آزار ☆ ایسے بیمار کا خدا حافظ　تختیؔ
گر لکھوں افسانۂ خوش چشمئ محبوب میں ☆ چوکڑی دل بھول جائے اور کرے آہو لحاظ　اخترؔ

گرم بازاری اسی سے ہے کہ پروانہ ہے ☆ عیش! بس شعلہ ہے بُتِ مغرور کی شمع عیش
گر چھپاؤ لاکھ، چھپ سکتا نہیں مُشک و عشق ☆ اُس کی ہو جاتی ہے عالم میں سبھی کو اطلاع عیش
گلشن میں لالہ میں ہوں کہ ہے دل میں جائے داغ ☆ اپنے تو دلنشیں نہیں کچھ بھی سوائے داغ مومن
گلزارِ محبت میں، سُنا، لالۂ حمرا ☆ کہتا ہے کہ نخلِ محبت کا ثمر داغ عیش

گردش تمہاری چشم کی دیکھیں کدھر کو ہو ☆ تکتی ہے ساری بزم اسی جام کی طرف مصحفی
گو وہ سو رنگ کے ہے جور و جفا سے واقف ☆ دلِ پُرخوں بھی ہے یاں کارِ وفا سے واقف راسخ

گر کہیں عاشق ہے سودا تو میں تجھ سے کہوں ☆ وہ عمل میں لائیو جو نیک ہو کردارِ عشق سودا
گرہ میں دام نہ دفتر میں نام ہے حالی ☆ تمہیں تو شہر میں ہو اعتبار کے لائق حالی

گذرتا جا رہا ہے کارواں در کارواں احقر ☆ مگر بیٹھے ہوئے ہیں ہم کنارِ رہگزر اب تک احقر
گِلہ کیوں غیر کا آیا زباں تک ☆ یہ پرسش ہوگی اے صاحب! کہاں تک؟ مجروح

گھبرا کے اپنی روح بدن سے نکل گئی ☆ مزدور آج ہو گیا بیگار سے الگ آغا
گر گئی شوکتِ جم اس کی نگاہوں میں جلیل ☆ جس نے دیکھا شہ محبوب کے دربار کا رنگ جلیل
گھر سے اے قاتلِ جاں بخش نکل ☆ خلق ہے منتظر استادۂ مرگ تسلیم۔م
گُلِ عارض نے یہ اثر ڈالا ☆ بن کے بُلبُل اُڑا گلاب کا رنگ ریاض

گناہ اپنے کہاں اب شمار کے قابل ☆ ہوئے تو رحمتِ پروردگار کے قابل حفیظ
گلی میں ان کی جاتا ہے تو جائے ☆ ہمیں کیا آپ ہی پچھتائے گا دل سالک۔غ

گر ترے کوچے کو دی کعبے سے نسبت، کیا گناہ؟ ☆ مومن آخر تھے کبھی، اے دشمنِ اسلام! ہم مومن
گلوں پہ مار خدا کی یہ منہ چھپاتے ہیں ☆ الٰہی جائیں چمن سے کدھر بہار میں ہم احد

گرم ہیں اُس کی طرف جانے کو ہم، لیکن میرؔ! ☆ ہر قدم ضعفِ محبت سے ڈھلے جاتے ہیں — میرؔ

گر یہی شوقِ شہادت ہے، تو مومنؔ جی! ☆ مار ڈالے کاش، کوئی کافرِ دل جو ہمیں — مومنؔ

گلے کل ملیں گے وہ مینا و ئے سے ☆ جو پیتے ہوئے آج شرمارے ہے ہیں — ریاضؔ

گماں کس پر کریں، صوفی ادھر ہے، اُس طرف واعظ ☆ خدا رکھے محلّے میں سبھی اللہ والے ہیں — مائلؔ۔ د

گر ساتھ لے گڑا تو دلِ مضطر تو میرؔ ☆ آرام ہو چکا ترے مُشتِ غُبار کو — میرؔ

گُل ہو، مہتاب ہو، آئینہ ہو، خورشید ہو میرؔ ☆ اپنا محبوب وہی ہے جو ادا رکھتا ہو — میرؔ

گھر سے ہر وقت نکل آتے ہو کھولے ہوئے بال ☆ شام دیکھو نہ مری جان سویرا دیکھو — حسرتؔ

گلوں کی نمائش دو روزہ ہے بیدلؔ ☆ فقط ایک سے کیا ہزاروں سے پوچھو — بیدلؔ

گھر تو ہی دے گا تو ہوگا ورنہ میرا گھر کہاں ☆ میں سفر میں جا رہا ہوں خانہ بربادی کے ساتھ — ثاقبؔ

گھر اس کے گیا ملنے، تو جا بزم میں وہ شوخ ☆ مشغول ہوا غیر سے اور مجھ سے کہا، بیٹھ — مصحفیؔ

گو عرض مدعا پہ مجھے گالیاں ملیں ☆ نکلے گی میرے دل کی تمنا تو کچھ نہ کچھ — داغؔ

گھٹے اگر تو بس اک مشتِ خاک ہے ورنہ ☆ بڑھے تو وسعتِ کونین میں سما نہ سکے — جگرؔ

گو تری نظروں سے کل گر ہی پڑیں ☆ آج تو کوئی ٹھکانا چاہیے — داغؔ

گلشن میں آگ لگ رہی تھی رنگِ گُل سے میرؔ ☆ بُلبُل پکاری دیکھ کے صاحب پرے پرے — میرؔ

گھر سے نکل کے رُوئے مبارک دکھایئے ☆ مُدّت سے برقؔ آپ کے در پر مقیم ہے — برقؔ

گو ہاتھ میں جُنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے ☆ رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے — غالبؔ

ل

لے چلا ہوں میں بھی نذرِ حُسنِ جاناں کو جگر ☆ ساتھ دل کے، ایک سازِ آرزو ٹوٹا ہوا — جگر
لگا نہ دل کو کہیں کیا سُنا نہیں تو نے ☆ جو کچھ کہ میر کا اس عاشقی نے حال کیا — میر
لائق بہ ہوش باش ہے دنیا فریب حُسن ☆ احساس کھو نہ جائے ترے امتیاز کا — لائق
لے چلے ہستی سے داغِ عشق آتش! شکر ہے ☆ منزلِ مُلکِ عدم کا ہم سفر کوئی نہ تھا — آتش
لو اے بُتو سنو کہ وہ داغِ صنم پرست ☆ مسجد میں جاکے آج مسلمان ہو گیا — داغ

لغزش نہ ہو، بلا ہے حسینوں کا التفات ☆ اے دل، سنبھل! وہ دشمنِ دیں مہرباں ہے اب — حالی
لطفِ جاناں ہے جور کی تمہید ☆ دیکھ حسرت! نہ کھا فریب سراب — حسرت
لگا کے دھوکے سے منہ شیخ پھر چھوڑ نہ سکا ☆ پکارتا ہی رہا میں ارے شراب شراب — ریاض

لیتے رہئے چٹکیاں دل میں نگاہِ ناز سے ☆ چھیڑتے رہیئے اسی چبھتے ہوئے نشتر سے آپ — ریاض
لو خبر جلدی سے کوئی جرأتِ بیمار کی ☆ بات کرتے کرتے یہ کیوں ہو گیا یکبار چپ — جرأت
لب شیریں سے کیا مژدہ سنا اے قاتل ☆ ہنس رہا ہے جو میرا زخمِ جگر آپ سے آپ — ظفر

لے لیجئے گا دل جو کوئی بیچنے کو لائے ☆ بازار میں یہ چیز ملے گی گراں بہت — ریاض
لگاوٹ ہو کسی سے اور کسی سے گرمِ صحبت ہو ☆ فقط اک مجھ سے ملنے کی تمہیں ملتی نہیں فرصت — احد
لوٹا کیا میں خاک پہ بے یار تا سحر ☆ خالی پڑا رہا مرا بستر تمام رات — صبا

لگائی آپ نے کیوں میری قبر پر ٹھوکر ☆ غضب کیا کہ عبث خاک میں ملائی چوٹ — داغ
لیا ہے نقدِ دل تم نے بُری طرح ☆ کہاں لینا اجازت سے، کہاں لوٹ — فصاحت

لاکھوں گھر اور ہیں دل میں مرے کیا رکھا ہے ☆ کرتی ہے خانہ خرابی اسے برباد عبث — امیر
لٹا ہے باغ گل ولالہ زار کے باعث ☆ چمن پہ آئی یہ آفت بہار کے باعث — شرف

لب پہ نالہ ہے مرے اور نہ فریاد ہے آج ☆ کچھ عجب طرح سے بے چین تری یاد ہے آج — جگر
لطفِ مستی ساقیا گل کی طرف پاتے ہیں آج ☆ جھومتے پھر جانب میخانہ ابر آتے ہیں آج — احد
لو ہم مریضِ عشق کے بیمار دار ہیں ☆ اچھا اگر نہ ہو تو مسیحا کا کیا علاج — غالب

لے گئی کس پیچ سے میرے دل کو ☆ نہ کھلا مجھ پہ کچھ اُس زلف گرہ گیر کا پیچ — ظفر
لطف جیسے ہیں اُس کی چاہ کے بیچ ☆ رنج ویسے ہی ہیں نباہ کے بیچ — میر

لاکھ دوائی بدلیں اطبا تیرے مریضِ ہجراں کی ☆ ہو نہ سوائے وصل علاج دردِ جدائی اور طرح — ظفر
لاکھ یاروں کو بسائیں دل میں ارماں کی طرح ☆ دوستی ہے آج کی بس ایک احساں کی طرح — یقین۔خ
لگی ہیں گالیاں بھی تری منھ سے کیا بھلی ☆ قربان تیرے، پھر مجھے کہہ لے اسی طرح — مومن

لوں بلائیں کہیں جو اب گستاخ ☆ ہوں مرے ہاتھ، اُن کے لب، گستاخ — حفیظ
لیویں گے کام اس لبِ شیریں سے ایک بار ☆ گو منہ بنا کے باتیں کرے وہ ہزار تلخ — جرأت

لیتے ہیں داغِ محبت سے گلِ جنت مُراد ☆ ہائے کیا مرغوب ہے طرزِ بیانِ اہلِ درد — ظہیر
لڑیں گے وہ حوروں سے فردوس میں ☆ یہ فتنہ اُٹھے گا قیامت کے بعد — داغ
لاکھ باندھے کوئی اس گلشنِ دنیا میں مگر ☆ نہیں بندھنے کی کسی کی بھی ہوا میرے بعد — عیش

لاکھوں اے صیّاد اِس کے ہیں اسیر ☆ تجھ کو ہے صرف ایک بُلبُل پر گھمنڈ — جلیل
لاکھ بیمار ہے جوہر مگر اچھا ہوگا ☆ کارِ تعویذ کرے گا ترے خط کا کاغذ — جوہر۔ل
لکھ دے عامل کوئی ایسا تعویذ ☆ یار ہو جائے گلے کا تعویذ — حفیظ

لینے جانا ہے حرم سے کیا کہیں تم کو ریاضؔ ☆ طاق پر رکھی ہے بوتل مہرباں بالائے سر — ریاضؔ

لوگوں کو ہے خورشید جہاں تاب کا دھوکا ☆ ہر روز دکھاتا ہوں اک داغِ نہاں اور — غالبؔ

لڑتے ہیں جا کے باہر یہ شیخ اور برہمنؔ ☆ پیتے ہیں میکدے میں ساغر بدل بدل کر — مائلؔ۔ د

لطف پیری میں جوانی کا کہاں اے رشکؔ ☆ حسرت آتی ہے کہ کیا ہو گئے ہم کیا ہو کر — رشکؔ

لائے ہے کھینچ کر کششِ دل مری اُسے ☆ آیا ہے اس طرح سے جو وہ خوش خرام تیز — ظفرؔ

لب جاناں ہیں پھر تبسم ریز ☆ ہو گئی نبضِ کائنات بھی تیز — فراقؔ

لاکھ حرب سہی ہر وضع کے شیطان کے پاس ☆ ڈھال ایمان کی موجود ہو انسان کے پاس — جوہرؔ

لٹکا کے مار رکھتی ہے عشاق کو ترے ☆ لٹکا عجب یہ ہے تری زلفِ رسا کے پاس — امیرؔ

لگا کے ٹھوکر ہمارے سر پر بلا تمہاری کرے تاسف ☆ کہ ہم تو سمجھے ہیں اس کو دل سے، تمہارے سر کی قسم نوازش — نظیرؔ

لاکھ ٹالے گر کوئی ٹلتے ہیں کب ☆ شمع کی مانند جو ہیں سرفروش — عیشؔ

لازم ہے تم کو سحرؔ کہ شکر خدا کرو ☆ تم سے نہیں ہوا عمل نا سزائے حرص — سحرؔ

لے جاؤں ہوں گذری میں دل اپنا میں ہمیشہ ☆ شاید کہ ہو اِس کا بھی خریدار کوئی شخص — مصحفیؔ

لوگوں کے کہنے سُننے پہ جانا نہ چاہئے ☆ تم کو فقط ہے اپنے گنہ گار سے غرض — آغاؔ

لکھا جوابِ خط نہ جُدا، میرے خط ہی پر ☆ اُس نکتہ چیں نے بھیج دئے لکھ کر اعتراض — داغؔ

لکھا ہے اپنے ہاتھ سے اُس نے یہ نامہ بر ☆ آنکھوں سے کیوں لگاؤں نہ میں بار بار خط — امیرؔ

لکھتا ہوں فرطِ شوق میں، بار بار خط ☆ لکھتا نہیں ہے ایک مجھے وہ نگار خط — امیرؔ

لکھو خدا کے لئے وجہ اس تغافل کی ☆ لکھا جو تم نے نہیں اب تلک ظفرؔ کو خط — ظفرؔ

لازم ہے آدمی کو لحاظِ مآلِ کار ☆ کرنا نہیں ہے خوب کوئی کام بے لحاظ — عیشؔ

لب و لہجہ ہے نیا، لفظ نئے، حرف نئے ☆ خاک سمجھے کوئی انسان زبانِ واعظ — جاہؔ

لب تلک اے دردِ جگر آہ و فغاں آنے نہ پائیں ☆ وہ کہیں رسوا نہ ہو جائیں رہے اسکا لحاظ — سالکؔ۔ غ

لطف اُس چہرے کے آگے کوئی یاں رکھتی ہے شمع ☆ خوبی نظروں میں جہاں رکھتی ہے واں رکھتی ہے شمع — سودا
لائے کہاں سے اُس رُخ روشن کی آب وتاب ☆ بیجا نہیں جو شرم سے ہے آب آب شمع — امیر
لاتے ہیں شمع و گل مری تربت پہ لالہ رو ☆ ہے بعد مرگ اپنی زیارت کو کیا فروغ — تسلیم
لڑنے لگی ہیں پھر تری آنکھیں ہر ایک سے ☆ چلتی ہے دوستوں میں پھر اب صبح وشام تیغ — مصحفی

لایا ہے عشق حُسن کا تیرے کشاں کشاں ☆ آیا تھا کون عالم ایجاد کی طرف — آتش
لے کے دل میرا یہ کہتا ہے وہ بُت ☆ اب نظر اپنی ہے ایمان کی طرف — فصاحت

لائی اُڑا کے باد صبا کوئے یار میں ☆ دل تھا ازل سے میرا، گرفتارِ دامِ شوق — حافظ
لب خشک، رنگ زرد، نفس سرد، چشم تر ☆ کہتے ہیں ان تمام کو نشو نمائے عشق — پرتو

لقمہ دہن گور کا انساں ہے پسِ مرگ ☆ وہ رزق رساں خاک کی کرتا ہے غذا خاک — صبا
لکھوں اُس کو جواب اے داغ! کیا، میں سخت حیراں ہوں ☆ لکھے ہیں خط میں مضمون ادق اوّل سے آخر تک — داغ
لاتی ہے ہر نگاہ میں نیا چشمِ یار رنگ ☆ دکھلا رہی ہے گردشِ لیل و نہار رنگ — آتش
لگائی آہ نے غیروں کے گھر آگ ☆ ہوئے کیا کیا وہ اتنی بات پر آگ — مومن

لذّت قتل نہیں بھولی ترے کُشتے کو ☆ ہے صدا آتی اب گور سے قاتل! قاتل! — احد
لگا دو آگ عذرِ مصلحت کو ☆ کہ ہے بیزار اس شے سے مرا دل — حسرت
لگا کر آنکھ اُس جانِ جہاں سے ☆ نہ ہو گا اب کسی سے آشنا دل — حسرت
لاکھوں ہیں اب تو عاشق شیدائے چشم تیرے ☆ آنکھوں نے تیری سیکھی ہے غارت گری کی چال — احمد

لیں گے جب تک نہ عوض ظلم کا صیّاد سے ہم ☆ باز آئیں گے نہیں نالہ و فریاد سے ہم — رند
لاکھوں ہی مسافر چلتے ہیں، منزل پہ پہنچتے ہیں دو ایک ☆ اے اہلِ زمانہ قدر کرو، نایاب نہ ہوں، کمیاب ہیں ہم — شاد
لینے دو چین کوئی دم اے منکر و نکیر ☆ آئے ہیں آج چھوٹ کے قیدِ گراں سے ہم — حالی

لگتا نہیں ہے جی مرا اُجڑے دیار میں ☆ کس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں — ظفر
لے اُٹھا جاتا ہوں میں جھاڑ کے دامن اپنا ☆ پھر نہ کہنا مرا دیوانہ جگر، ہے کہ نہیں — جگر
لحد میں کیوں نہ جاؤں منہ چھپائے ☆ بھری محفل سے اٹھوایا گیا ہوں — شاد
لوگ کہتے ہیں کہ ہے شیوا بیاں کوئی ظہیر ☆ ہم نے دیکھا تو نہیں نام سُنا کرتے ہیں — ظہیر

لکھا ہے آج خط میں یہی اُس نگار کو ☆ بہلائیں کس طرح دلِ امیدوار کو — شفیق
لبِ مادر نے لوریاں جس میں سنائی تھیں ☆ وہ دن آیا ہے اب اسکو بھی غیروں کی زباں سمجھو — ملّا

لب تمہارے ہیں شفا بخش، ولی بیمار ہے ☆ حیف صد حیف کہ اس وقت میں درماں نہ کرو — ولی
لا کے ہستی سے دیر میں مجروح ☆ اک غضب میں پھنسا دیا ہم کو — مجروح

لبِ بام آکے جو دیدار کرے عام وہ شوخ ☆ ایک ہو جائے ابھی کافر و دیندار کی راہ — آتش
لپٹیں لگتی ہیں روز آہوں کی ☆ شبِ غم کا نہ کیوں ہو کالا منہ — مجروح
لوگ خود سر کہیں کہ فہمیدہ ☆ زندگی کاٹ، ہو کے سنجیدہ — وفا

لائی حیات آئے، قضا لے چلی چلے ☆ اپنی خوشی نہ آئے، نہ اپنی خوشی چلے — ذوق
لا پھر اک بار وہی بادہ و جام اے ساقی ☆ ہاتھ آجائے مجھے میرا مقام اے ساقی — اقبال
لب تھرتھرا کے رہ گئے لیکن وہ اے جگر ☆ جاتے ہوئے نگاہ ملا کر چلے گئے — جگر
لگے در بدر میر چلّانے پھرنے ☆ گدا تو ہوئے پر صدا کیا نکالی — میر
لپیٹا ہے دلِ سوزاں کو اپنے میر نے خط میں ☆ الٰہی نامہ بر کو اُس کے لے جانے کی تاب آوے — میر

م

مصحفی ہم تو یہ سمجھے تھے کہ ہوگا کوئی زخم ☆ تیرے دل میں تو بہت کام رفو کا نکلا — مصحفی
مسجد میں اُس نے ہم کو آنکھیں دکھا کے مارا ☆ کافر کی دیکھو شوخی، گھر میں خدا کے مارا — ذوق
میر کے دین و مذہب کو تم پوچھتے ہو کیا ان نے تو ☆ قشقہ کھینچا دیر میں بیٹھا کب کا ترک اسلام کیا — میر
میکدے سے جو نکالا مری توبہ نے جلیل ☆ مدتوں شیشہ و ساغر نے مجھے یاد کیا — جلیل
مٹی نہ دی مزار تلک آ کے، اُس پہ بھی ☆ کہتے ہیں لوگ "خاک میں اُس نے ملا دیا" — مومن
مجھے اس دور میں معروف اگر دیتا فلک فرصت ☆ تو مے سے شیشۂ خالی ہر اک مے خوار کا بھرتا — معروف

مومن! میں اپنے نالوں کے صدقے، کہ کہتے ہیں ☆ اُس کو بھی آج نیند نہ آئی تمام شب — مومن
مسکن جہاں تھا دل زدہ مسکین کا ہم تو واں ☆ کل دیر میر میر پکارے، نہیں ہے اب — میر
مرنے کو منع ہم نہیں کرتے مگر امیر ☆ سو مر گئے تو اُن کو ہوا اعتبار کب — امیر
مخمور کیوں نہ بادۂ عرفاں سے مست ہو ☆ اُس کو نصیب نسبتِ پیرِ مغاں ہے اب — مخمور

میں راہ روکتا ہوں، نہ کرتا ہوں کچھ سوال ☆ اُٹھوائیں مجھ غریب کو کیوں اپنے در سے آپ — شاد
مجھے دیکھ رونا، غضب ہے نہ یہ ☆ اُدھر دیکھ کر مسکراتے ہیں آپ — معروف
مہرباں ہو کے جب ملیں گے آپ ☆ جو نہ ملتے تھے سب ملیں گے آپ — داغ
محتاط ریاض! آپ جوانی میں بہت ہیں ☆ پیری میں بھی لوٹیں گے جوانی کا مزا آپ — ریاض

میں بھی عاصی ہوں، مجھے بھی اُن گنہ گاروں میں رکھ ☆ تو نے رکھی ہے جہاں میں جن گنہ گاروں کی بات — فکر
میر دعا کر حق میں میرے تو فقیر ہے مدت سے ☆ اب جو کبھو دیکھوں اُسکو تو مجھ کو نہ آوے پیار بہت — میر
مجھ بے نوا کی یاد رہے میر! یہ صدا ☆ اس مے کدے میں رہیو بہت ہوشیار دوست — میر
مجبور نہ ہوتے جو طبیعت سے ظہیر! آہ ☆ گھر غیر کے کیوں دیکھنے جاتے تری صورت — ظہیر

میرے دل سے ہٹ کے یوں بولے ☆ یہ بلا ہے کہیں نہ جائے لپٹ مجروحؔ
مشتاقِ دردِ عشق جگر ہے، دل بھی ہے ☆ کھاؤں کدھر کی چوٹ، بچاؤں کدھر کی چوٹ آتشؔ
مارے نہ کیوں طمانچہ صبا منہ پہ اُس کے صبح ☆ غنچے نے تجھ دہن سے کی اے گلعذار! بحث سوداؔ
میری دیوانگی کی کرتا ہے تدبیر عبث ☆ چارہ گر ڈالتا ہے پاؤں میں زنجیر عبث کیفؔ

میں تیرا سائنس لوہا مان جاؤں گا ضرور ☆ حضرتِ انسان کا بھی تو اگر بدلے مزاج فکرؔ
مجھ سے دریا نوش کو ساقی پلاتا ہے شراب ☆ دیکھتا ہوں میں ظرفِ شیشہ و پیمانہ آج آتشؔ
میخانہ ہمارا کوئی مسجد تو نہیں ہے ☆ تسبیح لئے کون بزرگ آئے ادھر آج ریاضؔ
میخانے میں اُچھلے گی ضرور آنے سے تیرے ☆ تو آئے گا تو جائے گی واعظ ترے سر آج ریاضؔ

موسیٰ! وہ کوہِ طور کی مشہور بات ہے ☆ اس دل میں اُس جمال کی تصویر اور کھینچ شوقؔ
مریضِ عشق ہو جاں بر دوا سے کیا ممکن ☆ یہ نسخہ لکھنا دلا سے ہے طبیب کا پیچ ظفرؔ
مجھ کو زخموں سے ہے کیا فکر کہ خود ہوں مجروح ☆ تو ڈرانے کو مرے خنجر خونخوار نہ کھینچ مجروحؔ

مانندِ شمع، ہجر میں اے طاہرِ حزیں! ☆ تھمتے نہیں ہیں رات بھر آنسو کسی طرح طاہرؔ
مجروحؔ! لکھ رہے ہیں وہ اہلِ وفا کا نام ☆ ہم بھی کھڑے ہوئے ہیں گنہگار کی طرح مجروحؔ۔س
میرے کہنے میں نہیں ہے دل اثرؔ ☆ اُس کو سمجھاؤں بجھاؤں کس طرح اثرؔ

مقتولِ محبت کی نشانی رہے مجروحؔ ☆ تم سنگ لگانا مری مرقد پہ نرا سُرخ مجروحؔ۔س
مطلب نہیں امیرؔ کو حور و قصور سے ☆ ساقی ہو سبزہ رنگ، الٰہی شراب سُرخ امیرؔ
مسواک نے بڑھایا ہے زاہد کا اعتبار ☆ ہے یہ بھی اُس کے ایک شجرِ مکروفن کی شاخ ذوقؔ

میں جھانکتا نہیں چاکِ قفس سے بھی گُل کو ☆ نہ ہووے تا مری جانب سے بدگماں صیّاد رندؔ
موقوف ہوئے نالۂ دل، گور میں اے رندؔ ☆ منزل پہ پہنچ کر ہوئی آوازِ درا بند رندؔ

میر صاحب بھی اس کے ہاں تھے لیک ☆ بندۂ زرخریدہ کے مانند میر
میں ہوا ذبح وہاں، تیغ ہوگی زنگ آلود ☆ صاف پھر ہو نہ سکے دستِ جفا میرے بعد تسلیم۔م

مہر کو بھی کسوف، ماہ کو بھی ہے خسوف ☆ حُسن پہ زیبا نہیں اے بُت ناداں گھمنڈ امیر
میرے نالے پر وہ سب بُت بن گئے ☆ جنکو تھا ناقوس کے غُل پر گھمنڈ جلیل
مر کے بھی دل کی تڑپ اتنی ہے ☆ شق ہوا میری لحد کا تعویذ حفیظ
مرا خط کھینچ کر خود نامہ بر کو لے گیا اُس تک ☆ ہوا قاصد کو میرے مثلِ خضر راہ بر کاغذ تسلیم

محبت میں جگر گزرے ہیں ایسے بھی مقام اکثر ☆ کہ خود لینا پڑا ہے اپنے دل سے انتقام اکثر جگر
میخانۂ یورپ کے دستور نرالے ہیں ☆ لاتے ہیں سرور اوّل، دیتے ہیں شراب آخر اقبالؔ
میر صاحب! زمانہ نازک ہے ☆ دونوں ہاتھوں سے تھامیۓ دستار میر
مر گیا کیا ناسخِ میکش جو سارے مے فروش ☆ مسجدوں میں بیٹھے ہیں اپنی دکانیں چھوڑ کر ناسخ
معروف کس کے خون سے اُس نے رنگے ہیں ہاتھ ☆ بدلے ہے اپنے رنگ حنا یوں جو لال، سبز معروف
میں کاش اے قلق! چمنِ کوئے یار میں ☆ رہتا برنگِ سبزۂ بیگانہ چند روز قلق

مے کی تکلیف نہ دے ساقی بدمست مجھے ☆ یک نگہ نے ہی کیا تیری یہ سرشار کہ بس معروف
میرے مرنے سے بھی وہ خوش نہ ہوا ☆ جی گیا یوں ہی رائیگاں افسوس مومن
مر گیا پھوڑ کے سر غالبؔ وحشی، ہے ہے! ☆ بیٹھنا اُس کا وہ آ کر تری دیوار کے پاس غالب
مصحفی چشم سے ساقی کی نہ رکھ تو صحبت ☆ بیٹھنا صوفی کا اچھا نہیں مے خوار کے پاس مصحفی

مسلماں ہے توحید میں گرم جوش ☆ مگر دل ہے ابھی تک زنار پوش اقبالؔ
میکدے میں ہیں ایک شاہ و گدا ☆ یاں کسی کو نہیں کسی کا ہوش مجروح
مت آئیو میری خاک پہ تو ☆ برسے ہے سر مزار آتش مومن
معشوقِ سادہ رو کی ہے مدّت سے جستجو ☆ باغِ جہاں میں ہے گُلِ بے خار کی تلاش قلق

مجھ سے مل ورنہ رقیبوں سے میں سب کہہ دوں گا ☆ دشمنی اب کی تری اور وہ پہلا اخلاص — مومنؔ
مجھ سے ملنا ہے اگر ملئے خلوص دل سے ☆ آپ ظاہر کا جتاتے ہیں یہ کیسا اخلاص — داغؔ
منھ سے مرے لگا دے کہ ہو جائے امتحان ☆ سُن تو چکا میں پیرِ مغاں جام کے خواص — جلیلؔ

مل گئے خاک میں گل چہرہ ہزاروں ایسے ☆ کہ نہ جھاڑا کسی نے ان کا غبارِ عارض — مومنؔ
مکر و دغا ہے پیشِ بُتانِ زمانہ فرض ☆ واجب ہے اِن کے دین میں حیلہ بہانہ فرض — صباؔ
مضمون پیچ دار ہیں مکروہ اے صباؔ ☆ اشعار ہر زمین میں ہیں عاشقانہ فرض — صباؔ

معشوق سے امیدِ وفا ہے خیالِ خام ☆ وعدہ دروغ یار کا، قول و قسم غلط — آتشؔ
مشہور کس کا نام ہے جھوٹا جہان میں ☆ کھاتا ہے روز کون قسم پر قسم غلط — داغؔ
مصر میں بھی نہ یہ فرعون کا عالم ہو گا ☆ دیکھے مسجد میں کوئی شوکت و شانِ واعظ — صباؔ
مست ہم دُخترِ رز کے ہیں وہ حوروں کا امیرؔ ☆ کبھی سمجھے گا نہ رندوں کی حقیقت واعظ — امیرؔ

مصحفیؔ! دیکھئے کیا ہو، اس نے ☆ کی ہے غیروں سے ملاقات شروع — مصحفیؔ
مجروحؔ آج تو ہے شبِ وصلِ ماہ رو ☆ کہہ دو کہ کوئی جلدی سے آ کر بجھائے شمع — مجروحؔ
مرگِ عدو سے آپ کے دل میں چھپا نہ ہو ☆ میرے جگر میں اب نہیں ملتا سراغِ داغ — داغؔ
مل کے مہندی پاؤں میں جب وہ ہوئے گرمِ خرام ☆ نقش پا سے شب کو روشن ہو گئے ہر سو چراغ — امیرؔ

مر کر بھی تہہ خاک نہ آسودہ ہوئے، آہ! ☆ اے عشق نہ تھے ہم ترے انجام سے واقف — نظیرؔ
مت ہنس کہ سیرِ گلشنِ ہستی دو روزہ ہے ☆ بادِ نسیم کھول دے ہاں گل کے کان صاف صاف — داغؔ

مریدِ سادہ تو رو رو کے ہو گیا تائب ☆ خدا کرے کہ ملے شیخ کو بھی یہ توفیق — اقبالؔ
میرؔ جی! زرد ہوتے جاتے ہو ☆ کیا کہیں تم نے بھی کیا ہے عشق — میرؔ
مصحفیؔ! گر تو مرد کامل ہے ☆ دل نہ رکھ اس جہان پر عاشق — مصحفیؔ

مناسب ہے حفیظ اب مئے سے توبہ ☆ پیو گے قرض کی آخر کہاں تک — حفیظ
میری حالت پہ رحم آئے ہی آئے ☆ کسی ڈھب سے وہ آجائیں یہاں تک — مجروح
مرا دل ایک، دوں اُس خوش ادا کی کس ادا کو ☆ کہ ہیں واں تو ادائیں ہی ادائیں سر سے پاؤں تک — ذوق

محفل سوز و ساز ہے دنیا ☆ حاصلِ سوز و ساز ہیں ہم لوگ — مجاز
میں خانہ زادِ قفس ہوں مری بلا سے نسیم ☆ اِدھر اُدھر جلیں جنگل، لگے چمن میں آگ — رند
ملتی نہیں مراد تو ناطق خیال چھوڑ ☆ میری اصلاح یہ ہے کہ تو روٹھ جا نہ مانگ — ناطق

مرے زخمِ دل دیکھ کر یار بولا ☆ کہ مجروح ہے رحم کھانے کے قابل — مجروح
مرے شباب کی توبہ پہ جا نہ اے زاہد ☆ کہ نشہ کی بات نہیں اعتبار کے قابل — حفیظ
میری کوتاہیٔ پرواز کے اسباب نہ پوچھ ☆ اب تو ڈھونڈے بھی نہیں ملتا مجھے رزقِ حلال — فکر

محبت کا عجب یک رنگ ہے رنگ ☆ کبھی عاشق کبھی معشوق ہیں ہم یک رنگ — یک رنگ
موت کا تو علاج ہے مائل ☆ زندگی کی دوا نہیں معلوم — مائل۔ل
مرغانِ قفس کو پھولوں نے اے شاد یہ کہلا بھیجا ہے ☆ آجاؤ جو تم کو آنا ہو ایسے میں ابھی شاداب ہیں ہم — شاد
معمور اس قدر ہیں ترے وحشیوں سے دشت ☆ گنتے ہیں شہریوں کو بیابانیوں میں ہم — مومن
مے بھی ہے مینا بھی ہے ساغر بھی ہے ساقی نہیں ☆ دل میں آتا ہے لگا دیں آگ میخانے کو ہم — نظیر
مر کے زنداں سے چھٹیں گے تو رہیں گے قبر میں ☆ بعد مردن بھی نہ ہوں گے قید سے آزاد ہم — احد

مومن یہ عالم اُس صنم جاں فزا کا ہے ☆ دل لگ گیا جہانِ سراسر خراب میں — مومن
مری اِک عمر فانی ! نزع کے عالم میں گزری ہے ☆ محبت نے مری رگ رگ سے کھینچا ہے لہو برسوں — فانی
میں داغ ہوں، مرتا ہوں، ادھر دیکھئے مجھکو ☆ منھ پھیر کے یہ آپ کدھر دیکھ رہے ہیں — داغ
مئے کی توبہ کو تو مدّت ہوئی قائم لیکن ☆ بے طلب اب بھی جو مل جائے تو انکار نہیں — قائم

مائل باوفا سے کیا آج کوئی بچھڑ گیا ☆ شب کو بہت مزے میں تھے، دن کو یہ ہائے ہائے کیوں — مائل۔د
موت کتنی ہی شاندار سہی ☆ زندگی کا مگر جواب نہیں — وجد

مرا جو حال ہے اے شاد! سب کا ہوتا ہے ☆ یقیں نہ آئے تو خودکسی پہ مر کے دیکھو — شاد
میر! تو' تو عاشقی میں کھپ گیا ☆ مت کسی کو چند روز اب چاہ تو! — میر
میں بھی حیران ہوں اے داغ کہ یہ کیا بات ہے ☆ وعدہ وہ کرتے ہیں، آتا ہے تبسم مجھ کو — داغ
مرتا ہے کسی شوخ جفا کار پہ حسرت ☆ شاید یہ فسانہ کہیں تم نے بھی سنا ہو — حسرت
موت کے عالم میں دیکھو تم کسی بیمار کو ☆ تم کو آجائے گا جینے کا سلیقہ لوگو — فکر

معشوقوں سے امیدِ وفا رکھتے ہو ناسخ ☆ نادان کوئی دنیا میں نہیں تم سے زیادہ — ناسخ
مانا کہ تیری دید کے قابل نہیں ہوں میں ☆ تو میرا شوق دیکھ مرا انتظار دیکھ — اقبال
مے پلا ہر ایک کو اس کے بقدر حوصلہ ☆ ساقیا پہچان لینا مست اور ہشیار آنکھ — رند

منتظر چشمِ عنایت کے ہیں لاکھوں اے رند ☆ خوش نصیب اُس کے ہیں جس پر نظر یار پڑے — رند
مومن نہ سہی بوسہ پا سجدہ ہی کریں گے ☆ وہ بُت ہے جو اوروں کا تو اپنا بھی خدا ہے — مومن
مقام، فیض! کوئی راہ میں جچا ہی نہیں ☆ جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے — فیض
مجھے پینے دے، پینے دے کہ تیرے جامِ لعلیں میں ☆ ابھی کچھ اور ہے، کچھ اور ہے، کچھ اور ہے ساقی — مجاز
میر! اُن نیم باز آنکھوں میں ☆ ساری مستی شراب کی سی ہے — میر
مائل! ہمیں تو رات کہیں رہ کے کاٹنی ☆ مسجد میں جا پڑیں گے جو میخانہ بند ہے — مائل

ن

نازک تھا بہت کچھ دل میرا، اے شادؔ تحمل ہو نہ سکا ☆ اک ٹھیس لگی تھی یوں ہی سی، کیا جلد یہ شیشہ ٹوٹ گیا — شادؔ
ناصح کا منہ ہو بند چکھا دوں شرابِ خُلد ☆ ساقی ذرا ریاضؔ کی بوتل اٹھا تو لا — ریاضؔ
نظیرؔ اُس سے ہم چھپایا جو دل کو ☆ تو ہنس کر کہا، ''ہے یہ انسان کیسا؟'' — نظیرؔ
نگاہوں سے چُھپ کر کہاں جایئے گا ☆ جہاں جایئے گا ہمیں پایئے گا — جگرؔ
نہ آئیں گے وہ تب بھی دم نکل ہی جائے گا فانیؔ ☆ مگر مشکل سے نکلے گا، بڑی مشکل سے نکلے گا — فانیؔ
نہ جانے کتنی شمعیں گُل ہوئیں کتنے بجھے تارے ☆ تب اِک خورشید اتراتا ہوا بالائے بام آیا — ملّاؔ

نامِ عشقِ بُتاں نہ لو مومنؔ! ☆ کیجئے بس خدا خدا صاحب — مومنؔ
نقش نہیں پانی میں اُبھرتا یہ تو کوئی اچنبھا ہے ☆ صورت خوب اُسکی ہے پھرتی اکثر چشم تر میں اب — میرؔ
نباہ کرنے کی دیکھو تمہارے ہاتھ ہے شرم ☆ کہ آنکھ سحرؔ نے تم سے لگائی ہے صاحب — سحرؔ
نہ لیں گے ساتھ کوئی شے عدم کی منزل میں ☆ خدا کی راہ میں زادِ سفر سے کیا مطلب — شرفؔ
نہ تقاضا تھا کسی کا نہ محرّک کوئی ☆ جاکے بازار میں واعظ نے بھی پی آپ ہی آپ — سحرؔ
نازاں ہو نہ دکھلا کے کسی کو ہُنر اپنا ☆ تو ڈھانپ سکے عیب کسی کا تو ظفرؔ ڈھانپ — ظفرؔ
نازاں ہوں رندؔ اُس کی کریمی کی شان پر ☆ ہوتے ہیں شوقِ عفو میں مجھ سے قصور آپ — رندؔ
نہ آنا تھا گر، آئے کیوں خواب میں ☆ مگر سوتے فتنے جگاتے ہیں آپ — ظہیرؔ

نہ کیا فائدہ پرہیز و دوا نے کچھ رندؔ ☆ تم تو آگے سے بھی کچھ ہو گئے بیمار بہت — رندؔ
نہیں خالی خود آرائی سے وہ، جس طرح میں غم سے ☆ انہیں بھی اِن دنوں میری طرح ملتی نہیں فرصت — احدؔ
نالہ ہونے لگا افلاک کے پار آج کی رات ☆ ضبط مجھ سے نہ ہوا آخر کار آج کی رات — رندؔ
نامحرمانِ عشق سے کیوں کر کہوں یہ حال ☆ جب آگیا ہے تو ہوتا ہے مشکل سے دل اُچاٹ — رندؔ
نہیں جاتا ہے پھیر قسمت کا ☆ آکے یاں پھر گئے وہ گھر کو پلٹ — مجروحؔ

نہ ہوا ایک نگہ سے جو مرا کام تمام ☆ پھر کے، پھر دیکھ لیا اُس نے دوبارہ جھٹ پٹ — داغ
نہ کیا کام کچھ ایسا جو وہاں کام آتا ☆ کھوئی یہاں عمر ظفر ہم نے یوں ہی ہائے عبث — ظفر
نقصان جاں ہے رند جو دو غم بہم ہوئے ☆ کرتے ہو رنج ہجر میں فکر سخن عبث — رند
نہیں امید کہ تو خاک پہ بھی آئے کبھی ☆ کیوں کوئی تیرے لئے خاک میں مل جائے عبث — ظفر

نعش پر تیرے شہیدِ ناز کی او سنگدل ☆ دوست کا کیا ذکر، دشمن تک بھی پچھتاتے ہیں آج — احد
نیچی داڑھی نے آبرو رکھ لی ☆ قرض پی آئے اک دُکان سے آج — ریاض
نزع کی مشکل بھی آساں ہوتی ہے، آتش! نہ ڈر ☆ شاہِ مرداں سے طلب کر ہمت مردانہ آج — آتش
ناصحا! تو نے پھر چونکا دیا یہ کیا کیا ☆ گھر پہ ہم مجنوں کو لے آئے تھے ویرانے سے آج — معروف

نہ دیر میں ہے نہ کعبہ میں، ہے تو وہ دل میں ☆ ہمیشہ پھرتا ہے جس کے ظفر سراغ کے بیچ — ظفر
ناصح! تو نہیں چاشنئ درد سے آگاہ ☆ بے عشقِ بتاں جینے کی لذت بخدا ہیچ — سودا
نفس نہ انجمنِ آرزو سے باہر کھینچ ☆ اگر شراب نہیں، انتظارِ ساغر کھینچ — غالب

نیرنگِ حُسنِ دوست سے کر آنکھیں آشنا ☆ ممکن نہیں وگر نہ ہو دیدار ایک طرح — میر
نے تاب ہجر میں ہے، نہ آرام وصل میں ☆ کم بخت دل کو چین نہیں ہے کسی طرح — مومن
نے جائے واں بنے ہے، نہ بن جائے چین ہے ☆ کیا کیجئے؟ ہمیں تو ہے مشکل سبھی طرح — مومن

نہیں مرا سُخن طبع زاد اے سودا ☆ کسی بزرگ کی خدمت میں در جہاں گستاخ — سودا
نہ جائیو کبھو اے شیخ بزم خوباں میں ☆ کہ تو وقار طلب، اُن کی ہے زباں گستاخ — سودا
نظیر اُس دلرُبا کا حُسن ہے وہ ☆ پری جس کے نہیں ہو سکتی ہم رُخ — نظیر

نظر خموش ہوئی عرضِ ناتمام کے بعد ☆ کچھ اور کہہ نہ سکے اشک بے کلام کے بعد — مُلّا
نمازِ جام پڑھی شیخ نے نہیں لیکن ☆ عجب سا نور ہے رُخ پر طلوعِ شام کے بعد — مُلّا

نہ فلسفی سے، نہ مُلّا سے ہے غرض مجھ کو ☆ یہ دل کی موت، وہ اندیشۂ نظر کا فساد — اقبالؔ
نہیں ہے بے قراری اُس کی بے جا ☆ ولیؔ! جس دل میں ہے زلفِ پری زاد — ولیؔ

نازِ دولت ہے امیروں کو جلیلؔ ☆ ہم فقیروں کو توکّل پر گھمنڈ — جلیلؔ
نہ بھول موت کو احمدؔ اک آن بھی دل سے ☆ نہ کر حیات دو روزہ پہ اختیار گھمنڈ — احمدؔ
نہ ہوا یار کا غصہ ٹھنڈا ☆ بار بار دھو کے پلایا تعویذ — حفیظؔ
نامہ بر فرطِ حلاوت سے نہیں کہہ سکتا ☆ اس شکر لب کا ہے اس مرتبہ پیغام لذیذ — مجروحؔ

ناداں ہو جو کہتے ہو کہ کیوں جیتے ہو غالبؔ ☆ قسمت میں ہے مرنے کی تمنا کوئی دن اور — غالبؔ
نظیرؔ وہ بُت ہے دشمن جاں، نہ ملیو اُس سے تو ہرگز ☆ وگر ملا تو خدا ہے حافظ، بچے ہیں ہم بھی خدا خدا کر — نظیرؔ
نہیں ہوسؔ وقتِ جوشِ مستی، قدِ خمیدہ سے کچھ حیا کر ☆ بتوں کا بندہ رہے گا کب تک، خُدا خدا کر، خُدا خدا کر — ہوسؔ
نکتہ گیری کے سبب، نکتہ نوازی کے طفیل ☆ خُلد سے شیخ ہے، دوزخ سے کافر باہر — راسخؔ
ناز حوروں کے اُٹھائیں یہ کہاں اپنا دماغ ☆ ہو ہمارا اور فردوس سے بستر باہر — ناسخؔ

نشہ ہے آنکھوں میں اور منہ پہ نقاب ہنوز ☆ وہ بے حجاب نہیں، ہے اُسے حجاب ہنوز — ظفرؔ
نظیرؔ! حضرتِ دل کا کھلا نہ کچھ احوال ☆ میں کس سے پوچھوں یہ ندرت مآب ہے کیا چیز — نظیرؔ
نام سُنتے ہی اُس پری رُو کا ☆ ہوش اپنے تو کر گئے پرواز — نظیرؔ

نہ ہوا یقینؔ ورنہ دِوانہ ہوتا ☆ آج اس طرح کا دیکھا ہے پری زاد کہ بس — یقینؔ
نزدیک اپنے ہم کو بٹھاؤ وگر نہ ہم ☆ بیٹھیں گے جا کے اور کسو طرح دار کے پاس — راسخؔ
نے چین روزِ وصل، نہ شبِ ہجر کی قرار ☆ کیا جانے کیا ہے اپنے دلِ زار کی ہوس — سوداؔ
نئی تہذیب تکلف کے سوا کچھ بھی نہیں ☆ چہرہ روشن ہو تو کیا حاجتِ گلگونہ فروش — اقبالؔ
نہیں ہے تُجھ سے مجھے عشق، کیا یہ کہتا ہے؟ ☆ گمان بد نہ کر، اے یارِ بدگماں، خاموش — برقؔ
نہ کعبے میں نظر آیا نہ بُت کدے میں تو ☆ اُٹھا میں بیٹھ کے اِک دم اِدھر اُدھر خاموش — آتشؔ

نہ ہوئے آپ آشنائے خلوص ☆ نہ سُنی میری التجائے خلوص حسرتؔ
نگاہ پاک ہے، نیت ہے صاف، دل خالص ☆ ہمارے پاس نہیں کچھ بھی ماسوائے خلوص سیمابؔ
نہ کر خلوص بڑھانے کی فکر اے سیمابؔ ☆ بہت خراب ہے انجامِ انتہائے خلوص سیمابؔ
نہ خوشی سے ہمیں، نہ غم سے غرض ☆ ہے مگر ایک اُس صنم سے غرض عیشؔ
نہیں پروا کوئی جیئے کہ مرے ☆ ہے انہیں رات دن ستم سے غرض عیشؔ
نہ بھولتا ہوں جمال ان کا، نہ بھولتا ہوں جلال ان کا ☆ نظر میں ہے اے جلالؔ! اُن کا وہ جلوہ پُر عتاب عارض جلالؔ

نزع میں یار کا جو آیا خط ☆ جائے یٰسین مجھے سنایا خط کاظمؔ
نقلیں مری رقیبوں نے لیں سیکڑوں امیرؔ ☆ لکھا جو اُس نے مجھ کو، ہوا اشتہار خط امیرؔ
نشۂ عشق کا اثر ہے شرط ☆ لب خشک اور چشمِ تر ہے شرط آتشؔ
نامِ مے وہ ہے کہ لب پر جو کبھی آتا ہے ☆ منہ سے باہر نکل آتی ہے زبانِ واعظ صباؔ
نشۂ بادۂ وحدت کے اٹھائے جو مزے ☆ تو کرے پیرِ خرابات کی خدمت واعظ امیرؔ
نکل آئے گی مے کشی کی بھی حلّت ☆ کوئی مِل گیا گر ہمیں یار واعظ حالیؔ

نکہتِ زلفِ یار لاتی ہے ☆ اس لئے مجھے ہے صبا سے رجوع نوابؔ
نورِ ایمان ہی کفایت ہے مسلماں کے لئے ☆ میری انگشت شہادت ہے مری گور کی شمع عیشؔ
نزع کے دم ہوگئی اس طرح بند اپنی زباں ☆ جیسے کرتا ہے کوئی خاموش وقتِ خواب شمع اسیرؔ
نئی زمین، نیا آسماں، نئی دنیا ☆ سُنا تو ہے کہ محبت کو ان دنوں ہے فراغ فراقؔ
نالے سے اپنے نمک داں ہو نہ کیوں گوشِ جہاں ☆ شورِ محشر سے ہے اس کان ملاحت کو فروغ تسلیم۔م
نہ بچ کے آیا کوئی اُس کے ابرو و مژہ سے ☆ کسی کے تیر لگا اور کسی نے کھائی تیغ مصحفیؔ

نہ تو مے میں ہے نہ وہ ساغرِ سرشار میں لطف ☆ جو کہ رندوں کو مِلا ہے نگہ یار میں لطف مجروحؔ
نہ ہوں گی آنکھیں تمہارے جمال سے واقف ☆ جلا کے طور کرو گے جلال سے واقف آتشؔ
نفرت کمال دل کو دورنگی سے ہے صباؔ ☆ ہم آشنائے رُخ ہیں، نہیں آشنائے زلف صباؔ

نہ کیجئے ہم سے بہت گفتگو تڑاق پڑاق ☆ وگر نہ ہووے گی پھر دو بدو تڑاق پڑاق — ظفرؔ
نہ سوزِ سینہ میں اور برق میں ہے فرق ظفرؔ ☆ نہ کچھ ہے پارہ میں اور دل کے اضطراب میں فرق — ظفرؔ
نہ خونِ دل میرے اور نے شراب میں فرق ☆ نہ میرے سینۂ بریاں میں اور کباب میں فرق — ظفرؔ

نقاب رُخ سے اُٹھانے والے شمیمِ گیسو سنگھانے والے ☆ ادھر بھی آجا کہ سونی سونی شفیقؔ کی صبح و شام کب تک — شفیقؔ
نہ ٹالیں آج کے وعدہ کو کل کے اوپر آپ ☆ یہ جبر ہے دلِ بے اختیار کے نزدیک — آتشؔ
ناز و ادا سے مجھ کو دکھا کر بہارِ حُسن ☆ ترسائے گا تو اے بُتِ عیّار کب تلک — احدؔ

نہیں چھپتا ترے عتاب کا رنگ ☆ کہ بدلنے لگا نقاب کا رنگ — ریاضؔ
نقش و نگارِ خانۂ دنیا ہے بے ثبات ☆ مرنے کے بعد ایک ہے شاہ و گدا کا رنگ — صباؔ
نکالا رنگِ عالم سوز کس نے ☆ یہ کیوں بکھری پڑی ہے در بدر آگ — مومنؔ

نہ دے اے فلک رنج غم زدوں کو ☆ ستائے ہوؤں کو ستانے سے کیا حاصل — حفیظؔ
نہ جل میں آوے نہ بھر کے نکلے، نہ پاس بیٹھے نظیرؔ اک دم ☆ بڑا ہی پُرفن، بڑا سیانا، بڑا ہی شوخ اور بڑا ہی چنچل — نظیرؔ
نقش پی لیتا ہوں تیرے نام کا ☆ جب کبھی فرقت میں گھبراتا ہے دل — داغؔ

نام اخترؔ ہے رہا کرتے ہیں بالائے فلک ☆ اس سے بڑھ کر چاہتے کیا رفعتِ کاشانہ ہم — اخترؔ۔ن
نام اُن کا جو لیتا ہوں شفیقؔ آخر شب میں ☆ ہوتا ہے عجب ارض و سماوات کا عالم — شفیقؔ
نہ سمجھا دردؔ! ہم نے بھید یاں کی شادی و غم کا ☆ سحر خنداں ہے کیوں، روتی ہے کس کو یاد کر شبنم — دردؔ
نہ کر مذمتِ رنداں، خموش رہ واعظ ☆ وہ کس کے حال پہ ہے مہرباں نہیں معلوم — رندؔ

نہ چھیڑ اے نکہت بادِ بہاری راہ لگ اپنی ☆ تجھے اٹھکیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں — انشاءؔ
نیند اُس کی ہے، دماغ اس کا ہے، راتیں اُسکی ہیں ☆ تیری زلفیں جس کے شانے پر پریشاں ہوگئیں — غالبؔ
نہ کہیں جہاں میں اماں ملی، جو اماں ملی تو کہاں ملی ☆ مرے جرمِ خانہ خراب کو، ترے عفوِ بندہ نواز میں — اقبالؔ

نظر بچائے، بغل میں دبائے شیشۂ مے ☆ کہیں ریاضؔ بھی پینے پلانے جاتے ہیں — ریاضؔ
نہ کرو سوسہ دل میں چل وہاں معروف بے کھٹکے ☆ کہ درباں اونگتا ہے اور چوکیدار سوتے ہیں — معروفؔ
نہ آیا ایک دن بھی وہ بتِ بے رحم اے جوہر ☆ اٹھا کر ہاتھ کعبہ کی طرف مانگی دعا برسوں — جوہرؔ

نصیب دیکھئے ہوتا ہے کب ترا دیدار ☆ ازل سے ہے ترے ملنے کی آرزو مجھ کو — جوہرؔ
نہیں پنج گانہ نماز آثر جسے وقت وقت سے پڑھ لیا ☆ یہ فریضۂ عشق کا عمر بھر جو ادا کرو تو ادا نہ ہو — آثرؔ
نقاب اِک دن اُلٹ کر تم نے یہ منھ سے نہ فرمایا ☆ جمالِ آفتابِ ذرہ پرور دیکھتے جاؤ — آتشؔ
ناروا اُن کی ہر اک بات ہو بسمل لیکن ☆ اُن سے یہ کون کہے یہ نہیں زیبا تم کو — بسملؔ

نظیر اُس دِلرُبا محبوبِ چنچل سے لگا کر دل ☆ ہمیں کہنا پڑا ہے دم بدم اللہ بسم اللہ — نظیرؔ
مہمانیاں بتوں کی میں کرتا ہوں اے صبا ☆ دیتا ہے جب مجھے مرا پروردگار کچھ — صباؔ
نیر سے کیوں کرے کوئی قیمت کی بات چیت ☆ ملتے ہیں مفت ٹوٹے ہوئے دل جگہ جگہ — نیرؔ

نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی ☆ بہت دیر کی مہرباں آتے آتے — داغؔ
نہیں کھیل اے داغ یاروں سے کہہ دو ☆ کہ آتی ہے اُردو زباں آتے آتے — داغؔ
نہ بول میر سے مظلومِ عشق ہے وہ غریب ☆ مبادا آہ کرے سب جہان جل جاوے — میرؔ
نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے ☆ ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی — اقبالؔ
نکلنا خُلد سے آدم کا سُنتے آئے تھے، لیکن ☆ بڑے بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے — غالبؔ
نہ کیوں کر مِلک اپنی شاد میں سمجھوں دو عالم کو ☆ زہے قسمت کہ سب کچھ یار کا ہے، یار میرا ہے — شادؔ
نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے ☆ مزا تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی — اقبالؔ

و

وصیت میرؔ نے مجھ کو یہی کی ☆ کہ سب کچھ ہونا تو عاشق نہ ہونا میرؔ
وفا کریں گے، نبھائیں گے، بات مانیں گے ☆ تمہیں بھی یاد ہے یہ کلام کس کا تھا داغؔ
وہ پہروں دیکھتے ہیں داغؔ کے داغ ☆ کسی کی سیر ہے، گلشن کسی کا داغؔ
وہ پردے میں بھی ایک آفت ہے، معروف! ☆ غضب ہوتا اگر پردہ نہ کرتا معروفؔ
وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا ☆ کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا اقبالؔ
وہ منظر بھلائے سے کب بھولتا ہے ☆ مرا روٹھنا اور منانا کسی کا دلؔ
وہ شرمائے بیٹھے ہیں گردن جھکائے ☆ غضب ہو گیا اک نظر دیکھ لینا حسرتؔ

وہ آج بزمِ غیر میں یہ صاف کہہ اٹھے ☆ ملتا ہے کسی کو کہیں داغؔ سا نصیب داغؔ
وہ سجدہ، روحِ زمیں جس سے کانپ جاتی تھی ☆ اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب اقبالؔ
وہ مجھ سے پوچھتے ہیں روتے ہو کس لئے ☆ دریا کو دے یہ قطرۂ ناچیز کیا جواب جوہرؔ
وہ کیا بدل گئے کہ زمانہ بدل گیا ☆ یارب نہ وہ زمیں ہے نہ وہ آسماں ہے اب شفیقؔ

واقف نہیں ہیں حسرتِ دل کے اثر سے آپ ☆ اک روز دیکھ لیں گے خود اپنی نظر سے آپ شادؔ
وفا غیر کی آزماتے نہیں ☆ ہمیں پر جفا آزماتے ہیں آپ معروفؔ
وصل میں جب رنگ چہرے کا ہے زرد، آنکھیں ہیں سُرخ ☆ حضرتِ دل ہجر میں کیا رنگ دکھلائیں گے آپ امیرؔ
واقف نہیں ہیں حُسن کے عیب و ہنر سے آپ ☆ آنکھوں کو اپنی دیکھئے میری نظر سے آپ سحرؔ

وصالِ یار میں کس کو ریاضؔ! ہے ترجیح ☆ کہ دن ہے رات سے پیارا تو دن سے پیاری رات ریاضؔ
واللہ ظہیرؔ آپ بھی کیا سادہ روش ہیں ☆ اُس شوخ ستم گر سے مقدر کی شکایت ظہیرؔ
وہ ترنّم، وہ غزل خوانی، وہ لحنِ دل گداز ☆ خود فراموشی میں لطفِ زندگانی کل کی رات شفیقؔ

وہ عدو کے ساتھ آتے ہیں عیادت کو مری ☆ اک نظر ہے سوئے دشمن اک نظر ہے سوئے دوست — داغ
وہ کھا گئے سو بار مرے آگے قسم جھوٹ ☆ اور پھر ہے یہ دعویٰ کہ نہیں بولتے ہم جھوٹ — ظفر
وہ بلائیں لے گے مجھے، مجھکو یقین آتا نہیں ☆ تیرے صدقے تیج بتا اے نامہ بر، سچ ہے کہ جھوٹ — شفیق
وہ خوابِ ناز میں ہیں، چل آہستہ اے نسیم! ☆ آنچل نہ روئے یار سے جائے کہیں اُلٹ — رند
وہ شکایت کی خبر سُن کے ہوئے جب برہم ☆ لے دیا نام رقیبوں نے ہمارا جھٹ پٹ — داغ
وہ پوچھتا بھی نہیں اور نہ منہ لگاتا ہے ☆ لپٹتے پھرتے ہو اُس سے میاں نظیر عبث — نظیر
وعدۂ وصل ایفا بھی تو ایک دن ہو کبھی ☆ روز پٹی دل محزوں کو پڑھاتے ہو عبث — احد
واعظ کسے دماغ ہے تکذیب کا تری ☆ تو بھی کہے ہے سچ، نہیں اپنا شعار بحث — سودا

واقعاتِ زندگی ہیں نقشِ باطل کی طرح ☆ کل جو گزرا تھا جہاں میں، ہے وہ اک افسانہ آج — گلشن
وعدہ کیا ہے اُس نے تو آئے گا وہ امیر ☆ کچھ اُس سے قول کی نہ قسم کی ہے احتیاج — امیر
وہ جانتا ہے عاشق ناچار کا مزاج ☆ پوچھے کوئی مسیح سے بیمار کا مزاج — جوہر
وعدہ پہ مرے اُن کے، قیامت کی ہے تکرار ☆ اور بات ہے اتنی کہ اُدھر کل ہے، اِدھر آج — داغ
وہ خود مجھے مل جائیں تو بس چاہیئے پھر کیا ☆ جب وہ نہیں ملتے ہیں تو سب اُن کے سوا ہیچ — رزمی
وعدہ کیا تھا ہم سے کسی بات کا کبھی ☆ کچھ جی میں اپنے اے بُتِ غفلت شعار، سوچ — قلق
وے بھری پلکیں، اگر کھب گئیں جی میں تو وہیں ☆ رخنے پڑ جائیں گے واعظ ترے ایمان کے بیچ — میر

ولایت کا دعویٰ نہیں مجھ کو لیکن ☆ ہے اتنا کہ ہوں اک گنہ گار صالح — حسرت
وہ بھی کیا قبول کہ جو ناگوار تھا ☆ اپنی طرف سے ہم نے نبھائی سبھی طرح — ظہیر
وہ اُس ماہ سے حاصل ہو کہیں جلد احمد ☆ کیسی گھبراتی ہے فرقت کی شبِ تار میں روح — احمد
وہ خوش ہوں جن کے بخت میں ہے شربت اور شراب ☆ ہم کو تو جامِ زہر ہوا ہے نصیب تلخ — جرأت
واللہ اپنی طبع بھی ہووے گی بے مزہ ☆ گر ٹک بھی آکے سامنے بولا رقیب تلخ — جرأت
وصل کی التجا پہ کہتے ہیں ☆ تم بہت ہو چلے ہو اب گستاخ — حفیظ
وہ سمجھیں گے مری روداد کیوں کر ☆ شکستہ خط، زبانِ نامہ بر بند — جوہر۔ل

وہ شام کیا تھی، کہاں تھی، خبر نہیں لیکن ☆ سیاہ آنکھ دلاتی ہے ایک شام کی یاد — فراقؔ
وہ بار بار پہنچنا قریب چلمن کے ☆ نہ پوچھ ذوقِ نظر دیدِ ناتمام کے بعد — شفیقؔ
وہ گریزاں طالب دیدار حلقِ زود مرگ ☆ خضر کو کیا کیا ہے عمرِ جاودانی پر گھمنڈ — تسلیمؔ
وحشیوں کے غول ابھی آنکھ سے گزرے نہیں ☆ کرتا ہے وسعت پہ کیا حشر کا میداں گھمنڈ — امیرؔ
ورقِ دل پر کھنچی داغؔ! صنم کی تصویر ☆ تھا اسی کام کا یہ اور اسی فن کا کاغذ — داغؔ
وارفتہ ہیں جو بادۂ عیش و نشاط کے ☆ کیا جانیں وے کہ ہے مئے خونِ جگر لذیذ — راسخؔ

وسعت جہاں کی چھوڑ، جو آرام چاہے میرؔ! ☆ آسودگی رکھے ہے بہت گوشۂ مزار — میرؔ
وے لوگ تم نے ایک ہی شوخی میں کھودئے ☆ پیدا کئے تھے چرخ نے جو خاک چھان کر — میرؔ
وہ آفتابِ حُسن جو نکلے برائے سیر ☆ پہنچے ابھی دماغِ زمیں آسمان پر — برقؔ
وقت پر کیسا ہی اپنا ہو، نہیں دیتا ہے ساتھ ☆ روح بھاگی تن سے، میرا دشت غربت دیکھ کر — برقؔ
واں سے یاں آئے تھے ذوقؔ تو کیا لائے تھے ☆ یاں سے جائیں گے ہم، لاکھ تمنا لے کر — ذوقؔ
وصلِ بُتاں کی دعا کرتے ہو، شکرِ خدا ☆ حضرتِ مومنؔ! تمہیں دعویٰ دیں ہے ہنوز — مومنؔ
وہ بھی دن ہو کہ اُس ستمگر سے ☆ ناز کھینچوں، بجائے حسرتِ ناز — غالبؔ
واقف نہیں ہم عشرت و آرام ہے کیا چیز ☆ کہتے ہیں مئے ناب کسے، جام ہے کیا چیز — داغؔ

وحشی ہے میرؔ، ربط ہے اُس سے خلاف عقل ☆ بیٹھے سوجا کے کیا کوئی ایسے اُداس پاس — میرؔ
وہ نہیں پھرنے کے اپنے قول سے ہرگز کبھی ☆ کر چکے میرے لئے کرنا تھا جو ارشاد بس — احدؔ
وہ جا کے بزم غیر کیا جانے کیا بن جائیں گے ☆ فتنہ قیامت ہو گیا پہنچا جب اس محفل کے پاس — داغؔ
وہ شوخ دشمنِ جاں، اے دل! تو اُس کا خواہاں ☆ کرتا ہے کوئی ظالم ایسی بلا کی خواہش — میرؔ
وحشت میں یاں ہے کوچۂ دل دار کی تلاش ☆ صحرا کی جستجو ہے نہ گلزار کی تلاش — قلقؔ
وہ چھیڑ چھیڑ کے باتیں ہزاروں کرتے ہیں ☆ کبھی جو بیٹھتے ہیں بہرِ امتحاں خاموش — برقؔ
وہ صورتیں وہ جلسے وہ اب لطف ہیں کہاں ☆ رو دیتا ہوں جو کرتا ہے کوئی بیانِ رقص — احدؔ
وہ جھڑکتے ہیں بار بار ہمیں ☆ ہم جتاتے ہیں بار بار اخلاص — داغؔ

واجب القتل ہیں اغیار اگر غور کرو ☆ یہ جتاتے ہیں یوں ہی مفت کا جھوٹا اخلاص — داغ
واجب ہے عشق بُت میں ہزاروں اطاعتیں ☆ زاہد پر اک نماز ہوئی پنج گانہ فرض — صبا
وہ پوچھتے نہیں کبھی عاشق کے حال کو ☆ عیسیٰ کو کچھ رہی نہیں بیمار سے غرض — آغا
وہ شوقِ مائل وہ وصل کی شب، وہ ذوقِ مائل وہ چھیڑ بیڈھب ☆ کسی کا شرما کے سر جھکا نا مرا اٹھانا نقابِ عارض — مائل

واعظا! خُلد کو ہم لے کے کریں کیا، ہم کو ☆ رشکِ صد خُلد ہے وہ سایۂ دیوار فقط — عیش
وہاں حور و غلماں ملیں گے تراب ☆ یہاں خوب رویوں سے کر احتیاط — تراب
وفا! وقت کی ہے یہی مصلحت ☆ بنو فطرتاً خوگرِ انضباط — وفا
وہ نہ وعدہ کرے، تردّد ہے ☆ وجہ انکار کا خدا حافظ — تمنّی
وہ رند ہوں کہ گاڑوں پیرِ مغاں کا جھنڈا ☆ عمامہ کر کے پُرزے، لے کر عصائے واعظ — امیر
واعظوں کی میں کروں کیا تعریف ☆ گھر میں مے خوار ہیں باہر واعظ — جلیل

وصل کی شب صبح تک احمد نہیں سوتا ہوں میں ☆ سامنے رہتا ہے وہ محبوبِ سبزہ رنگ و شمع — احمد
وہ شمع رو ہے، دیکھ کے محفل میں تجھ کو آج ☆ غیرت کے مارے گرتی ہے کٹ کر لگن میں شمع — احد
وہ پہلوئے رقیب میں ہے مست و بے خبر ☆ دے اے فغاں پکار کے غافل کو اطلاع — داغ

وہ تیرہ دل ہوں، سکورے بنیں گے کاجل کے ☆ بنائیں گے مری مٹّی سے گر کمہار چراغ — صبا
وہ تیری بزم تھی نہ ملی جس میں چُپ کی داد ☆ یہ حشر ہے، یہاں تو کُھلے گی زبانِ داغ — فانی
وہ سوختہ جگر ہوں کہ پیمانہ و سُبو ☆ بنتے نہیں ہیں خاک سے میری مگر چراغ — مومن

وصف تیرا سُنیں تو سب دھر دیں ☆ قصۂ مہر و ماہ ایک طرف — معروف
وہ دیکھتے ہیں بزم میں اغیار کی طرف ☆ میں دیکھتا ہوں چرخِ ستمگار کی طرف — داغ
وہ شوخ عجب کیا ہے مجھ سے جو نہیں واقف ☆ گمناموں میں ہوتا ہے کوئی بھی کہیں واقف — حسرت
وصل میں احتمالِ شادیٔ مرگ ☆ چارہ گر! دردِ لا دوا ہے عشق — مومن

وصل کی شب رواں ہے سوئے فراق ☆ آ چلی لو ہوا میں بوئے فراق حسرتؔ
واصل امید ہے، منظر خورشید ہے ☆ آئینہ دید ہے، دیدۂ حیرانِ عشق تسلیم۔م

وہ وعدہ کر کے بھی نہ آئے مجروحؔ ☆ بھلا ہم دل کو بہلائیں کہاں تک مجروحؔ
وفاداری اسے کہتے ہیں مٹ کر رہ گیا لیکن ☆ انھیں قدموں سے لپٹا ہے شفیقؔ پائمال اب تک شفیقؔ
وہ لوگ کرتے ہیں تعریفِ خُلد منبر پر ☆ گئے نہیں جو کبھی کوئے یار کے نزدیک آتشؔ
وہ بے وفا کرے گا مری قدر کیا قلقؔ ☆ کرتے ہیں اپنے عاشقوں کا پاس اور لوگ قلقؔ
وہ مجھ سے بزم میں ہنستا رہا رقیب جلے ☆ لگائی گرمیِ صحبت نے انجمن میں آگ رندؔ
وہ بھی کیا دن تھے دوڑاتے تھے گھوڑے بحر میں ☆ اب تو پتا بھی کھڑکتا ہے تو ڈر جاتے ہیں لوگ تابشؔ

وہ کب لطف کرتے ہیں بے آزمائے ☆ کرم آخر آخر، عتاب اوّل اوّل داغؔ
وہ ستم گر، دلبر عالم، ادھر آتا ہے اب ☆ کیا بنے گی دیکھیے، رہتا ہے یا جاتا ہے دل مومنؔ
وہ غارت گر ادھر سے آج گزرا ہے ☆ اب اے مجروحؔ! پہلو میں کہاں دل مجروحؔ
وہ رفتار میں لغزشیں ہر قدم پر ☆ پیئے جیسے کوئی شراب اوّل اوّل یاسؔ

وہ خوشی کے دن، ملاقاتوں کی وہ راتیں کہاں ☆ اب تو برسوں اُن کے خط کو بھی ترس جاتے ہیں ہم شفیقؔ
وصلِ بُتاں کے دن تو نہیں یہ، کہ ہو وبال ☆ مومنؔ! نماز قصر کریں، کیوں سفر میں ہم مومنؔ
وہ کہتے ہیں کہ بہت بے قرار رہتے ہیں ☆ شب فراق میں بیخودؔ شبِ وصال میں ہم بیخودؔ
واقفِ ملاؔ نہ تھی بزمِ خرد، یہ طے ہوا ☆ ہو نہ ہو یہ ہے کسی مشہور دیوانے کا نام ملاؔ

وہ خمار آلود آنکھیں دیکھ کر ☆ موجِ مے لینے لگی انگڑائیاں اثرؔ
وہ بیٹھے ریاضؔ آج تو کچھ جھوم رہے ہیں ☆ اب یہ بھی گنے جاتے ہیں مردانِ خدا میں ریاضؔ
وفورِ نشۂ عرفاں سے ہر ایک مست بیخود تھا ☆ یہ کیفیت اٹھائی رندؔ میں نے بزمِ مستاں میں رندؔ
وضو کو مانگ کے پانی خجل نہ کر معروفؔ ☆ یہ مفلسی ہے تیمّم کو گھر میں خاک نہیں معروفؔ

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے ☆ کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں — غالبؔ

وہ حال دل کا ہے جو صبا ہم بیاں کریں ☆ اللہ جانتا ہے، بتوں کو یقیں نہ ہو — صباؔ

وحشت ہے خردمندوں کی صحبت سے مجھے میر ☆ اب جارہوں گا واں، کوئی دیوانہ جہاں ہو — میرؔ

وہ تو وہ ہے تمہیں ہو جائے گی الفت مجھ سے ☆ اک نظر تم مرا محبوبِ نظر تو دیکھو — فیضؔ

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو ☆ وہی، یعنی وعدہ نباہ کا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو — مومنؔ

وہ جو لطف مجھ پہ تھے پیشتر، وہ کرم کہ تھا مرے حال پر ☆ مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو — مومنؔ

وہ نئے گلے، وہ شکایتیں، وہ مزے مزے کی حکایتیں ☆ وہ ہر اک بات پہ روٹھنا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو — مومنؔ

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے، ہم اپنی وضع کیوں بدلیں ☆ سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو — غالبؔ

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا ☆ تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگِ آستاں کیوں ہو — غالبؔ

ولیؔ سینے میں میرے پنجۂ عشقِ ستم گر نے ☆ کیا ہے چاک دل کا پیرہن آہستہ آہستہ — ولیؔ

وصل اُس کا خدا نصیب کرے ☆ میر دل چاہتا ہے کیا کیا کچھ — میرؔ

وعدۂ دیدار، فردائے قیامت پر ہے رند ☆ روزِ محشر تک نہ کھولیں طالبِ دیدار آنکھ — رندؔ

وہ ناز، وہ ادائیں، دلِ مبتلا کے ساتھ ☆ وہ پھر کے دیکھنا ترا، کس کس حیا کے ساتھ؟ — شادؔ

وائے، واں بھی شورِ محشر نے نہ دم لینے دیا ☆ لے گیا تھا گور میں ذوقِ تن آسانی مجھے — غالبؔ

وہ نہیں سرگذشت سُنتا میر ☆ یوں کہانی سی کیا کہا کریے — میرؔ

واعظ نہ تم پیو، نہ کسی کو پلا سکو ☆ کیا بات ہے تمہاری شرابِ طہور کی — غالبؔ

وہ بے خودی تھی، کہ بیدلؔ تھا، بے تمنا تھا ☆ نہ سرد آہ، نہ کی آہِ آتشیں میں نے — بیدلؔ

وعدہ آنے کا وفا کیجئے، یہ کیا انداز ہے ☆ تم نے سونپی ہے، میرے گھر کی دربانی مجھے — غالبؔ

وقت کی بات ہے یا اُن کی عنایت ہے شکیلؔ ☆ سُن رہا ہوں کہ میرا ذکر وہاں ہوتا ہے — شکیلؔ

وہ عیادت کو نہ آئے داغؔ تو کچھ غم نہیں ☆ اور دنیا میں بہت ہیں چاہنے والے مرے — داغؔ

واعظ مئے طہور جو پینا ہے خلد میں ☆ عادت ابھی سے ڈال رہا ہوں شراب کی — جلیلؔ

ہ

ہوش جاتا نہیں رہا لیکن ☆ جب وہ آتا ہے، تب نہیں آتا — میرؔ
ہوئے تم نہ سیدھے جوانی میں حالیؔ ☆ مگر اب مری جان ہونا پڑے گا — حالیؔ
ہوش و حواس و تاب و تواں داغؔ جا چکے ☆ اب ہم بھی جانے والے ہیں، سامان تو گیا — داغؔ
ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے بدنام ☆ وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا — اکبرؔ
ہم جس کو سمجھے مصحفیؔ یار! ☆ وہ خانہ خراب کچھ نہ نکلا — مصحفیؔ
ہوں میں وہ عاشق ہوسؔ سن لیجو میری قبر پر ☆ سورۂ اخلاص معشوقوں نے پڑھ کر دم کیا — ہوسؔ

ہم ے کشوں کے سامنے کیا آئے آفتاب ☆ ساغر چلے تو ابر میں چھپ جائے آفتاب — جوہرؔ۔ل
ہوئے وہ حُسن میں مشہور اور ہم عشق میں رسوا ☆ رہی شہرت جہاں میں اے ظفرؔ دونوں کی دو جانب — ظفرؔ
ہجر میں زندہ رہا داغؔ تو وہ کہتے ہیں ☆ ہائے بیکار ہوئی بیداد ہماری یارب — داغؔ
ہاں نگاہِ شوق وہ اٹھی نقاب ☆ آفتاب آمد دلیلِ آفتاب — جگرؔ

ہو گا ظاہر یہ میرا دردِ جگر آپ سے آپ ☆ تجھ کو ہو جائے گی بیدرد خبر آپ سے آپ — ظفرؔ
ہو رہے گا کششِ دل کا اثر آپ سے آپ ☆ کھنچ کے آجائیں گے ایک دن وہ ادھر آپ سے آپ — ظفرؔ
ہلتا ہے عرش دردِ رسیدہ کے صبر سے ☆ ڈریئے ہماری آہ کے ادنیٰ اثر سے آپ — سحرؔ
ہوگی گلی شفیقؔ سے خالی تو بار بار ☆ خود اپنی بے رُخی کا گلہ کیجئے گا آپ — شفیقؔ

ہم خاک میں بھی مل گئے، لیکن نہ ملے وہ ☆ دل ہی میں رہی رنجش جاناں کی شکایت — مومنؔ
ہم نہ کہتے تھے کہ حالیؔ چپ رہو ☆ راست گوئی میں ہے رسوائی بہت — حالیؔ
ہجر کی شب ہو چکی روزِ قیامت سے دراز ☆ دوش سے نیچے نہیں اُترے ابھی گیسوئے دوست — آتشؔ
ہے طرفہ تماشہ سرِ بازارِ محبت ☆ سر بیچتے پھرتے ہیں خریدارِ محبت — داغؔ

ہوگی جمعیتِ خاطر تری برباد، ارے ☆ دل! کہامان، نہ اُس زُلفِ پریشاں سے لپٹ عیشؔ
ہمیں حلال شراب طہور کے ساغر ☆ نصیب رندوں کو صہبائے تُند بو کے گھونٹ سحرؔ
ہم عاشقوں کو مرتے کیا دیر کچھ لگے ہے ☆ چُٹ جن نے دل پہ کھائی وہ ہوگیا ہے چٹ پٹ میرؔ
ہاتھ دھوئے جان سے بیٹھے ہیں کوچے میں ترے ☆ آستینوں کو چڑھائے پھرتا ہے قاتل عبث رندؔ
ہم تو کہہ دیتے ہیں سب حال صبا سے اپنا ☆ آپ کی کچھ نہیں آتی ہے خبر، کیا باعث جوہرؔ۔ل
ہجر میں ہے فضا عبث، ابر عبث، ہوا عبث ☆ بادۂ جاں فزا عبث، نغمۂ دلکشا عبث امیرؔ

ہو وہ گرچیں بہ جبیں عیشؔ! دمِ مے نوشی ☆ بن کے زنجیر پڑے جامِ مئے ناب میں موج عیشؔ
ہم سے وہ اور ہم اُس سے ہیں ظفرؔ یوں باہم ☆ موج میں آب ہو جس طرح سے اور آب میں موج ظفرؔ
ہر نقش قدم میں ہے اثر خونِ جگر کا ☆ تلووں سے ترے کس نے ملے دیدۂ تر آج داغؔ
ہے منور شمعِ روئے یار سے کاشانہ آج ☆ پر جلیں، آئے اگر اِس بزم میں پروانہ آج رندؔ

ہے جامۂ صد چاک پسند اسکو ہمارا ☆ ریشم کی قبا خاک ہے دیبا کی رِدا ہیچ رزمیؔ
ہو نہ ہر مرتبہ دلبر سے کشیدہ، اِے رندؔ ☆ رشتۂ خامِ محبت ہے یہ، ہر بار نہ کھینچ رندؔ
ہے شوقؔ بے مثال کمالِ سخن ترا ☆ اپنے اسی کمال کی تصویر اور کھینچ شوقؔ۔د

ہوائے وصل میں بیدلؔ ہمارا طائرِ روح ☆ قفس میں بند ہے اک مرغِ نیم جاں کی طرح بیدلؔ
ہم کو ملتا ہی نہیں اس کا پتا ☆ ڈھونڈ ڈالا ہر مقام اچھی طرح داغؔ
ہوں جاں بہ لب بتانِ ستم گر کے ہاتھ سے ☆ کیا سب جہاں میں جیتے ہیں مومنؔ اسی طرح مومنؔ
ہر طرح تو ذلیل ہی رکھتا ہے میرؔ کو ☆ ہوتا ہے عاشقی میں کوئی خوار ایک طرح میرؔ

ہر نگہ تیری انتہا کی شریر ☆ ہر ادا تیری انتہا کی شوخ داغؔ
ہم تو ہو جائیں اُس سے اب گستاخ ☆ ہونے دے گا مگر وہ کب گستاخ نظیرؔ
ہاتھ دستار پر رہے واعظ ☆ کہ ہے میخانے کی ہوا گستاخ ریاضؔ

ہمارا ضعفِ بصارت ہے مانعِ دیدار ☆ وگرنہ سامنے آنکھوں کے یار ہے موجود — بیاںؔ
ہوں وہ دیوانہ کہ گر قیدِ جسد سے چھوٹا ☆ پھر نہ زنجیر کی آوے گی صدا میرے بعد — تسلیمؔ
ہو گیا سلسلۂ مہر و محبت برہم ☆ نازنیں بھول گئے ناز و ادا میرے بعد — آتشؔ
ہیں حُسن کے عاشق، کوئی محبوب حسیں ہو ☆ رہتے نہیں ہم ایک طرحدار کے پابند — رندؔ

ہو گیا دم میں مکدّر دیکھو وہ آئینہ رو ☆ حضرت دل تھا تمہیں جس کی صفائی کا گھمنڈ — ظفرؔ
ہو بھی کچھ، تو ہے بے جا گھمنڈ ☆ چار دن کی زندگی پر کیا گھمنڈ — ریاضؔ
ہو کچھ آسیب تو واں چاہیئے گنڈا تعویذ ☆ اور جو ہو عشق کا سایہ تو کرے کیا تعویذ — نظیرؔ
ہونٹھ ہی چاٹتے رہ جاؤ گے گر چکھ لوگے ☆ شیخ صاحب ہے بہت بادۂ گلفام لذیذ — مجروحؔ
ہولِ دل کا مجھے کیا دیتے ہو لاکر تعویذ ☆ اُس کا خط لاؤ کہ رکھوں میں بنا کر تعویذ — ذوقؔ

ہمیں بھی تو سمجھا دے ذرا بیخودؔ کہ اے بیخودؔ ☆ یہ تو نے نام کیا رکھا ہے اپنا پارسا ہو کر — بیخودؔ ۔د
ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے ☆ کہتے ہیں کہ غالبؔ کا ہے انداز بیاں اور — غالبؔ
ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو ☆ بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر — غالبؔ
ہمارے دل کا وہی درد امیرؔ کچھ سمجھے ☆ ہوا ہو عشق میں جو مبتلائے دردِ جگر — امیرؔ
ہے بسکہ ہر اک اُن کے اشارے میں نشاں اور ☆ کرتے ہیں محبت تو گزرتا ہے گماں اور — غالبؔ

ہوں گرفتار الفتِ صیّاد ☆ ورنہ باقی ہے طاقتِ پرواز — غالبؔ
ہم نے بتوں کو دل میں جگہ دی تو کیا ہوا ☆ کعبہ بھی تو رہا صنم خانہ چند روز — قلقؔ
ہجر میں راسخؔ ابھی جیتے ہو، مرنے کی ہے جا ☆ کیا گوارا ہے تمہیں دوریٔ دلدار ہنوز — راسخؔ

ہم کو مٹا رہے ہیں مگر سوچ لیجئے ☆ جب ہم نہ ہوں گے آپ کو ڈالے گا کون گھاس — مسترؔ
ہمارے حال کو سُن کر بہت ہوا حیراں ☆ گیا جو بیٹھ کوئی خوش نشیں ہمارے پاس — مصحفیؔ
ہم کو کیا ساقی جو تھا جام جہاں میں جم کے پاس ☆ تیرا جام بادہ ہو اور تو ہو اِس پُرغم کے پاس — ذوقؔ

ہمارے نالوں کو سُن سُن کے لوگ کہتے ہیں ☆ خدا کے واسطے اے برقؔ الاماں خاموش — برقؔ
ہو جنھیں ہو، ہمیں تو ہے حسرتؔ ☆ خواہشِ زر بھی دردِ سر کی تلاش — حسرتؔ
ہے نیاز و ناز کا، ہم کو تو، یہ منظر پسند ☆ اک طرف داتا ہو بے چین اک طرف سائل خموش — رزمیؔ

ص

ہم یہ بولے کدھر گئی اُلفت ☆ وہ یہ بولا کدھر گیا اخلاص — نظیرؔ
ہزار شکوے ہیں بے مہریٔ جہاں کے مجھے ☆ سُنے بھی کوئی مگر میرا ماجرائے خلوص — سیمابؔ
ہزار خواہش کوئی جتائے، وہ چہرہ بے پردہ کیا دکھائے ☆ جو خواب عاشق میں بھی نہ آئے کبھی اُلٹ کر نقاب عارض — امیرؔ
ہم قرض یہ نقد دل اسے دیتے ہیں مومنؔ ☆ جس نے نہ کبھی آج تلک لے کے دیا قرض — مومنؔ

ہم اے قلقؔ رقیبوں سے آخر اُلجھ پڑے ☆ ہنگامِ غیظ ہو نہ سکا زینہار ضبط — قلقؔ
ہیں بے قرار رونے کو ناصح نہ منع کر ☆ دم بھر تھمیں نہ اشک، کریں ہم ہزار ضبط — قلقؔ
ہجوِ مے کر رہا تھا منبر پر ☆ ہم جو پہنچے تو پی گیا واعظ — شادؔ
ہم سے دیوانوں کے آگے یہ قیامت کا بیان ☆ کہیں آجائے تجھی پر نہ قیامت واعظ — امیرؔ

ہاتھ سے اپنے اگر روشن کرے وہ حور شمع ☆ روشنی پیدا کرے مثلِ چراغِ طور شمع — قلقؔ
ہیں بہت سے عاشقِ دلگیر جمع ☆ تیرے ترکش میں ہیں کتنے تیر جمع — داغؔ

ہیں یہ دل و جگر ابھی نا آشنائے داغ ☆ اے عشق سہتے سہتے سہیں گے جفائے داغ — قلقؔ
ہوا سے شب کو رُخِ یار کا اُڑا جو نقاب ☆ تو جھلملا گئے کیسے سب ایک بار چراغ — صباؔ
ہاتھ سے اپنے جلائے تو جوائے گل رو چراغ ☆ گل بھی ہو جائے تو پھر پھولوں کی دے خوشبو چراغ — امیرؔ

ہم ابتدا ہی سے دل کا کہا نہ کرتے قلقؔ ☆ جو ہوتے عشق کے انجام کار سے واقف — قلقؔ
ہوتا اگر اس عہد میں تو دیکھ کے تجھ کو ☆ پڑھتا فتبارک کو تری شان میں یوسف — سوداؔ
ہم عشق کے بندوں کو اسلام سے کیا مطلب ☆ اس بات سے خود ہوگا وہ دشمنِ دیں واقف — حسرتؔ

ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں ☆ فقط یہ بات کہ پیرِ مغاں ہے مردِ خلیق — اقبالؔ
ہے جمالِ یار سے تنویرِ عشق ☆ حُسن نے چمکائی ہے تقدیرِ عشق — داغؔ
ہر طرف رندی و مستی کا نمودار ہے رنگ ☆ ہے خرابی سے خراباتِ مغاں کی رونق — حسرتؔ

ہم نے مانا کہ، تغافل نہ کرو گے، لیکن ☆ خاک ہو جائیں گے ہم، تم کو خبر ہونے تک — غالبؔ
ہم بھی مزے بہار کے لوٹیں گے اے ہوسؔ ☆ جیتے رہے جو فصلِ گُل و یاسمیں تلک — ہوسؔ
ہم گرے اُس کے در ہی پر مرکر ☆ اور کوئی کرے وفا کیا خاک؟ — میرؔ
ہر کوئی سمجھا ہوا ہے زندگی کو جاوداں ☆ کس سے پوچھوں کیوں زمیں کو آسماں سمجھے ہیں لوگ — وفاؔ
ہیں طلب گارِ شوق گو ناگوں ☆ حُسن کے جلوہ ہائے رنگا رنگ — حسرتؔ
ہم پہ نازل ہوا صحیفۂ عشق ☆ صاحبانِ کتاب ہیں ہم لوگ — جگرؔ

ہوئی داغؔ اب اُن کی تعبیر الٹی ☆ نظر آئے جو تم کو خواب اوّل اوّل — داغؔ
ہے ربطِ حُسن و عشق کو آپس میں اے ظفرؔ ☆ گُل ہے برائے بُلبُل و بُلبُل برائے گُل — ظفرؔ
ہوئے شمع ساں بزمِ جاناں میں طاہرؔ ☆ رُلانے کے لائق، جلانے کے قابل — طاہرؔ

ہم اپنا جامۂ ہستی اُتار کر کے احدؔ ☆ یہ پھیل پھیل کے سوتے ہیں اب مزار میں ہم — احدؔ
ہر چیز منع تو ہے ہمیں اے طبیبِ عشق! ☆ لیکن بڑھے جو ضعف، تو غش بھی نہ کھائیں ہم — اقبالؔ
ہم سے اے زُلف! سرکشی مت کر ☆ دیکھ کافر! بُری بلا ہیں ہم — معروفؔ

ہم کو بے چین کئے جاتے ہیں ☆ ہائے کیا شے وہ لئے جاتے ہیں — دلؔ۔م
ہاں، وہ نہیں وفا پرست، جاؤ وہ بے وفا سہی ☆ جس کو ہو دین و دل عزیز، اُس کی گلی میں جائے کیوں — غالبؔ
ہاتھ ہٹتا نہیں ہے دل سے خمارؔ ☆ ہم انھیں کس طرح سلام کریں — خمارؔ
ہوں اِس کوچے کے ہر ذرّہ سے آگاہ ☆ اِدھر سے مدّتوں آیا گیا ہوں — شادؔ
ہم لاکھ پارساؤں کے اک پارسا سہی ☆ موقع سے تم کو پائیں تو بتلاؤ کیا کریں — ریاضؔ

ہے کچھ تو بات مومنؔ! جو چھا گئی خموشی ☆ کس بُت کو دے دیا دل؟ کیوں بُت سے بن گئے ہو — مومنؔ
ہوگا کسو دیوار کے سائے میں پڑا میرؔ ☆ کیا ربط محبت سے اس آرام طلب کو — میرؔ
ہوسِ دید مٹی ہے نہ مٹے گی حسرتؔ ☆ دیکھنے کے لئے چاہو انہیں جتنا دیکھو — حسرتؔ
ہم تو کہتے ہیں تجھ کو اے بیدارؔ ☆ کہیو مت اُس سے آشنا دل کو — بیدارؔ
ہم نے اقبالؔ عشق بازی کی ☆ پی یہ مے ہوشیار ہونے کو — اقبالؔ

ہوائیں اب سکوں پرور ہیں گلزارِ محبت کی ☆ اثرؔ! پختہ ہوا ہے سودائے خام آہستہ آہستہ — اثرؔ
ہے کس کا انتظار کہ خوابِ عدم سے بھی ☆ ہر بار چونک پڑتے ہیں، آوازِ پا کے ساتھ — مومنؔ
ہجوِ مے، اور پھر جنابِ جگرؔ ☆ پی پلا کر بُرائیاں توبہ — جگرؔ
ہوگی مری باتوں سے انہیں اور بھی حیرت ☆ آئے گا انہیں مجھ سے حجاب اور زیادہ — مجازؔ
ہم ہیں مجروح، ماجرا ہے یہ ☆ وہ نمک چھڑکے ہے، مزا ہے یہ — میرؔ
ہے شمسؔ بھی دیوانہ اور قیس بھی دیوانہ ☆ اچھا ہے جو مل جائے دیوانے سے دیوانہ — شمسؔ

ہم کو اُن سے وفا کی ہے امید ☆ جو نہیں جانتے وفا کیا ہے — غالبؔ
ہوش جاتے رہے رقیبوں کے ☆ داغؔ کو اور با وفا کہئے — داغؔ
ہوا ہے شہ کا مُصاحِب، پھرے ہے اتراتا ☆ وگر نہ شہر میں غالبؔ کی آبرو کیا ہے — غالبؔ
ہو چکیں غالبؔ بلائیں سب تمام ☆ ایک مرگ ناگہانی اور ہے — غالبؔ
ہم ہوئے، تم ہوئے، کہ میرؔ ہوئے ☆ اُن کی زُلفوں کے سب اسیر ہوئے — میرؔ
ہنگامہ ہے کیوں برپا تھوڑی سی جو پی لی ہے ☆ ڈاکا تو نہیں مارا، چوری تو نہیں کی ہے — اکبرؔ

ی

یاد اُس کی اتنی خوب نہیں، میرؔ باز آ ☆ نادان! پھر وہ جی سے بھلایا نہ جائے گا — میرؔ
یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا ☆ اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا — غالبؔ
یار کو تم سے محبت نہیں تو اے آتشؔ! ☆ خط میں القاب یہ پھر مشفقِ من ہے کس کا — آتشؔ
یوں مسکرائے جان سی کلیوں میں پڑ گئی ☆ یوں لب کُشا ہوئے کہ گلستاں بنا دیا — اصغرؔ
یہ مانا دید کا وعدہ ہے اُن کا کیفؔ محشر میں ☆ مگر یہ کیا خبر ہے حشر کب ہوگا، کہاں ہوگا — کیفؔ
یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح ☆ کوئی چارہ ساز ہوتا، کوئی غمگسار ہوتا — غالبؔ

یوں ہے فرقت میں یاں جگر بیتاب ☆ مُرغ بسمل ہو جس قدر بیتاب — صباؔ
یار سے کیا جوابِ خط لایا ☆ دوڑ آتا ہے نامہ بر بیتاب — صباؔ
یوں تو سیکھے ہیں بہت آپ نے عالم سے فریب ☆ سیکھو عالم سے نرالا کوئی تم ہم سے فریب — ظفرؔ
یوں تو ہیں اور حسینوں کے بھی اوقات خراب ☆ سب سے بڑھ کر ہے ترا طرز ملاقات خراب — سحرؔ

یہ حال ہے ریاضؔ کا، روتے ہیں آج غیر ☆ پھر بھی تو پھر رہے ہیں بہت شادماں سے آپ — ریاضؔ
یہ بھی احساں، صبح ہوتے آئے تربت پہ مری ☆ کچھ گلِ پژمُردہ لے کر غیر کے بستر سے آپ — ریاضؔ
یہ اوروں سے آنکھیں لڑاتے ہیں آپ ☆ ہمیں دیکھ کر مُنہ چھپاتے ہیں آپ — معروفؔ
یہ ضبطِ محبت کی ہے تاکید شبِ ہجر ☆ دم گھٹ کے بھی نکلے تو نہ فریاد کریں آپ — فصاحتؔ

یاد آتا ہے ریاضؔ اُن سے وہ میرا کہنا ☆ آج رہ جا ترے صدقے مرے گھر رات کی رات — ریاضؔ
یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے ☆ ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات — اقبالؔ
یوں چپکے چپکے میرؔ! تلف ہوگا کب تلک ☆ کچھ ہووے، بھڑ کر اس سے بھی کر ایک بار بات — میرؔ
یاد کر کے اپنی بربادی کو رو دیتے ہیں ہم ☆ جب اُڑاتی ہے ہوائے تُند خاکِ کوئے دوست — آتشؔ

یہ بعدِ مرگ رہا درد کا اثر اے داغؔ ☆ کہ استخوان مرے کھا کر ہُما نے کھائی چوٹ — داغؔ
یاں پھول سونگھنے کو نہیں، باغباں نہ لوٹ ☆ برسوں کا ہے ریاض، آشیاں نہ لوٹ — شرفؔ
یہ کس کے سامنے کر رہا ہے فریاد امیرؔ ☆ کسی کے دل پہ لگی ہے کہیں پرانی چوٹ — امیرؔ
یار تو غیر ہے کہتا رہا منھ سے تسلیمؔ ☆ آپ کے عشق میں صورت ہوئی تغیر عبث — تسلیمؔ۔م
یاد کس کو ہے، رحم جی میں کب، دماغ و دل کہاں ☆ یاں نہ آنے کا مرے صاحب، بہانہ ہے عبث — سودا
یہ مرض وہ ہے جو منّت کشِ تدبیر نہیں ☆ چارہ گر! دردِ محبت کی ہے تدبیر عبث — کیفؔ
یہاں رچے دل میں ہیں، اُس ماہ جبیں کے جلوے ☆ جلوے دکھلائے ہے ہم کو شبِ مہتاب عبث — عیشؔ

یار کی زلف کو چھیڑا ہے مکرّر تو نے ☆ تجھ میں اے بادِ صبا! بوئے دل آویز ہے آج — عیشؔ
یہ شوق، یہ ارمان، یہ حسرت، یہ تمنا ☆ کیا ہو مرے قابو میں تم آ جاؤ اگر آج — داغؔ
یاد اُس زُلف کی جی کے لئے جنجال ہے آج ☆ کیا بیاں کیجئے احوال، بُرا حال ہے آج — رندؔ
یار ہو ساتھ تو پھر بر لبِ دریا دیکھو ☆ لطف دیتی ہے یہ کیا کیا شبِ مہتاب میں موج — عیشؔ
یارو! مت اُس کا فریبِ مہر کھاؤ ☆ میرؔ بھی تھے اُس کے ہی یاروں کے بیچ — میرؔ
یہ کیا ستم ہے کہ میری جانب سے کوئی غمّاز کوئی مُفسد ☆ اگر کہے جھوٹ موٹ بھی کچھ تو جانتا ہے وہ یار سچ مچ — ظفرؔ
یار بن باغ میں کل یوں نظر آئے راسخؔ ☆ جس طرح کوئی گنہگار ہو زنداں کے بیچ — راسخؔ

یاد سب کچھ ہے مگر کچھ بھی نظر آتا نہیں ☆ پتلیوں میں تیرے چہرے کو چھپاؤں کس طرح — مہتابؔ
یک لخت چونک اٹھا ہوں جس دم پڑی ہے آنکھ ☆ آئے تم آج بھولی ہوئی یاد کی طرح — فراقؔ
یوں بھی سر چڑھتا ہے اے ناصح! کوئی مجھ سے کہ ہائے ☆ ایسے دیوانے کو سمجھاتے ہیں سمجھانے کی طرح — میرؔ
یہ آہِ بیکساں کے طمانچوں کا ہے نشان ☆ روئے فلک شفق سے نہیں زینہار سُرخ — صباؔ
یاں تو ترے خیال میں سونا ہوا حرام ☆ کرتی ہے نیند کو مری چشمِ پُر آب تلخ — جرأتؔ
یوں ہر اک آنکھ سے اٹھ جائے دوئی کا پردہ ☆ میری صورت سے ہویدا ہو مرے یار کا رُخ — کلیمؔ
یہ طرزِ زمزمہ سنجی ہر ایک کیا جانے ☆ ملے گا دوسرا مجروحؔ سا، کہاں صیّاد — مجروحؔ
یہ عیشؔ! رو کے کہا عندلیب نے کہ مجھے ☆ فراقِ گُل نے کیا زار و ناتواں، صیّاد — عیشؔ

یہ چاہتا ہے شوق، کہے جائیں حالِ دل ☆ جب تک ہماری زیست ہو روزِ جزا کے بعد   داغ

یہ کون ہیں؟ ریاضِ رسوائے کوئے یار ☆ آئے ہیں آج بن کے بڑے آبرو پسند   ریاض

یاد ہوگا اے صنم! تیری طرح زیرِ فلک ☆ تھا کبھی ہم کو بھی اپنی نوجوانی پر گھمنڈ   تسلیم

یوں تو ہزاروں خلق میں طاہر نبی ہوئے ☆ لیکن ہے ہم کو احمدِ مختار پر گھمنڈ   طاہر

یار کے ساتھ رہا کرتے ہیں اغیار، اسیر! ☆ کر کے تنہا اُسے پڑھوائے کیوں کر کاغذ   اسیر

یار میرا نہ کبھی مجھ سے خفا ہووے تراب! ☆ مجھ کو بتلا دے کوئی ایسی دعا یا تعویذ   تراب

یہ ہوش اُڑ گئے پیغام بر کے آتے ہی ☆ کہ اور بھیج دیا ہم نے خط کی جا کاغذ   جرأت

یارب! وہ نہ سمجھے ہیں، نہ سمجھیں گے مری بات ☆ دے اور دل اُن کو، جو نہ دے مجھ کو زباں اور   غالب

یوں رہ جہان میں کہ پسِ مرگ اے صبا! ☆ رہ جائے ذکرِ خیر ہر اک کی زبان پر   صبا

یہ خونِ داغ ہے، ہرگز نہیں چھٹنے کا اے قاتل! ☆ کہ اس کا حشر تک دھبہ رہے گا تیرے دامن پر   داغ

یاد آتا ہے جو لطفِ مے کشی طاہر ہمیں ☆ اشکِ تر آنکھوں میں بھر آتے ہیں دریا دیکھ کر   طاہر

یہ تلچھٹ اور ہم، قدرت خدا کی ☆ ذرا او ساقیِ محفل، سمجھ کر   تسلیم

یہ نہ جانا تھا کہ اُس کی محفل میں دل رہ جائے گا ☆ ہم یہ سمجھے تھے چلے آئیں گے دم بھر دیکھ کر   ممنون

یاں فکر زادِ راہ بھی راسخ رہے کہ آہ ☆ باقی ہے جی سے جانے کا تم کو سفر ہنوز   راسخ

یار جاتا تو رہا نظروں سے کب کا لیکن ☆ دل میں پھرتی ہے مرے، درد! وہ رفتار ہنوز   درد

یہی انداز تو ہیں دل کے اُڑا لینے کے ☆ اُن کی تم نیچی نگاہوں پہ نہ جانا ہرگز   مجروح

یوں خیال اُس کا سرفراز کرے ہے معروف ☆ شہ قدم رنجہ کرے جوں کسی نادار کے پاس   معروف

یوں گنواتا ہے کوئی دل کو میر! ☆ یہی آتا ہے بار بار افسوس   میر

یوں سمجھ بیٹھے تھے، گویا بھول بیٹھے ہیں تجھے ☆ رات تیری یاد سے دل میں وہ درد اٹھا کہ بس   فراق

یوں سر بکھیرے عشق میں پھرتے نہیں ہیں میر! ☆ اظہار بھی کرے ہیں تو اظہار کی روش   میر

یاد آتا ہے جس وقت ترے کوچہ کا جانا ☆ ہو جاتے ہیں اس وقت تو سو کام فراموش   مصحفی

یا خدا حشر میں مرا کیا کام ☆ لائی ہے ایک فتنہ گر کی تلاش   داغ

یہ وہ عہد ہے کہ پوچھے ہے آہ ایک سے ایک ☆ کہے ہیں پیار کے، کیا ہے مہرباں، اخلاص — راسخ
یہ آبگینہ نہیں، آبِ آبگینہ ہے ☆ نہ دیکھو گرم نظر سے، نہ چوٹ کھائے خلوص — سیماب
یوں تو ہر شخص کے ہے وردِ زباں نامِ خلوص ☆ کتنے ہیں، کوئی بتادے مجھے اقسامِ خلوص — حافظ
یکساں ہے چشمِ سر ہو یا چشمِ دل ہو ☆ مجھ کو ہے اپنے دوست کے دیدار سے غرض — ناسخ
یہ رنگ و بو حنا کو چمن میں کہاں نصیب ☆ کہہ دے بہار ہے کفِ گلِ پیرہن کا فیض — سحر
یہ وہ نہیں کہ مصر میں بکنے کو جائے گا ☆ یوسف کو میرے کب ہے خریدار سے غرض — آغا

یہ گرم جوشیاں تری دل سے ہوں، ولے ☆ تاثیرِ نالہ ھائے شرر بار ہے غلط — مومن
یہ تمنا ہے، بندگی تری ☆ اس قدر ہو جس قدر ہے شرط — آتش
یوں ہے طریقِ عشق میں، ہو راست یا غلط ☆ اجرِ جفا دُرست ہے، فرد وفا غلط — سودا
یوں وہ بُتِ کافر ہے دلِ زار سے محظوظ ☆ صیّاد ہو جوں مرغِ گرفتار سے محظوظ — مصحفی
یار سے وقتِ نزاع میں نے کہا ☆ لیجئے مہربان خدا حافظ — احمد
یار سے کہہ کے یہ ہوئے رُخصت ☆ دشمنِ دوستاں خدا حافظ — احمد

یوں گل ہے روبرو ترے عارض کے بے فروغ ☆ جیسے حضورِ قمقمۂ آفتاب، شمع — امیر
یار ہو محفل ہو، مے ہو، میں ہوں، ساقی ہو گزک ☆ مطرب خوش نغمہ ہو رود سرود و چنگ و شمع — احمد
یہ ہے کمال اس کی لطافت کا اے جلیلؔ! ☆ دل میں رہے وہ اور نہ ہو دل کو اطلاع — جلیل
یوں بے دریغ ذبح کیا کس کو جو تری ☆ تا قبضہ بھر رہی ہے لہو سے تمام تیغ — مصحفی
یہ حالِ شمع ہے پیشِ ضیائے رخ اے رندؔ ☆ کہ جیسے روبروئے مہر ہو ضیائے چراغ — رند
یارب! نگاہِ بد سے چمن کو بچائیو ☆ بُلبُل بہت ہے دیکھ کے پھولوں کو باغ باغ — حالی

یہ دل ہے جیسے تمہارے خیال سے واقف ☆ کہ چار خِلط نہ تھے اعتدال سے واقف — آتش
یوں قتل کر نہ ڈالیئے باتوں میں میری جان ☆ ٹک آدمی کی دیکھیئے تقصیر کی طرف — مصحفی
یار آیا تری بالیں پہ کہ نخوت آئی ☆ آج پاتا ہوں ترا سحرؔ! مزاج اور طرف — سحر

یہ بلا آئی ہوئی ٹلتی نہیں ☆ داغ! کیا ہو چارہ و تدبیرِ عشق — داغ
یہ شرارتوں کی شکایتیں یہ جلانا غیر کا دیکھئے ☆ کہے مجھ سے وہ ترے ہاتھ سے نہیں چین، مجھ کو ہوا قلق — مومن
یوں تو مدت سے ہے الطاف و عنایات میں فرق ☆ لیکن ایسا نہ ہو، آ جائے ملاقات میں فرق — ظفر

یاد ہیں غالب تجھے وہ دن کے وجدِ ذوق میں ☆ زخم سے گرتا تو میں پلکوں سے چنتا تھا نمک — غالب
یقیں ہے بعدِ فنا جستجوئے جاناں میں ☆ اڑیں گے میرے پریشان غبار مدت تک — احد
یاں زمیں پر فرق کر لے تو گدا و شاہ کا ☆ پر ہے منزل زیرِ خاک اے ہمسفر! دونوں کی ایک — معروف
یہ فیض صحبتِ عارض نہیں تو پھر کیا ہے ☆ کہ دیدنی ہے رُخِ یار پر نقاب کا رنگ — جلیل
یہ تمنا ہے کہ طاہر! آئے جب فصلِ بہار ☆ بادۂ گلگوں پلائے وہ نگارِ سبزہ رنگ — طاہر
یارب! ہمیشہ جلتی ہی رہتی ہیں چھاتیاں ☆ یہ کیسی عاشقوں کے دلوں میں رکھی ہے آگ — میر

یوں ہے غنچۂ سُرخ روگلشن میں، جیسے شرم سے ☆ نوعروسوں کا جھکا رہتا ہے سر پہلے پہل — معروف
یارب! کہ نہ چین سے وہ سووے ☆ جس نے کہ کیا ہے مجھ کو بے کل — مصحفی
یہ اُن کے عاشقوں کے دلِ داغ دار ہیں ☆ لالہ کے ہیں کھلے جو فصاحت چمن میں گل — فصاحت

یہ بھی کوئی وضع ہے آنے کی جو آتے ہو تم ☆ ایک دم آئے نہیں گزرا، کہ پھر جاتے ہو تم — بیدار
یارب! اُس محبوب کو پھر اک نظر دیکھیں گے ہم ☆ اپنی آنکھوں سے اُسے یاں جلوہ گر دیکھیں گے ہم — میر
یہ زندگی کی ہے رودادِ مختصر فانی! ☆ وجودِ درد مسلّم، علاج نامعلوم — فانی
یہ سوچ کر کرو حملہ ہمارے خیموں پر ☆ نہ بچ سکو گے جو نکلے کبھی کمان سے ہم — رئیس
یاد کچھ آتا نہیں کس واسطے روزِ ازل ☆ آسرے پر کس کے اُٹھ آئے تری محفل سے ہم — بیدل

یہ واعظ کیسی بہکی بہکی باتیں ہم سے کرتے ہیں ☆ کہیں چڑھ کر شرابِ عشق کے نشے اُترتے ہیں — جوہر۔ل
یہ موجِ دریا، یہ ریگِ صحرا، یہ غنچہ و گل، یہ ماہ و انجم ☆ ذرا جو وہ مسکرا دئے ہیں، یہ سب کے سب مسکرا رہے ہیں — جگر
یہ بُت اٹھائیں جو قرآں بھی کعبے میں، اے رند! ☆ خدا سے ہم تو ہوں منکر، جو اعتبار کریں — رند

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم ☆ جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں — اقبالؔ
یہ کہہ کہہ کے ہم دل کو بہلا رہے ہیں ☆ وہ اب چل چکے ہیں، وہ اب آ رہے ہیں — جگرؔ

یہ نہیں کہتا میں اے ناصح! کہ لے چل یار تک ☆ کچھ تو ایسا کر، کہ چین آئے دلِ ناشاد کو — شادؔ
یوں بھی شاید خدا بھی مل جائے ☆ کسی کافر کے دل میں راہ کرو — اثرؔ
یہی دعا ہے شب و روز میری اے جوہر ☆ خدا اٹھائے زمانے سے سُرخ رو مجھ کو — جوہرؔ
یہ کیا انصاف ہے چھپ کر ہمیں کیا آزماتا ہے ☆ مقابل آ کے بیٹھے وہ، ہمارا امتحاں پھر ہو — بیدلؔ
یہی ہے آزمانا تو ستانا کس کو کہتے ہیں ☆ عدو کے ہو لئے جب تم تو میرا امتحاں کیوں ہو — غالبؔ
یقیں کے سر کو ٹھکرا کر بتاں آپس میں کہتے ہیں ☆ جیئے گا کب تلک ان طرحوں سے ایسا ناتواں دیکھو — یقینؔ

یہ بندگی خدائی، وہ بندگی گدائی ☆ یا بندۂ خدا بن، یا بندۂ زمانہ — اقبالؔ
یارب! وصالِ یار میں کیوں کر ہو زندگی ☆ نکلی ہی جان جاتی ہے ہر ہر ادا کے ساتھ — مومنؔ
یار کا وہ ناز، اپنا یہ نیاز ☆ دیکھیئے ہوتا ہے کیوں کر یوں نباہ؟ — میرؔ
یہ جو مہلت جسے کہیں ہیں عمر ☆ دیکھو تو انتظار سا ہے کچھ — میرؔ

یار سے چھیڑ چلی جائے، اسدؔ ☆ گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی — غالبؔ
یہ ادائے بے نیازی تجھے بے وفا مبارک ☆ مگر ایسی بے رُخی کیا کہ سلام تک نہ پہنچے — شکیلؔ
یہ عالم ہے ریاضؔ ایک اک قطرے کو ترستا ہوں ☆ حرم میں اب خدا جانے بھری بوتل کہاں رکھ دی — ریاضؔ
یہ بزمِ مے ہے، یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی ☆ جو بڑھ کے خود اٹھا لے ہاتھ میں، مینا اُسی کا ہے — شادؔ
یوں تو ساقی ہر طرح کی ترے میخانے میں ہے ☆ وہ بھی تھوڑی سی جو ان آنکھوں کے پیمانے میں ہے — جگرؔ
یارانِ دیر و کعبہ دونوں بُلا رہے ہیں ☆ اب دیکھیں میرؔ! اپنا جانا کدھر بنے — میرؔ
یوں کہہ کے بے حجاب کیا ہم نے اے جلیلؔ ☆ کچھ آفتاب کو نہیں حاجت نقاب کی — جلیلؔ

بیت بازی مقابلہ میں کامیاب ہونے کے نسخے

گلدستۂ بیت بازی میں ژ اور ڑ کو چھوڑ کر اُردو تختی کے بقیہ ۳۳ حروف میں سے ہر ایک حرف سے شروع ہو کر مختلف حروف ردیف پر ٹوٹنے والے اشعار کی مجموعی تعداد تین ہزار سے کچھ زائد ہے۔ اچھا حافظہ اور اردو پر قدرت رکھنے والے افراد کو اسقدر اشعار کو یاد کرنا اور ان کو اچھے ڈھنگ سے پڑھ کر بیت بازی مقابلہ میں کامیاب ہونا بہت آسان ہے۔ لیکن ان دونوں پہلوؤں میں کمزور ہونے پر مندرجہ ذیل نسخوں میں سے ایک کو اپنانے سے بھی آپ کامیاب ہو سکتے ہیں۔

نسخہ ۱

(۱) ہر حرف کے تمام اشعار کو پڑھ کر چھوٹے مصرعوں اور آسان الفاظ والے اور پندرہ مختلف حروف پر ٹوٹنے والے دو دو اشعار یعنی ہر حرف سے شروع ہونے والے ۳۰۔۳۰ اشعار پر پنسل سے نشان لگالیں۔ اس طرح کل نوسونوے (۹۹۰) اشعار منتخب ہو جائیں گے۔

(۲) چونکہ کمزور حافظہ والے حضرات کے لئے بیک وقت اسقدر اشعار یاد کرنا بھی مشکل ہوگا لہٰذا وہ اپنے منتخب کردہ ۹۹۰ اشعار میں سے ہر ابتدائی حرف کے بارہ بارہ اشعار اسطرح منتخب کریں کہ چھ مختلف حروف ردیف پر ٹوٹنے والے دو دو اشعار ضرور آجائیں مثلاً الف سے شروع ہو کر الف، ب، ج، د، و اور ی پر ٹوٹنے والے دو دو اشعار۔ ان اشعار پر پنسل سے ایک نشان مزید لگادیں اور اس طرح منتخب کئے گئے کل ۳۹۶ اشعار کو الگ ڈائری میں نوٹ کرلیں۔

(۳) مذکورہ ۳۹۶ اشعار کو صحیح ڈھنگ سے پڑھنے کے لئے کسی ریٹائرڈ اردو ٹیچر کی مدد لیں اور مشکل الفاظ کے مفہوم سے بھی واقفیت حاصل کرلیں۔

(۴) اپنے فارغ اوقات میں تمام منتخب ۳۹۶ اشعار کو روزآنہ تین چار مرتبہ دوہرالیا کریں۔ امید ہے کہ پندرہ بیس دن کی مشق کے بعد بیشتر اشعار یاد ہو جائیں گے۔ اب آپ بیت بازی مقابلوں میں شرکت شروع کردیں۔ کبھی ناکام ہوں گے تو کبھی کامیاب بھی ہوں گے۔

(۵) تمام ۳۹۶ اشعار کے اچھی طرح یاد ہو جانے کے بعد ہر ہر حرف سے شروع ہو کر دو نئے ردیف پر ٹوٹنے والے دو دو مزید اشعار منتخب کر کے اپنی ڈائری میں نوٹ کرلیں اور ان نئے منتخب کئے گئے ۱۳۲ اشعار کو بھی روزانہ تین چار مرتبہ دوہرا کر یاد کرلیں البتہ پہلے یاد کئے ہوئے ۳۹۶ اشعار

پر بھی ایک بار نظر ضرور ڈال لیں۔

(۶) ان نئے منتخب کئے گئے اشعار پر عبور ہو جانے کے بعد مزید دو حروف ردیف کے دو دو اشعار ڈائری میں نوٹ کر لیں اور حسبِ سابق ان کو بھی یاد کر لیں۔ اس عمل کو یعنی ہر دو تین ہفتہ بعد ۱۳۲ نئے اشعار نوٹ کر کے یاد کرنے کے کام کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک شروع میں منتخب کئے ہوئے ۹۹۰ اشعار پر عبور ہو۔

قوی امید ہے کہ آپ صرف ۹۹۰ اشعار یاد ہونے کے بعد ہی اپنا کامیاب دفاع کرنے کے ساتھ حریف مقابل پر جارحانہ کارروائی کے ذریعہ فتح حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

نُسخہ ۲

(۱) تمام ۳۳ حروف سے شروع ہو کر الف، ر، ن اور ی پر ٹوٹنے والے تین تین نسبتاً آسان اشعار پر پنسل سے نشان لگا لیں اور اُن کو الگ ڈائری میں نوٹ کر لیں۔ اسطرح تمام حروف سے شروع ہونے والے بارہ بارہ اشعار یعنی کل ۳۹۶ اشعار ہوں گے۔

(۲) نوٹ کئے گئے اشعار کو نسخہ ۱ میں بتائی گئی ترکیب کے مطابق صحیح پڑھ کر اُن کو دوہرا کر یاد کر لیں۔ ان اشعار پر عبور ہونے کے بعد دو نئے حروف مثلاً ب اور ت پر ٹوٹنے والے تین تین اشعار یعنی کل ۱۹۸ نئے اشعار کو منتخب کر کے ڈائری میں نوٹ کر لیں اور روزانہ تین چار مرتبہ دوہرا کر ان کو بھی یاد کر لیں البتہ پہلے یاد کئے ہوئے اشعار کو ایک مرتبہ ضرور دوہرا لیں۔

(۳) پانچ چھ ہفتہ گزرنے پر آپ کے حافظہ میں ہر ہر حرف سے شروع ہونے والے اٹھارہ اٹھارہ اشعار ہو جائیں گے۔ اب آپ بیت بازی مقابلوں میں شرکت شروع کر دیں۔ کبھی آپ ہاریں گے تو کبھی جیتیں گے۔

(۴) مذکورہ اٹھارہ اٹھارہ اشعار پر بخوبی عبور ہونے کے بعد دو نئے حروف مثلاً و اور م یا ج اور د کے تین تین اشعار یعنی ۱۹۸ مزید اشعار ڈائری میں نوٹ کر کے حسبِ سابق یاد کر لیں۔

(۵) امید ہے کہ چار ماہ مشق کرنے کے بعد اور بیت بازی مقابلوں میں شرکت جاری رکھنے پر آپ کے حافظہ میں ہر ہر حرف کے ۲۴ اشعار یعنی کل ۷۹۲ اشعار ہوں گے اور آپ اتنے کم اشعار کے ذریعہ ہی دوسروں پر سبقت حاصل کر سکیں گے۔ لیکن اگر کچھ کمزوری محسوس ہو تو اپنے خزانہ میں مزید ۱۹۸ اشعار بڑھا لیں۔ اس طرح کل تعداد ۹۹۰ ہو جائے گی اور پھر اپنے حریف کو زیر کرنا مشکل نہ ہوگا۔

نُسخہ ۳

(۱) تمام ۳۳ حروف سے شروع ہوکر صرف الف اور ی پر ٹوٹنے والے پانچ پانچ اشعار منتخب کر کے اُن کو ڈائری میں نوٹ کرلیں۔ اسطرح کل ۳۳۰ اشعار ہوئے۔

(۲) تمام ۳۳ حروف تہجی سے شروع ہوکر مندرجہ ذیل حروف میں سے صرف پانچ حروف پر ٹوٹنے والے دو دو اشعار مزید منتخب کر کے ڈائری میں نوٹ کرلیں۔

ث، ٹ، ڈ، ذ، ط، ظ، ص، ض

اس طرح مزید ۳۳۰ اشعار آپ کی ڈائری میں نوٹ ہو جائیں گے۔ تمام اشعار کو صحیح پڑھنا سیکھیں۔

(۳) تمام ۶۶۰ اشعار کو روزانہ تین مرتبہ دوہراتے رہیں۔ دو ماہ بعد بیت بازی مقابلوں میں حصّہ لینا شروع کریں۔ رفتہ رفتہ آپ کو تمام ۶۶۰ اشعار پر عبور ہو جائے گا اور ہر حرف کے صرف ۲۰ اشعار یاد ہونے پر بھی آپ کا دفاعی اور جارحانہ پہلو مضبوط ہوگا۔ باور رہے کہ آپ کو شروع ہی سے جارحانہ اقدام کرنا ہے یعنی اپنے اشعار کو نمبر (۲) میں دئے گئے حروف میں سے اپنے منتخب کردہ پانچ حروف میں سے کسی ایک یا دو حروف پر ہی اپنے اشعار پیش کرنا ہیں۔ الف اور ی پر ٹوٹنے والے اشعار اُسی وقت پیش کریں جب ایسا کرنا ناگزیر ہو۔ اس طرح صرف ۶۶۰ اشعار کے ذخیرہ سے ہی آپ میدان جیت سکتے ہیں۔

بیت بازی کے مقابلوں کے شرکاء اپنی سہولت کے لحاظ سے مندرجہ بالا تین نسخوں میں سے کوئی نسخہ اپنے لئے منتخب کر سکتے ہیں۔

ٹیموں کے درمیان مقابلہ

ٹیموں کے درمیان مقابلہ میں کامیابی کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ بڑا کارگر ہوگا۔

(۱) ٹیم میں تین سے زائد افراد نہ لئے جائیں۔

(۲) صرف اُنھیں افراد کو ٹیم میں شامل کیا جائے جنھیں ہر حرف سے شروع ہونے والے کم از کم بیس (۲۰) اشعار اس طرح کے یاد ہوں کہ اُن میں سے کم از کم دو دو اشعار پانچ دشوار حروف ردیف مثلاً ٹ، ث، ڈ، ذ، ط، ظ، ص یا ض میں سے پانچ حروف پر ٹوٹنے والے ہوں۔

(۳) ٹیم کے افراد مقابلہ سے قبل خود کے ذریعہ پیش کئے جانے والے دشوار حروف ردیف کے بارے میں مشورہ کرلیں۔

شعرائے کرام

نمبر شمار	تخلص	نام	مقام	نمونہ کا شعر
۱	آبرو	نجم الدین (شاہ مبارک)	گوالیار رد ہلی	ٹ۔و
۲	آتش	خواجہ حیدر علی	فیض آباد رلکھنؤ	ن۔ف
۳	اثر	جعفر علی خاں	لکھنؤ	ن۔و
۴	احد	حکیم عبدالاحد	مرزاپور	و۔ث
۵	احقر	مطیع الرحمٰن	ململ (بہار)	و۔گ
۶	احمد	منشی محمد احمد خاں	لکھنؤ	ظ۔ض
۷	اختر	نواب واجد علی شاہ	لکھنؤ	ص۔ص
۸	اختر۔ن	سیّد محمد اختر	نگینہ رلکھنؤ	ن۔م
۹	آرزو	منشی مختار احمد	لکھنؤ	ذ۔ا
۱۰	ارشاد	محمد ارشاد جعفری	شیش گڑھ (بریلی)	غ۔ل
۱۱	اسد (غالب)	مرزا اسد اللہ خاں	دہلی	چ۔ے
۱۲	آسی	عبدالباری	لکھنؤ	س۔ز
۱۳	اسیر	میر مظفر علی خاں	لکھنؤ	ظ۔ر
۱۴	اصغر	اصغر حسین	گونڈہ	چ۔ے
۱۵	آغا	مرزا آغا حسین	اکبر آباد (آگرہ)	ص۔گ
۱۶	اقبال	ڈاکٹر علامہ محمد اقبال	سیالکوٹ (پنجاب)	ا۔ق
۱۸	اکبر	سیّد اکبر حسین	الہ آباد	ذ۔ف
۱۹	اُمِّ ہانی	رُخسانہ نکہت لاری	لکھنؤ	ز۔ک
۲۰	امیر	امیر احمد مینائی	لکھنؤ	ن۔ظ
۲۱	انجم	ڈاکٹر اشفاق انجم	مالی گاؤں	ڈ۔ب
۲۲	انشاء	سیّد انشاء اللہ خاں	لکھنؤ	ن۔ن
۲۳	برق	مرزا محمد رضا	کاکوری رلکھنؤ	ا۔و
۲۴	بسمل	سیّد عیسیٰ سعیدی	دہلی	ذ۔م
۲۵	بسمل۔ع	سیّد شاہ محمد حسن	عظیم آباد	س۔ے
۲۶	بیاں	خواجہ احسان اللہ	دہلی	ع۔ر

۲۷	بیخود	محمد عبدالحیٔ	بدایوں	ا۔ن
۲۸	بیخود۔د	سیّد وحید الدین	دہلی	ہ۔ر
۲۹	بیخود۔م	سیّد محمد احمد	موہان	ذ۔و
۳۰	بیدار	میر محمد علی	دہلی	ب۔ی
۳۱	بیدل	پنڈت کیلاس نرائن کول	دہلی	ک۔ن
۳۲	پرتو	نواب رؤف احمد خاں	مدراس	ٹ۔ل
۳۳	پرواز	امداد پرواز		ب۔ب
۳۴	پروین	اُمّ مشتاق (بڑی بیگم)	جے پور	ب۔ظ
۳۵	تابش	تابش مہدی	دہلی	و۔گ
۳۶	تُراب	شاہ تراب علی	کاکوری	ا۔ط
۳۷	ترقی	محمد تقی خاں	نیشاپور	ش۔چ
۳۸	تسکین	میر حسن	دہلی	د۔ر
۳۹	تسلیم	شیخ امیر اللہ	فیض آباد ر لکھنو	ب۔خ
۴۰	تسلیم۔م	مہدی بخش	عظیم آباد (پٹنہ)	ٹ۔غ
۴۱	تعشق	سیّد مرزا تعشق	لکھنؤ	ذ۔ی
۴۲	تمنا	رام سہائے	لکھنؤ	ا۔ر
۴۳	ثابت	شیخ ثابت علی	لکھنؤ	ث۔ر
۴۴	ثاقب	مرزا ذاکر حسین	لکھنؤ	ث۔ا
۴۵	ثاقب۔ش	شیخ شہاب الدین	دہلی	ث۔ہ
۴۶	ثاقب۔م	محمد ثاقب حسین	امروہہ	ث۔م
۴۷	ثمر	ہری رام	لکھنؤ	ث۔ن
۴۸	ثمر۔س	سیّد فخر الحسن	سیتاپور	ث۔ہ
۴۹	جاہ	نواب سیّد بنیاد حسین خاں	لکھنؤ	ذ۔ش
۵۰	جرأت	شیخ قلندر بخش	فیض آباد ر لکھنو	ض۔ت
۵۱	جگر	علی سکندر	مرادآباد	ذ۔ی
۵۲	جگر۔ب	بابو شیام موہن لال سکینہ	بریلی	ظ۔ی
۵۳	جگر۔ر	رنگ بہادر لال	گورکھپور	ا۔ت
۵۴	جلال	حکیم سیّد ضامن علی	لکھنؤ	ن۔ض
۵۵	جلیل	حافظ جلیل حسن	مانک پور ر لکھنو	ص۔ق
۵۶	جوش	شبیر حسن خاں	ملیح آباد	د۔ک

۵۷	جوہر	مولانا محمد علی	رام پور	ن۔ن
۵۸	جوہر۔ش	شنکر سہائے	بلگرام	ع۔ت
۵۹	جوہر۔ل	لالہ مادھورام	فرخ آباد	چ۔و
۶۰	چکبست	پنڈت برج نرائن	لکھنؤ	ز۔ا
۶۱	حافظ	نواب محمد غلام خان	دادوں (سیتاپور)	ذ۔ض
۶۲	حالی	خواجہ الطاف حسین	پانی پت	ا۔ب
۶۳	حسرت	سیّد فضل الحسن	موہان	ن۔ص
۶۴	حشر	نوشاد علی خاں	گنج مرادآباد	ذ۔ت
۶۵	حفیظ	محمد علی	جونپور	ع۔د
۶۶	حفیظ۔ہ	شیخ عبدالحفیظ	ہوشیار پور	ص۔ے
۶۷	حلم	دوارکا پرشاد	بریلی	ذ۔ن
۶۸	حیات	مسعودہ حیات	گنور	ح۔ا
۶۹	حیرت	محمد جان خاں	الہ آباد	ا۔ن
۷۰	خمار	محمد حیدر خاں	بارہ بنکی	ٹ۔ن
۷۱	خورشید	منشی شیخ محمد سعید	منٹگمری (پنجاب)	ٹ۔ا
۷۲	خیالی	مولوی حکیم سیّد فخرالدین	رائے بریلی	د۔ش
۷۳	داغ	نواب مرزا داغ	دہلی	ذ۔ا
۷۴	درد	خواجہ میر	دہلی	ن۔م
۷۵	دِل	عبدالرزاق	لکھنؤ	و۔ا
۷۶	دِل۔م	محمد ضمیر حسن خاں	شاہ جہاں پور	ہ۔ن
۷۷	ذوق	شیخ محمد ابراہیم	دہلی	ذ۔ب
۷۸	راسخ	غلام علی	عظیم آباد (پٹنہ)	و۔ذ
۷۹	راقم	خواجہ مرزا قمرالدین	دہلی	ڈ۔و
۸۰	رزمی	غیور احمد صدیقی	شکار پور	و۔چ
۸۱	رسوا	مرزا محمد ہادی	دہلی	چ۔ن
۸۲	رشک	میر اوسط علی	فیض آباد/لکھنؤ	ک۔ہ
۸۳	رضا	مولوی برکت اللہ	لکھنؤ	ذ۔و
۸۴	رفیق	محمد رفیق	پیلی بھیت	ذ۔ت
۸۵	رند	نواب سیّد محمد خاں	فیض آباد	ڈ۔پ
۸۶	رئیس	محمد رئیس انصاری	لکھنؤ	ج۔ف

۸۷	ریاضؔ	منشی سیّد ریاض الدین	خیرآباد	ذ۔ن
۸۸	ساحرؔ	عبدالحئی	لدھیانہ	ا۔ق
۸۹	سالکؔ	قربان علی بیگ	دہلی رحیدرآباد	ٹ۔و
۹۰	سالکؔ۔غ	منشی سالک رام	غازی پور	ٹ۔ش
۹۱	سحرؔ	راجہ امیر حسن خاں	محمودآباد	ع۔ض
۹۲	سخیؔ	سیّد پرورش علی	کڑا (الہ آباد)	ع۔ظ
۹۳	سراجؔ	سراج الدین علی خاں	اورنگ آباد	ر۔ط
۹۴	سرورؔ	مرزا رجب علی بیگ	لکھنؤ	س۔ز
۹۵	سرورؔ۔د	درگا سہائے	جہان آباد	ٹ۔ز
۹۶	سلامؔ	ڈاکٹر عبدالسلام	سنڈیلہ	س۔ے
۹۷	سوداؔ	مرزا محمد رفیع	لکھنؤ	ظ۔ا
۹۸	سہیلؔ	اقبال احمد خان	اعظم گڑھ	ص۔ک
۹۹	سیمابؔ	عاشق حسین	اکبرآباد (آگرہ)	ڈ۔ی
۱۰۰	شادؔ	سیّد علی محمد	عظیم آباد (پٹنہ)	ڈ۔م
۱۰۱	شادؔ۔خ	خوشبیر سنگھ	لکھنؤ	ذ۔و
۱۰۲	شاعرؔ	حمایت علی	لکھنؤ	ش۔گ
	شبنمؔ	مسلم شبنم نوری	لکھنؤ	ث۔ث
۱۰۳	شرفؔ	سیّد سادات حسین (آغا جو)	لکھنؤ	ک۔ج
۱۰۴	شفیقؔ	ولی الدین	جون پور	ش۔د
۱۰۵	شفیقؔ۔ل	لچھمی نرائن	اورنگ آباد	ب۔ص
۱۰۶	شکیلؔ	شکیل احمد	بدایوں	ٹ۔ر
۱۰۷	شمسؔ	سیّد وصی احمد	بلگرام	ہ۔ہ
۱۰۸	شمیمؔ	افتخار علی	کاکوری	ش۔پ
۱۰۹	شوقؔ	حکیم تصدق حسین (نواب مرزا)	لکھنؤ	ح۔د
۱۱۰	شوقؔ۔د	دوارکا پرشاد سریواستو	باندہ	گ۔ڈ
۱۱۱	شوقؔ۔ق	شیخ احمد علی قدوائی	لکھنؤ	ظ۔ط
۱۱۲	شہیدیؔ	کرامت علی	بریلی	س۔ر
۱۱۳	شیفتہؔ	نواب مصطفٰے خان	دہلی	ع۔ش
۱۱۴	صباؔ	میر وزیر علی	لکھنؤ	ن۔ظ
۱۱۵	صدقؔ	تصدق حسین	جائس	ک۔ر

۱۱۶	صفی	سید علی نقی	لکھنؤ	ث ۔ ن
۱۱۷	ضیاء	محمد ضیاء الدین	جبل پور	ش ۔ ض
۱۱۸	طاہر	مولوی سید طاہر علی	فرخ آباد	ط ۔ ش
۱۱۹	طاہر ۔ ت	محمد طاہر حسین	تلہر (شاہجہانپور)	ط ۔ ے
۱۲۰	ظفر	بہادر شاہ	لکھنؤ	ظ ۔ ظ
۱۲۱	ظفر ۔ س	ظفر اللہ خاں	سنبھل	ا ۔ گ
۱۲۲	ظہیر	قاضی محمد ظہیر الدین	لکھنؤ	ظ ۔ و
۱۲۳	ظہیر ۔ د	مولوی سید ظہیر الدین	دہلی	د ۔ و
۱۲۴	عاجز	پنڈت ہنومان پرساد شرما	ماتی/لکھنؤ	ش ۔ ا
۱۲۵	عدم	سید عبدالحمید	گوجرانوالہ	ذ ۔ ک
۱۲۶	عرش	میر حسن عسکری	لکھنؤ	خ ۔ ل
۱۲۷	عزیز	حافظ عبدالعزیز	لکھنؤ	ٹ ۔ ر
۱۲۸	عیش	حکیم آغا جان	دہلی	ع ۔ س
۱۲۹	غالب (اسد)	مرزا اسد اللہ خان	دہلی	ر ۔ ے
۱۳۰	فانی	شوکت علی خان	بدایوں	م ۔ ن
۱۳۱	فراز	احمد فراز	حیدرآباد	ت ۔ چ
۱۳۲	فراق	رگھوپتی سہائے	گورکھپور	ا ۔ س
۱۳۳	فراق ۔ خ	خواجہ بہادر حسین	لکھنؤ	ز ۔ ت
۱۳۴	فرحت	گنگادھر ناتھ	کانپور	ت ۔ گ
۱۳۵	فصاحت	سید عباس حسین	لکھنؤ	ڈ ۔ ک
۱۳۶	فکر	قاضی ریاست حسین	بجنور	ٹ ۔ ل
۱۳۷	فوق	سید احمد سبزواری	بدایوں	د ۔ ف
۱۳۸	فیض	فیض احمد	سیالکوٹ	ف ۔ ن
۱۳۹	فیض ۔ ش	میر شمس الدین محمد	حیدرآباد	ص ۔ ق
۱۴۰	قائم	شیخ قیام الدین	چاندپور	ظ ۔ ی
۱۴۱	قتیل شفائی	اورنگ زیب خاں	ہری پور (پنجاب)	ر ۔ گ
۱۴۲	قلق	آفتاب الدولہ	لکھنؤ	ا ۔ ش
۱۴۳	قمر	شجاع الدین	سیوہارہ	ح ۔ ح
۱۴۴	کاظم	کاظم علی خاں	لکھنؤ	ج ۔ ص
۱۴۵	کلیم	سید شبیر حسین	فیض آباد/لکھنؤ	ی ۔ خ

۱۴۶	کیفؔ	حکیم قمیش احمد قدوسی	گنگوہ	ب۔س
۱۴۷	گلشنؔ	پنڈت رادھے ناتھ کول	الہ آباد	ص۔ج
۱۴۸	گویاؔ	فقیر محمد خاں	ملیح آباد	ٹ۔س
۱۴۹	لطافت	سید حسن لطافت	لکھنو	ذ۔ٹ
۱۵۰	لُطف	مرزا علی لُطف	حیدرآباد	ا۔گ
۱۵۱	لائقؔ	لاڈلی لال	اٹاوہ	ل۔ا
۱۵۲	مائلؔ	ڈاکٹر احمد حسین	حیدرآباد	م۔ن
۱۵۳	مائلؔ۔د	مرزا عبدالتقی بیگ	دہلی	گ۔ن
۱۵۴	مائلؔ۔ل	سیّد ارتضیٰ حسین	لکھنؤ	م۔م
۱۵۵	مجازؔ	اسرار الحق	لکھنؤ	م۔گ
۱۵۶	مجروحؔ	میر مہدی	دہلی	ذ۔ہ
۱۵۷	مجروحؔ۔س	اسرار الحق خاں	سلطان پور	م۔خ
۱۵۸	محرومؔ	تلوک چند	گجرانوالہ	ت۔ت
۱۵۹	مخمورؔ	ڈاکٹر فضل الٰہی	دہلی	ث۔ی
۱۶۰	مصحفیؔ	غلام ہمدانی	امروہہ	ی۔ظ
۱۶۱	مسترؔ	محمد اسلم فاروقی	لکھنؤ	ذ۔م
۱۶۲	مشتاقؔ	عبداللہ خاں	لکھنؤ	ڈ۔ر
۱۶۳	مضطرؔ	سیّد محمد افتخار حسین	خیرآباد	چ۔ے
۱۶۴	معروفؔ	الٰہی بخش	دہلی	ح۔پ
۱۶۵	مفتوںؔ	منشی شنکر سروپ	شکوہ آباد	ت۔ف
۱۶۶	مقصدؔ	مقصود احمد صدیقی	الہ آباد	ڈ۔ب
۱۶۷	مُلّاؔ	پنڈت آنند نرائن	لکھنؤ	ن۔د
۱۶۸	ممنونؔ	میر نظام الدین	دہلی	ے۔ر
۱۶۹	مومنؔ	حکیم مومن خاں	دہلی	پ۔ص
۱۷۰	منظورؔ	ملک زادہ منظور	فیض آباد/لکھنؤ	س۔س
۱۷۱	مہرؔ	مرزا حاتم علی	اکبرآباد (آگرہ)	ڈ۔ل
۱۷۲	میرؔ	میر محمد تقی	لکھنؤ	ر۔ت
۱۷۳	ناجیؔ	محمد شاکر	دہلی	ٹ۔م
۱۷۴	ناسخؔ	شیخ امام بخش	لکھنؤ	ض۔ش
۱۷۵	ناشاد	سری دھر پرساد نگم	کانپور	خ۔ٹ

۱۷۶	ناطق	سید ابوالحسن	گلاوٹھی	م۔گ
۱۷۷	نجومی	قدم رسول	بلیا	ف۔ن
۱۷۸	نسیم	دیا شنکر	لکھنؤ	گ۔ا
۱۷۹	نسیم۔ن	نسیم نکہت	لکھنؤ	ق۔ا
۱۸۰	نشتر	چودھری وزیر حسن	سنڈیلہ	ز۔ز
۱۸۱	نشتر۔ہ	ہرگوبند دیال	اورئی	ڈ۔ے
۱۸۲	نصیر	شاہ نصیر الدین	دہلی	ح۔ق
۱۸۳	نظر	نوبت رائے	شاہ جہاں پور	د۔ہ
۱۸۴	نظیر	شیخ ولی محمد	اکبرآباد (آگرہ)	ب۔ث
۱۸۵	نکہت (نسیم ن)	نسیم نکہت	لکھنؤ	ع۔ن
۱۸۶	نوح	محمد نوح	نارہ (الہ آباد)	ط۔و
۱۸۷	نواب	نواب کلب علی خاں	رامپور	ٹ۔ل
۱۸۸	نور	کرشن بہاری	لکھنؤ	چ۔ت
۱۸۹	نیر	مولوی نورالحسن	کاکوری	ف۔ی
۱۹۰	وجد	سکندر علی		م۔ن
۱۹۱	وزیر	خواجہ محمد وزیر	لکھنؤ	ش۔ع
۱۹۲	وسیم	زاہد حسین	بریلی	ش۔و
۱۹۳	وفا	بقا اللہ	کرت پور	و۔ط
۱۹۴	وفا۔ع	عزیز بانو داراب	لکھنؤ	ڈ۔م
۱۹۵	ولی	محمد ولی اللہ	احمد آباد	ب۔ث
۱۹۶	ہوس	مرزا محمد تقی خاں	لکھنؤ	ن۔ر
۱۹۷	یاس	مرزا واجد حسین	لکھنؤ	د۔ن
۱۹۸	یک رنگ	غلام مصطفیٰ خاں	دہلی	م۔م
۱۹۹	یگانہ	مرزا واجد حسین	لکھنؤ	ٹ۔ی
۲۰۰	یقین	انعام اللہ خاں	دہلی	ٹ۔ی
۲۰۱	یقین۔خ	سید یقین احمد ترمذی	خیرآباد	ل۔ح

مشکل اور غیر معروف الفاظ کے مفہوم

لفظ	معنی
آب و گل	حیوان کا جسم، پانی و مٹی
آرزوہائے کامیاب	پوری ہونے والی مُرادیں
آزردہ	ستایا ہوا
آسیا	چکی
آشفتہ سری	پریشانی، بدحواسی۔ مجنونانہ حالت
آشوب	شور، ہنگامہ
آئین	قانون، رسم ورواج
آئینہ رو	آئینہ کی طرح چمکدار بمعنی، معشوق
اتا	اتنا
ادق	بہت مشکل
ارغواں	نارنجی رنگ، ایک درخت جس پر خوب سُرخ پھول آتے ہیں
اِرم	قوم عاد کا شہر، شداد کی جنّت
ارمغاں	تحفہ
استادہ	کھڑا ہونا
استخواں	ہڈی
استغراق	کسی خیال میں غرق ہونا
استفہام	کسی بات کا پوچھنا
اسفل	کم مرتبہ کے۔ ذلیل
اعراض	منہ پھیرنا
افتاد	پریشانی
افسوں	جادو، منتر
افعی	کالا سانپ
اقلیم	مُلک، دیس

لفظ	معنی
الغیاث	رنج وغم کی شدت
امروز فردا	ٹال مٹول
امل	امید، آس
اندوہ	غم والم
انسب	بہت مناسب
انضباط	ضبط کرنا
انقباض	طبیعت میں گرانی ہونا
انگبیں	شہد
ایاغ	شراب پینے کا پیالہ
بادۂ گلفام یا بادۂ گلرنگ	رنگین شراب
بارے	ایک بار، اب کی بار
باریاب	حضوری پانا
بازیچہ	کھیل تماشہ
بالیں	سرہانے، تکیہ
بانسلی	بانسری
بخطِ جلی	واضح الفاظ میں
برچیدہ	چُنا ہوا
برق وش	بجلی کی مانند
بسان	اُسی طرح کا
بنا	بنیاد، وجہ
بوالہوس	موجی، متلوّن مزاج، ہوس والا
بہرام	ایک بادشاہ کا نام
بے پیر	ظالم
بیداد	ظلم

لفظ	معنی
بیم ورجا	خوف وامید
بینش	بینائی، دیکھنا
پابوس	قدم چومنا، آداب بجالانا
پَرافشاں	پرجھاڑنا
پرتو	عکس
پرداز	ڈھنگ
پرواز کناں	پرواز کرتے ہوئے
پوٹ	پوٹلی
پیرمغاں	آگ کا پجاری، مجازاً مے فروش
پیک	قاصد، ہرکارہ
پیکاں	تیر کا نوکیلا حصہ
تاب وتواں	حوصلہ، صبر وقرار
تارنظر	بینائی
تاک	انگور کی بیل، جستجو
تاکجا	کب تک
تبر	کلہاڑی
تپاں	تڑپتا ہوا
تعب	تھکان، تکلیف، رنج
تُف	ملامت کرنا
تُفنگ	بندوق
تقصیر	قصور، چوک
توڑا	ایک ہزار سکّوں کی تھیلی
توفیر	زیادتی، نفع کی بچت
تیرہ بختی	بدنصیبی
تیرہ شبی	رات کی سیاہی بمعنی بدنصیبی
ثقہ	سچا، قابلِ اعتماد
جانکاہ	مشقت والا
جرس	گھنٹہ جو قافلہ کی روانگی کے وقت بجتا ہے

لفظ	معنی
جلا	صفائی، چمک
جوں	مانند
چارہ گر	معالج، تدبیر کرنے والا
چاہ	کنواں، چاہت
چاہِ ذقن	ٹھوڑی کا گڑھا
چشمۂ حیواں	چشمۂ آبِ حیات
چنگ	ایک قسم کا ستار
چیرہ دستی	زبردستی، سرکشی
حذر	پرہیز
حرف زن	باتیں بنانا
حریم	گھر کی چہار دیواری
حیف	افسوس
خال	بدن کا تل
خامہ	قلم
خدنگ	تیر بنانے والی لکڑی بمعنی تیر
خرابات	فسق وفجور کی جگہ
خرامِ ناز	نازوادا کی چال
خرقہ	لباس
خِشت	اینٹ
خط	چٹھی، نشان، شیشہ پر آیا بال
خفتگانِ خاک	خاک میں سوئے ہوئے
خِلط	جسم انسانی کے چار رقیق مادے
خوش آہنگ	اچھی آواز والا
خوشا نصیب	خوش قسمتی
خوگر	عادی
خوں بہا	قتل کا معاوضہ
خوں ناب	خون کے آنسو
خیلِ خوباں	اچھے لوگوں یا حسینوں کے جھنڈ
دار	محلہ، مقام، سولی

دار و گیر	پرسش، پکڑ دھکڑ
دُختِ رز یا دُخترِ رز	انگور کی شراب
درا	گھنٹہ
دُرد	تلچھٹ
دُریدہ دہن	منہ پھٹ
دُزدیدہ نگاہی	آنکھ چرانا
دستگاہ	قدرت
دشمنِ عذار	گال کا دشمن بمعنی معشوق
دِگرگوں	اور طرح
دِلدادہ	دل دیا ہوا بمعنی عاشق
دِلستاں	دل لینے والا بمعنی معشوق
دوتا	دوتہیں
دودماں	قبیلہ، خاندان
دو ہفت سالہ	چودہ سال کا
دمباز	فریبی
دیجور	اندھیرا
ڈار	پرندوں یا جانوروں کا جھنڈ
ڈھئی دینا	جم کر بیٹھنا
ذُوالمنن	احسانوں والا بمعنی اللہ تعالیٰ
رشکِ قمر	جس پر چاند رشک کرے بمعنی معشوق
رہرو	راستہ چلنے والا
رہین	گروی رکھی ہوئی چیز
زادِ راہ	راستہ کا خرچ
زاغ و زغن	کوا اور چیل
زرنگار	سونے کے پانی سے لکھا ہوا بمعنی خوشنما
زمزمہ	راگ، نغمہ
زنار	جنیؤ (اہل ہنود کا دھاگہ)

زنگار	نیلا تھوتھا (ایک دوا)
سبحہ	تسبیح
سبزہ رنگ	سانولی رنگت، نوجوان
سپر	ڈھال
سناں	برچھی، نیزہ
سیر چشم	بے پرواہ
سیم بر	چاندی جیسے جسم والا
شادی	خوشی
شانہ	مونڈھا، کنگھی
شب چراغ یا گوہرِ شب چراغ۔ رات کو روشنی دینے والا پتھر	
شکستِ حباب	بُلبلہ کا پھوٹنا
شکیبائی	صبر و تحمل
شمشیر خانی	تلوار چلانا سیکھنا
شمند	ہوش و حواس کھو دینا
شنجرف	ایک سُرخ معدن جو پہلے بطور سُرخ روشنائی استعمال ہوتا تھا
شہرِ خموشاں	قبرستان
شیرازہ	کتاب کی سِلائی
صاحبِ محمل	اونٹ پر لگی پالکی میں بیٹھا سوار
صید زبوں	خراب شکار
طائرِ جاں	روح
طبعِ مفتوں	عاشق مزاجی
طرح	بنیاد، نقاشی، قائم کرنا، نمونہ
طرفہ	انوکھا
طناز	ناز سے بھرا ہوا، شوخ
طوبہ	جنت کا درخت
ظل	سایہ
عذار	رُخسار، گال
عزلت نشینی	گوشہ نشینی

لفظ	معنی
عشق پیچاں	ایک پھول کا نام
عشوہ	عاشق کو فریفتہ کرنے والی معشوق کی حرکت
عطر آگیں	خوشبو سے بھر جانا
علاقہ	مناسبت، لگاؤ
غرفہ	جھروکا، کھڑکی
غریب الدیار	گھر سے دور، بے وطن
غماز	غمزہ کرنے والا
فتراک	سواری کی دونوں جانب سامان لٹکانے کے تسمے
فردائے قیامت	آنے والی قیامت
فسوں	جادو، جادو بھرا کلام
فگن	ڈالنا، پھینکنا
قعر	کنویں کی یا کسی چیز کی تہ
کاکل پیچاں	گھنگرالے بال
کان	معدن کا ذخیرہ (کھان)
کرگدن کی شاخ	گینڈے کا سینگ
کشتِ ویراں	بنجر زمین یا کھیت
کلیم	کلام کرنے والا بمعنی حضرت موسیٰ
گنے	پاس، ملکیت
کور باطن	بیوقوف
کوکنار	خشخاش کا پودا
کہیت	(چاند) گرہن
گذری	بازار
گزک	نشہ پینے کے بعد ذائقہ بدلنے کے لئے کھانے والی چیز
گلعذار	پھول سے رُخسار والا، معشوق
گلگوں	سُرخ رنگ
گلگیر	شمع کی لو کترنے کی قینچی
گوشمال	کان مروڑنا

لفظ	معنی
گیسوئے شب رنگ	رات کی مانند کالے بال
لب	کنارہ، ہونٹھ
لپکا	عادت، بُری عادت
لٹکا	طور طریقہ (غلط قسم کا)
مآل کار	انجام
مُدام	ہمیشہ، مستقل
مُستعار	اُدھار
مشام	دماغ، سونگھنے کی طاقت
مُشتِ گل	مٹھی بھر مٹی
مشرب	پینے کی جگہ بمعنی شراب خانہ
مصاف	صف باندھنے کی جگہ، میدانِ جنگ
مطبوخ	پکائی ہوئی دوا
مُل	شراب
منزلت	رُتبہ
مُوا	مرا
میگوں	پیازی رنگ
ناب	خالص
نخچیر	جنگلی شکار
ندان	نادان
ندرت مآب	عجائب سے بھرا ہوا
نردباں	زینہ، سیڑھی
ننگ	شرم
نیرنگ	طلسم، شعبدہ
نے شکر	گنا
نیساں	وہ بارش جس سے موتی بنتا ہے
وِلا	محبت، دوستی
ہجو	مذمت، برائی
ہویدا	صاف ظاہر ہونا
یاداللہ	سلام وکلام

مآخذ

اخبارات

☆ روزنامہ ''راشٹریہ سہارا'' و روزنامہ ''قومی خبریں'' لکھنؤ اپریل ۲۰۰۵ء تا اپریل ۲۰۰۶ء

جرائد

☆ ماہنامہ ''پاکیزہ آنچل'' دہلی و ماہنامہ ''ہما'' دہلی جنوری ۲۰۰۳ء تا اپریل ۲۰۰۶ء

☆ ہفتہ وار ''نئی دنیا'' دہلی اپریل ۲۰۰۵ء تا اپریل ۲۰۰۶ء

انتخابات

☆ انتخاباتِ کلام اثرؔ لکھنوی، اقبالؔ سہیلؔ، برقؔ، بیخودؔ بدایونی، جگرؔ مرادآبادی، جوہرؔ (لالہ مادھورام) حفیظؔ جونپوری، رشکؔ، رندؔ، سرورؔ (رجب علی بیگ) شادؔ عظیم آبادی، شرفؔ (آغا حجو) شفیقؔ جونپوری، صباؔ، ظہیرؔ دہلوی، فانیؔ بدایونی، فراقؔ گورکھپوری، قائمؔ چاندپوری، قلقؔ، معروفؔ، نظیرؔ اکبرآبادی، ہوسؔ، شائع کردہ اتر پردیش اُردو اکادمی لکھنؤ ۱۹۸۲ء تا ۲۰۰۴ء (ڈاکٹر)

☆ انتخاب کلام سراجؔ اورنگ آبادی، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی ۱۹۶۹ء (ندوۃ)

☆ ''بیسویں صدی کی اردو شاعری'' اوصاف احمد، انجمن ترقی اردو ہند، نئی دہلی ۲۰۰۱ء (اکادمی)

☆ ''سازِ زندگی'' (منتخب غزلیات) شائع کردہ کاشی ناتھ مہروترا و چھگن لال اروڑا۔ کان پور ۱۹۴۳ء (پبلک)

☆ ''غزل انسائیکلوپیڈیا'' مولفہ ذکی کاکوری۔ مطبوعہ مرکز اردو ادب لکھنؤ ۱۹۸۲ء (ندوۃ)

☆ ''گلہائے پریشان'' (منتخب اشعار) الیاس احمد الیاس۔ مطبوعہ اسرار کریمی پریس۔ الہ آباد ۱۹۵۷ء (پبلک)

☆ ''منتخب غزلیں'' شائع کردہ اتر پردیش اردو اکادمی۔ لکھنؤ ۲۰۰۳ء (ڈاکٹر)

تذکرے

☆ ''آپ تھے'' جلد اول تا سوم ''آپ ہیں'' جلد اول تا چہارم عرفان عباسی لکھنؤ ''تذکرہ شعرائے اُتر پردیش'' جلد اول تا چہاردہم۔ مولفہ عرفان عباسی۔ لکھنو ۱۹۸۱ء تا ۱۹۹۳ء (اکادمی)

☆ ''تذکرہ خوش معرکہ زیبا'' مولفہ سعادت خاں ناصر۔ مرتبہ شمیم انہونوی۔ نسیم بکڈپو لکھنؤ ۱۹۷۱ء (گنگا)

☆ ''تذکرہ ہزار داستان'' (خمخانہ جاوید) مولفہ لالہ سری رام جلد اول تا پنجم ۱۹۱۰ تا ۱۹۴۰ء (گنگا)

☆ ''گلِ رعنا'' مولفہ حکیم عبدالحیؔ۔ مطبع معارف اعظم گڈھ ۱۳۷۰ھ (چوتھا ایڈیشن) (ندوۃ)

دواوین

☆ آبرو۔ ''دیوان آبرو'' مرتبہ ڈاکٹر محمد حسن۔ ادارہ تصنیف علی گڑھ ۱۹۴۹ء (ندوۃ)

☆ احد۔ ''نغمہ راز''۔ حکیم مولوی عبدالاحد۔ مطبع نظامی۔ کانپور ۱۳۰۳ھ (ندوۃ)

☆ احقر۔ ''آواز و انداز''۔ شائع کردہ مرکزی مکتبہ اسلامی۔ دہلی ۱۹۸۴ء (سیّد)

☆ احمد۔ ''مخزنِ آلام''۔ منشی محمد احمد خاں۔ نامی پریس لکھنؤ ۱۸۹۰ء (ندوۃ)

☆ اختر۔ ''دیوان واجد علی شاہ اختر'' شاہی اودھ پریس۔ لکھنؤ (ندوۃ)

☆ اسیر۔ ''دیوانِ اسیر''۔ منشی نول کشور پریس۔ لکھنؤ ۱۸۷۰ء (ندوہ)

☆ آغا۔ ''دیوانِ آغا'' مطبع بہارِ ہند۔ آگرہ ۱۸۸۶ء (ندوۃ)

☆ آم ہانی۔ ''سکوتِ شام''۔ آل انڈیا میر اکادمی۔ لکھنؤ ۱۹۹۱ء (ندوۃ)

☆ امیر۔ ''مراۃ الغیب''۔ منشی نول کشور پریس۔ لکھنؤ ۱۸۷۳ء (ندوۃ)

☆ انجم۔ ''فصیل بے چراغ ہے''۔ ڈاکٹر اشفاق انجم۔ مالی گاؤں ۲۰۰۵ء (ڈاکٹر)

☆ بسمل۔ ''اوراقِ زندگی''۔ لبرٹی آرٹ پریس۔ دہلی ۱۹۷۱ء (مرتب)

☆ بیدل۔ ''تصوراتِ بیدل''۔ نامی پریس۔ لکھنؤ ۱۹۷۱ء (ڈاکٹر)

☆ پرتو۔ ''دیوان پرتو'' مطبع سلطنت آرکاٹ۔ مدراس ۱۳۱۶ھ (ندوۃ)

☆ پروین۔ ''دیوان پروین'' مطبع سراج الفیض۔ جے پور ۱۹۱۵ء (ندوۃ)

☆ تُراب۔ ''دیوان تُراب'' منشی نول کشور پریس کانپور ۱۸۹۲ء (ندوۃ)

☆ تسلیم۔ ''نظم دل افروز''۔ نامی پریس لکھنؤ ۱۹۰۳ء (ندوۃ)

☆ تسلیم۔م ''دیوان مہدی بخش تسلیم'' ڈاکٹر حُمیرا خاتون۔ لیبل لیتھو پریس۔ پٹنہ (گنگا)

☆ ثاقب۔ ''دیوانِ ثاقب''۔ نظامی پریس لکھنؤ ۱۹۳۶ء (ندوۃ)

☆ ثاقب۔م ''سکوتِ گُل''۔ نیو پبلک پریس دہلی ۱۹۸۵ء (اکادمی)

☆ ثمر۔س ''شیشہ و سنگ'' مکتبہ دین و ادب۔ لکھنؤ ۱۹۸۴ء (اکادمی)

☆ جاہ۔ ''دیوانِ جاہ'' مطبع انتظامی۔ کانپور ۱۳۲۰ھ (ندوۃ)

☆ جلال۔ ''شاہدِ شوخ''۔ مطبع انوار محمد لکھنؤ ۱۹۴۰ء (ندوۃ)

☆ جلیل۔ ''تاجِ سخن''۔ نظامی پریس لکھنؤ ۱۳۵۰ھ (ندوۃ)

☆ جوہر۔ ''دیوانِ مولانا جوہر'' شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۶۲ء (ندوۃ)

☆ حافظ۔ ''بادۂ حافظی'' نواب محمد غلام خاں حافظ۔ دادوں (سیتاپور) (ندوۃ)

☆ حالی۔ ''دیوان حالی''۔ الناظر پریس لکھنؤ ۱۳۰۲ھ (ندوۃ)

☆ حشر۔ ''صبح محشر''۔ اشتیاق پرنٹنگ پریس کراچی ۱۹۹۳ء (ندوۃ)

☆ ذوق۔ ''دیوانِ ذوق'' مولفہ محمد حسین آزاد۔ علیمی پرنٹنگ ورکس دہلی ۱۹۳۳ء (ندوۃ)

☆ راسخ۔ ''مراۃ الخیال'' خیر المطابع۔ عظیم آباد ۱۸۹۶ء (ندوۃ)

☆ راقم۔ ''نغمۂ اردو'' افضل المطابع۔ دہلی ۱۳۱۹ھ (ندوۃ)

☆ رفیق۔ ''جہاں نما''۔ اسٹار پبلی کیشنز (پرائیوٹ) لمیٹڈ نئی دہلی ۱۹۸۵ء (اکادمی)

☆ رئیس۔ ''ورثہ'' آل انڈیا اردو ہندی سنگم۔ لکھنؤ ۲۰۰۴ء (سیّد)

☆ ریاض۔ ''ریاضِ رضوان''۔ اعظم اسٹیم پریس۔ حیدرآباد ۱۹۳۸ء (ندوۃ)

☆ سالک۔ ''تفسیر فصاحت''۔ غوثیہ پریس۔ غازی پور ۱۳۲۹ھ (ندوۃ)

☆ سخی۔ ''دیوانِ سخی''۔ مطبع بندوبست سرکار عالی۔ حیدرآباد ۱۳۰۸ھ (ندوۃ)

☆ سیماب۔ ''کلیم عجم''۔ رفاہ عام پریس۔ آگرہ ۱۹۳۶ء (ندوۃ)

☆ شاد۔ خ ''ذرا یہ دھوپ ڈھل جائے'' نونیت پرنٹرس۔ لکھنؤ ۲۰۰۵ء (سیّد)

☆ شوق۔ ق ''دیوان شوق لکھنوی''۔ مقبول المطابع۔ گونڈہ۔ ۱۳۴۷ھ (ندوۃ)

☆ طاہر۔ ''دیوان طاہر'' مطبع محمدی۔ کانپور ۱۸۹۵ء (ندوۃ)

☆ عزیز۔ ''دیوانِ عزیز'' مطبع شوکت اسلام۔ لکھنؤ ۱۸۹۳ء (ندوۃ)

☆ غالب۔ ''دیوانِ غالب''۔ شائع کردہ۔ صدر مجلس۔ لکھنؤ ۱۸۸۲ء (ندوۃ)

☆ فراز۔ ''جانِ جاناں'' حسامی بکڈپو۔ مچھلی کمان۔ حیدرآباد ۱۸۹۶ء (اکادمی)

☆ فراق۔ ''گلبانگ'' ساہتیہ کلا بھون۔ الہ آباد ۱۹۶۷ء (پبلک)

☆ فصاحت۔ ''ثمرۂ فصاحت''۔ منشی نول کشور پریس لکھنؤ ۱۹۲۵ء (ندوۃ)

☆ فکر۔ ''دو لفظ'' قاضی ریاست حسین ۱۹۹۹ء (مرتب)

☆ قمر۔ ''موجِ رواں'' شیروانی آرٹ پرنٹرز۔ دہلی (مرتب)

☆ کلیم۔ ''کلام کلیم''۔ قومی پریس لکھنؤ ۱۹۰۶ء (پبلک)

گلدستۂ بیت بازی

☆ گلشن۔ ''مجموعہ کلام گلشن''۔ باغ نشاط الہ آباد ۱۹۴۵ء (پبلک)

☆ گویاؔ۔ ''دیوانِ صفوی'' مطبع نظامی۔ کانپور ۱۳۸۰ھ (ندوۃ)

☆ لطافتؔ۔ ''ریاضِ لطافت'' مطبع فیض شوکت جعفری لکھنؤ ۱۳۰۵ھ (ندوۃ)

☆ لُطفؔ۔ ''دیوانِ لُطف'' ادارہ شعر و حکمت۔ ریڈ ہلز۔ حیدرآباد ۱۹۸۳ء (اکادمی)

☆ مجازؔ۔ ''آہنگ'' مرتبہ فیض احمد فیض۔ آزاد کتاب گھر۔ کلاں محل۔ دہلی (اکادمی)

☆ مجروحؔ۔ ''مظہر معانی'' مطبع شوکت حمیدی دہلی ۱۸۹۹ء (ندوۃ)

☆ مسترؔ۔ ''نمکدان'' نامی پریس لکھنؤ ۱۹۹۶ء (سیّد)

☆ مقصدؔ۔ ''لالہ جار'' وِکان ایڈورٹائزنگ گروپ۔ لکھنؤ ۲۰۰۳ء (سیّد)

☆ مُلّاؔ۔ ''میری حدیث عمر گریزاں''۔ انڈین آرٹ پریس (پرائیویٹ) لمیٹڈ الہ آباد ۱۹۶۳ء (ندوۃ)

☆ منظورؔ۔ ''شہر ستم'' ایرنین آرٹ پریس دہلی ۱۹۹۱ء (اکادمی)

☆ مہرؔ۔ ''دیوان مہرؔ'' مطبع الٰہی۔ آگرہ ۱۸۹۵ء (ندوۃ)

☆ ناشادؔ۔ ''کیف سرمدی''۔ سرفراز قومی پریس۔ لکھنؤ (گنگا)

☆ نسیم نکہتؔ۔ ''خواب دیکھنے والو'' کاکوری آفسٹ پریس لکھنؤ ۲۰۰۴ء (سیّد)

☆ نشترؔ۔ ''نظمیات نشتر''۔ دانش محل ۱۹۸۵ء (گنگا)

☆ نوابؔ۔ ''نشید خسروانی'' تاج المطابع۔ رامپور ۱۲۹۱ھ (ندوۃ)

☆ نورؔ۔ ''دُکھ سُکھ''۔ اسرار کریمی پریس۔ الہ آباد ۱۹۷۰ء (اکادمی)

☆ وسیمؔ۔ ''مزاج'' ذی پرنٹرس۔ ذاکر نگر۔ دہلی (اکادمی)

☆ وفاؔ۔ ''متاع محبت'' بقا اللہ وفا کرت پور ۱۹۹۷ء (مرتب)

کُلیات

☆ آتشؔ (انتخاب) دانش پبلشنگ کمپنی دہلی ۲۰۰۴ء (ندوۃ)

☆ اقبالؔ۔ دعوت آفسٹ پرنٹرز۔ دہلی دوسرا ایڈیشن ۱۹۹۴ء (ندوۃ)

☆ انشاءؔ۔ منشی نول کشور پریس۔ لکھنؤ ۱۸۷۶ء (ندوۃ)

☆ بیخودؔ۔ نظامی پریس۔ لکھنؤ ۱۹۴۲ء (ندوۃ)

☆ جرأتؔ۔ مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ ۱۹۷۱ء (پبلک)

☆ داغؔ۔ کتابی دنیا۔ دہلی ۲۰۰۲ء (ندوۃ)

☆ راسخؔ۔ خیر المطابع۔ عظیم آباد ۱۳۱۱ھ (ندوۃ)

☆ رزمیؔ۔ فن کدہ۔ راولپنڈی ۱۹۹۴ء (مرتب)

☆ سحرؔ۔ ریاست محمود آباد پریس ۱۹۰۲ء (ندوۃ)

☆ ظفرؔ۔ منشی نول کشور پریس۔ لکھنؤ ۱۸۸۷ء (ندوۃ)

☆ کیفؔ۔ تخلیق کار پبلشرز دہلی ۲۰۰۰ء (ڈاکٹر)

☆ مصحفیؔ (جلد اول و دوم) قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی ۲۰۰۳ء و ۲۰۰۴ء (ندوۃ)

☆ مومنؔ۔ مولفہ ڈاکٹر عبادت بریلوی۔ کتابی دنیا۔ دہلی ۲۰۰۳ء (ندوۃ)

☆ میرؔ۔ منشی نول کشور پریس۔ لکھنؤ ۱۹۴۰ء (پبلک)

☆ ناسخؔ۔ مطبع سبحانی لکھنؤ ۱۲۴۸ھ (ندوۃ)

متفرقات (تبصرہ، تنقید موازنہ وغیرہ)

☆ ''اردو شاعری میرؔ سے پروین شاکر تک'' قاضی مشتاق احمد۔ مکتبہ جدید نئی دہلی ۲۰۰۲ء (پبلک)

☆ ''زمزمہ ہندو دکن'' موازنہ کلام ڈاکٹر مائل دکنی و شعرائے شمالی ہند۔ مطبع ابو العلائی حیدر آباد ۱۳۲۰ھ (ندوۃ)

☆ ''غزل سرا'' مصنفہ مجنوں گورکھپوری۔ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ دہلی (پبلک)

☆ ''حکیم سید فخر الدین خیالیؔ۔ حیات و کارنامے''۔ پی ایچ ڈی مقالہ ہارون رشید۔ لکھنؤ ۱۹۸۵ (ندوۃ)

☆ ''سرورؔ جہان آبادی۔ حیات و شاعری'' مولفہ حکم چند نیّر۔ ادارہ فروغ اردو لکھنؤ ۱۹٦۸ء (پبلک)

☆ ''ابتدائی کلام اقبال'' گیان چند جین۔ اردو ریسرچ سینٹر دہلی ۱۹۸۸ء (پبلک)

☆ حسرتؔ موہانی۔ موازنہ، تبصرہ و انتخابِ کلام۔ انوار بکڈپو لکھنؤ ۱۹۵۳ء (مرتب)

☆ مسلم شبنم نوری کا غیر مطبوعہ کلام

اشاریہ

☆ (اکادمی)۔ اتر پردیش اردو اکادمی لکھنؤ کی لائبریری

☆ (پبلک) امیر الدولہ پبلک لائبریری۔ لکھنؤ

☆ (ڈاکٹر)۔ ڈاکٹر شمیم احمد صدیقی لکھنؤ کا ذاتی کتب خانہ

☆ (گنگا)۔ گنگا پرشاد میموریل لائبریری۔ لکھنؤ

☆ (مرتب)۔ مرتب کا ذاتی کتب خانہ

☆ (سیّد)۔ سیّد ضیاء الحسن لکھنؤ کا ذاتی کتب خانہ

☆ (ندوۃ)۔ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کا کتب خانہ

قطعہ

وسیم اقبال کردہ جانفشانی
ز ہر بستانِ اشعار و معانی
بہم گلدستۂ شعر و سخن کرد
بگفتم ارمغانِ شعر خوانی

مسلم شبنم نوری